

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelzone.com>

<https://www.zubinovelzone.in>

<https://www.znzlibrary.com/>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10)

<https://www.facebook.com/Zubi.Novels.Zone.10>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

ہاں میں موجود ناولز یا کینیگری والے ناولز پڑھنے کے لئے ناول نام یا کینیگری نام پر کلک کریں

Famous Youtube Novels

Novel Name : [Yaar E Sitamgar](#)

[Lams E Junoon By Zoya Ali Shah](#)

[Dedar E Yaar By Gumnam Larki](#)

[Shehr E Dil Novel By Kitab Chehra](#)

[Wajib E Ishq Novel By Gumnam Larki](#)

[Dastane Rooh E Basil By Saleha Iqbal](#)

[Yaar Yaaron Se Ho Na Juda Novel Season 3](#)

[Qarar E Mann Romantic Novel By Zara Hayat](#)

[Atish E Ishq An American Monster By Saleha Iqbal](#)

Novels Categories

[Web Special](#)

[Short Novels](#)

[Long Novels](#)

[Digest Novels](#)

[Romantic Novels](#)

[Facebook Novels](#)

[Ebook Novels PDF](#)

[Youtube Novels PDF](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

عشمال

ام ہانی ورائٹس

Episode 1 to 20

بھورے رنگ کا شاہی طرز پر بنا ہوا گیٹ کھلا اور ڈرائیوے سے گزرتی ہوئی
لینڈ کروزر سست روی سے چلتی ہوئی خوبصورت لان کے آگے رکی۔ گارڈ
نے جلدی سے اتر کر گاڑی کا دروازہ کھولا اور موڈب انداز میں کھڑا
ہو گیا۔ گاڑی سے نکلنے والی شخصیت کا رعب اور دبدبہ ایسا تھا کہ تمام ملازمین
نظریں جھکا گئے۔ نیوی بلیورنگ کا پینٹ کوٹ پہنے ستائیس سال کا وہ خوب رو
اکھڑ مزاج مرد مغرور چال چلتا ہوا گھر میں داخل ہوا۔ ملازمین کی معمول کی
ریل پیل جاری تھی۔ وہ آگے بڑھا اور مضبوط قدم اٹھاتے ہوئے پور پین

Click On The Link Above To Read More Novels / [0344 4499420](https://www.zubinovelzone.com/)

<https://www.zubinovelzone.com/>

سٹائل کچن کی طرف گیا۔ کچن کا منظر کچھ یوں تھا کہ اس نوجوان کی اموجان اور چچی جان ملازمین کو ہدایت دیتیں ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔ ان کے انداز میں عجلت تھی کہ اچانک صفیہ بیگم (اموجان) کی نظر اپنے خوب رو بیٹے پر پڑی ان کے جھریوں زدہ شفاف چہرے پر رونق دوڑ گئی۔ ارے ابان میرے بچے تم کب آئے۔ سلام اموجان کیسی ہیں آپ۔ سلام چچی جان کیسی ہیں۔ دونوں سے بیک وقت سلام لے کر خود اپنی فیورٹ بلیک کافی بنانے لگا۔ اس قدر شاہانہ زندگی کے باوجود وہ اپنے کام خود کرنے کا عادی تھا۔ اموجان اور چچی جان نے سلام کا جواب دیا۔ ہم ٹھیک ہیں بچے تم کب آئے۔ میٹنگ کیسی رہی۔ الحمد للہ میٹنگ شاندار رہی۔ اور درانی انڈسٹریز کو اس بار بھی منہ کی کھانی پڑی۔ بس اللہ سائیں کا کرم ہے۔ ناشتے کا شاندار مینیو اور اشتہا انگیز خوشبو بھی اس سٹریل کی بھوک جگانے میں ناکام رہی۔ بیٹا ناشتہ تو کرتے جاؤ۔ نہیں اموجان میں راستے میں کھا چکا کچھ دیر آرام کروں گا۔ وہ

آفت کی پڑیا کا کیا حال ہے۔ تین دن سے کال نہیں کر سکا اور اس کے بدلے اپنا کریڈٹ کارڈ ڈھیلا کر ناپڑا ہوا نہہ۔ ناک چڑھا کہ کہا تو ابان کی ہیزل گرے آنکھوں میں مخصوص چمک ابھری۔ اموجان نے دل میں اس کی نظر اتاری۔ ہاں ہماری بٹیا کو تم نے ناراض کر دیا بھی سوئی ہوگی تم آرام کرو۔ پھر مل لینا۔ اوکے اموجان اپنی کافی کاگ خالی کر کے سنک میں رکھا اور اپنے کمرے کی طرف جاتے جاتے رکا۔ پیچھے اموجان اور چچی جان ناشتہ بنانے لگیں اور ساتھ میں اپنے دن کے معمولات ڈسکس کرنے لگیں۔ ادھر ابان کے قدم اپنی آفت کی پڑیا کے کمرے کی جانب اٹھے۔ فیری ٹیل تھیم پر بنا کمرہ سکائے کلر کی دیواریں جن پر سنووائٹ، رپانزل، اور مختلف باربیز کی پینٹنگز چسپاں تھیں۔ قد آور سلائیڈنگ ڈور کے ہلکے نیلے پردے ہو اسے اڑ کے خاموشی میں ارتعاش پیدا کرتے بھلے معلوم ہو رہے تھے۔ یہ سلائیڈنگ ڈور بالکنی میں کھلتا تھا جس سے لان کا خوبصورت منظر آنکھوں کو

خیرہ کرتا۔ کمرے میں واپس آئیں تو سلائیڈنگ ڈور سے کچھ فاصلے پر ڈریسنگ روم تھا۔ اور دوسری طرف اٹیچ باٹھ۔ درمیان میں جہازی سائیڈ سے قدرے چھوٹا اور سنگل بیڈ سے بڑا ایک خوبصورت گول بیڈ جس کی چاروں طرف ہلکے نیلے رنگ (سکائے) کے جالی دار پردے لگے تھے جو فلحال سمٹے ہوئے تھے۔ جہاں وہ پریوں سی آن بان رکھنے والی شہزادی محو خواب تھی۔ پتلا سا بلینکٹ اوڑھے جس سے صرف اس کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ گھنی پلکوں کی چھاؤں تلے خوبصورت آنکھیں بند تھیں چھوٹی سی ناک، بھرے بھرے لب جن پر سوتے ہوئے بھی ایک خوبصورت مسکراہٹ قائم تھی۔ جیسے وہ اپنے کمرے سے نکل کر خوابوں میں پریوں کے دیس گئی ہوئی ہو۔ اس کے ارد گرد مختلف بڑے چھوٹے بھالو اور باربیز پڑی تھیں یہ سب کسٹمائزڈ تھا۔ ابان جو دروازے سے ٹیک لگائے فرصت سے اسے تھکنے میں مصروف تھا اچانک چونک کے مڑا تو پیچھے اموجان اس کی چوڑی پشت پر ہاتھ رکھے کھڑی

تھیں۔ مجھے معلوم تھا کہ تم ادھر ہی ہو گے۔ وہ مسکراہٹ دبا کے بولیں تو ابان کے چہرے پر زندگی سے بھرپور مسکراہٹ دوڑ گئی۔ خیر اموجان اب میں چلتا ہوں آرام کرنے جب میری آفت کی پڑیا اٹھ جائے تو مجھے بھی اٹھا دیجیے گا۔ ہاں ضرور یہ رات کو کافی لیٹ سوئی تھی۔ شاید دیر سے اٹھے تم چلو۔ ابان چلا گیا تو اموجان ایک شفقت بھری نظر سوئے ہوئے وجود پر ڈال کر دروازہ بند کرتیں چلی گئیں۔

وادی نیلم

تقریباً 150 کلو میٹر دور وادی نیلم، آزاد کشمیر کی طرف چلیں تو عباسی حویلی میں بھی ملازمین کی ریل پیل اور ناشتے کے لیے لگنے والی آوازیں معمول کے مطابق تھیں۔ زائشہ عباسی حویلی کی سب سے ننھ کٹھ اور چھوٹی لڑکی جو بھاگ بھاگ کے اپنے کزنز اور بہن بھائیوں کو جگانے جا رہی تھی کہ اگر آغا جان

سے پہلے سب ڈائینگ ٹیبل پر نہ ہوئے تو کسی کی خیر نہیں۔ سب بچے اور بڑے اٹھ چکے تھے سوائے ایک جلاد کے جس کے کمرے میں جانے کی اجازت صرف مورے کو تھی۔ اور آج مورے کی طبیعت ٹھیک نہ ہونے کے سبب زائشہ کے زمرے یہ کام تھا۔ جیسے ہی اس نے دروازہ نوک کر ناچاہا اچانک جن کی طرح جلاد نمودار ہوا اور گھور کر زائشہ کو دیکھنے لگا۔ خلاف معمول آج وہ جلدی اٹھ کر نک سکا تیار تھا۔ زی بھائی ناشتہ۔ ابھی زائشہ اپنی بات بھی مکمل نہ کر پائی تھی کہ زوہان نے اسے ٹوکا۔ مجھے آج ارجنٹ باہر جانا ہے وہیں ناشتہ کر لوں گا۔ زائشہ جو اس کے کالے نوکدار چمکدار جوتے تنکے میں مصروف تھی ایک دم سراٹھا کے بولی لیکن بھائی آغا جان۔۔۔ اور وہ سنی ان سنی کرتا سائیڈ سے ہو کر نکل گیا۔

تو یہ تھے زوہان عباسی دی گریٹ جلا دساری نوجوان پارٹی میں سب سے الگ
 سب سے منفرد کالی آنکھوں والا جس کی سحر انگیز شخصیت خاصی پرکشش
 تھی جو آنکھ ملا کے بات کرے تو سامنے والا اٹک جائے جس کی گفتگو مختصر اور
 دو ٹوک ہوتی۔ پورے گھر میں صرف اپنی مورے اور چاچو سے ہم کلام
 ہونے والا زوہان اتنا تلخ کیوں تھا؟ اس کا جواب آپ کو بہت جلد مل جائے گا۔
 عباسی حویلی کی باگ ڈور آغا جان (اسلم عباسی) کے ہاتھ ہے اور آغا جان
 نہایت بے رحم اور سفاک گاؤں کے سر تیج اور اپنی روایتوں کے
 پاسدار۔ آغا جان اور ان کی بیگم زلیخہ بی بی کے چار بیٹے اور ایک بگڑی بیٹی
 ہے۔ سب سے بڑے سالار عباسی اور ان کی زوجہ رقیہ بیگم جن کی دو اولادیں
 زوہان عباسی اٹھائیس سال کا نوجوان اور انیس سال کی زوہل عباسی۔

ان سے چھوٹے عادل عباسی اور ان کی زوجہ فاطمہ عباسی جن کے دو جڑواں بیٹے حرب اور حظام عباسی جن کی عمر پچیس سال ہے۔ عادل صاحب کے بعد سلمہ بیگم جن کی شادی ان کے چچا زاد مومن عباسی سے ہوئی ان کے چار بچے ہیں۔ بڑی بیٹی وردہ جو خوانہ زوہان کے پیچھے ہے چوں میں سال اس سے چھوٹی پری اور عائرہ دونوں جڑواں اور بائیس سال کی ہیں سب سے چھوٹا تابش جو اٹھارہ سال کا ہے۔ سلمہ بیگم زیادہ تر اپنے بچوں سمیت عباسی حویلی میں پائی جاتی ہیں۔ سلمہ سے چھوٹے ہاشم عباسی اور ان کی زوجہ زینب بیگم جن کے چار بچے ہیں۔ نائل چوبیس سال، حورم اکیس سال، زائشہ سترہ سال اور منان عباسی پندرہ برس کا۔ اور سب سے چھوٹے اور لاڈلے بیٹے بدر عباسی جو سولہ برس سے اپنے بستر پر ہیں ان کے کھانا پینا اور ضروری حاجت ہر کام میڈ کرتے ہیں وہ صرف بول سکتے ہیں ورنہ ان کا جسم ناکارہ ہو چکا ہے۔ آخر کیا ہوا تھا سولہ برس پہلے جو ان کی یہ حالت کر گیا۔ اس قصے پر ہم

بعد میں آئیں گے۔ آئیے عباسی حویلی کی ڈائینگ ٹیبل پر چلتے ہیں جہاں آغا جان غصے سے بھرے سالار صاحب کو کھری کھری سنار ہے ہیں۔ سالار تم اپنے بیٹے کو لگام ڈال لو تو اس کے لئے بہتر ہے ورنہ ہم اپنے طریقے اپنائیں گے جو تمہیں اور تمہاری زوجہ کو قطعاً پسند نہیں ہوگا چھبتي ہوئی نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا اور ناشتہ کرنے لگے ان کو دیکھ کر سب نے ناشتہ شروع کیا جی آغا جان میں اس نالائق کو سمجھاؤں گا۔ شر مندہ سے سالار صاحب کو زوہان کی غیر موجودگی کی وجہ سے سننی پڑیں۔ ناشتہ کے دوران زائشہ نے زوہل کے کان میں کہا خیر سے پھوپھی اپنی نکچڑی بیٹی کے ساتھ آدھمکی ہیں اچھا ہی ہوازی بھائی چلے گئے دیکھو تو سہی نکچڑی کی تیاری ہو نہ۔ جواباً زوہل نے زائشہ کو تنبیہی نظروں سے گھورا بظاہر خوش باش اور ملنسار سا یہ گھرانہ اور عباسی حویلی نا جانے کتنے راز اپنے سینے میں دفن کئے ہوئے ہے

یہ تو آنے والا وقت ہی بتائے گا۔ وقت کا پہیہ جب گھومے گا تو نا جانے کس
کس کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔

اسلام آباد

سورج نے اسلام آباد میں اپنی ہلکی سی جھلک دکھلائی اور بادلوں نے آکر
سورج کو پھر سے اپنی لپیٹ لیا اور ابھی تک ہماری آفت کی پڑیا محو خواب ہیں۔
اقصى بیگم غصہ سے بھری ہوئی بیڈ تک آئیں اور کھینچ کے لحاف اتارا۔ عشمال
اٹھوزرا کوئی لحاظ ہے تمہیں دس بج رہے ہیں اور تمہاری نیند پوری نہیں ہو
رہی۔ عشمال نے نیند سے بوجھل آنکھیں کھولیں تو نیلی خوبصورت آنکھوں
میں سرخ ڈورے رات دیر تک جاگنے کی چغلی کھانے لگے۔ عشمال عشمال
میں تمہارا کیا کروں تم پھر رات کو لیٹ سوئی ہو اور بھا بھی نے تمہارا بھرپور
ساتھ دیا اب میں تم دونوں سے ناراض ہوں۔ ارے نہیں میری پیاری امو

جان آپ ناراض نہ ہوں میں ابھی فریش ہو کر آئی۔ جیسے ہی عیشمال اٹھنے لگی اس کی نظریں سامنے اٹھیں اور ایک زوردار چیخ امو جان اور ابان کے کان چیر گئی۔ صحیح کہتا ہے اتنی پوری آفت کی پڑیا ہو۔ بھووووو آپ آگئے۔ ماں کی تعریف دوسرے کان سے نکالے قدرے پر جوش انداز میں ابان کی طرف بڑھی پھر ٹھٹھک کے رکی۔ ایک منٹ ایک منٹ بھوو میں آپ سے شدید ناراض ہوں۔ دونوں کو ساتھ دیکھ کر امو جان نے نیچے کی راہ لی کہ اب ان کے ڈرامے شروع ہو جائیں گے وہ سر جھٹک کے چلی گئیں ابان جو مسکراہٹ دبا کر آفت صاحبہ کے ڈرامے دیکھ رہا تھا اچانک سیدھا ہوا۔ ہیلو ہیلو کس خوشی میں ناراض ہو۔ ڈھیلے ڈھالے شرٹ ٹراؤزر جس پر چھوٹے چھوٹے ٹیڈی بنے تھے پہنے ہوئے پھولے گالوں کے ساتھ وہ ابان کو چھوٹی سی بچی لگی۔ لمبے خوبصورت بھورے بال کھلے ہوئے کمر کو ڈھانپ رہے تھے۔ کیوں ناراض ہے میری عیشو سوری یار میں بہت بڑی تھا لیکن باہر چلو

دیکھو میں تمہارے لیے کیا کیا لایا ہوں۔ ایک سیکنڈ میں ناراضگی بھلائے نیلی
آنکھوں میں چمک لیے ابان کی طرف دیکھا۔ ہممم کچھ سوچا جاسکتا ہے۔
ٹھیک ہے میں راضی ہو جاؤں گی لیکن آج شام کو آپ مجھے اور اینم کو ڈنر اور
شاپنگ پر لے کر جاؤ گے بولو منظور ہے؟ واہ واہ یہ جو میں پیرس سے ڈھیروں
سامان لایا ہوں یہ ملازماؤں کے لیے نہیں ہے میں کوئی نہیں لے کر جا رہا اور
وہ تمہادی دوست کیوں مفت میں ساتھ ساتھ گھومتی ہے۔ آنکھوں میں
ناگواری لیے ابان نے اینم کا ذکر کیا تو عشمال کی تیوریاں چڑھیں۔ بھو
مزاں اپنی جگہ لیکن میں اپنی اینم کے لیے جان دے بھی سکتی اور آپ کی
جان لے بھی سکتی ہوں۔ ہونہ آئندہ میری دوست کو کچھ بولا تو میں آپ کو
طلاق دے دوں گی۔ ابان جو اس کی سستی اکیٹنگ دیکھ رہا تھا چانک زوردار
قہقہہ لگا کر ہنس پڑا۔ عشمال نے آنکھوں میں ڈھیروں خفگی لیے اسے گھورا

اور شاہانہ انداز میں ہاتھ جھلا کر کہنے لگی محفل برخاست کی جائے اور شام کو شاہی سواری ہمیں اور ہماری دوست کو شاپنگ اور ڈنر پر لے کر جائے۔

now no argue

ہنسہ۔ اپنی سنا کے طوفان کی طرح عثمٰل ڈریسنگ روم میں گھس گئی۔ ابان عنابی لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ سجائے اس کی غیر موجودگی میں جھکا۔ جو حکم میرے دل کی ملکہ۔ اور باہر جانے لگا۔ جیسے دروازے سے قدم نکالے سامنے اینم کو پایا۔ اینم جو عثمٰل کو اموجان کے کہنے پر بلانے آرہی تھی ابان کی اپنے بارے میں تلخ رائے جان کر باہر ہی رک گئی اور کب سے ضبط کیے آنسو خاموشی سے پلکوں کی باڑ توڑ کر بہہ گئے ابان نے قدرے افسوس سے اسے دیکھا اور بغیر کچھ کہے آگے بڑھ گیا۔

تو یہ تھی ہماری ننھ کٹھ سی عشمال اور اسکی دوست اینم جو ایک دوسرے پر جان دیتی ہیں۔ بچپن سے ایک ساتھ پلی بڑھیں۔ چونکہ عشمال گھر کی اکلوتی بیٹی تھی اور اینم ان کے ساتھ والی کوٹھی میں اپنی سٹیپ مدر کے ساتھ رہائش پذیر تھی تو دونوں کی آپس میں خوب بنتی تھی۔ اینم کی والدہ جو اینم کی ساتویں سالگرہ کے بعد اچانک ہارٹ اٹیک سے خالقِ حقیقی سے جا ملی تھیں ان کی وفات کے چند سال بعد واحد ملک نے اپنی پھوپھی زاد سے نکاح کر لیا تھا۔ اینم کے والد زیادہ تر لنڈن پائے جاتے ہیں اور والدہ شمیم کٹی پارٹیز میں مصروف اس وجہ سے اینم زیادہ تر عشمال کے روم میں اور گھر میں پائی جاتی ہے۔ اینم کی اور عشمال کی بالکنی بلکل ساتھ ہے اور اسی وجہ سے وہ رات دیر تک ساتھ مویز انجوائے کر کے اپنی بالکنی سے اپنے روم میں پہنچ جاتی ہے۔ اینم نہایت سنجیدہ مزاج کی لڑکی ہے جس کی شرارتیں صرف عشمال کے ساتھ ہوتی ہیں۔ عشمال فریش ہو کر بے بی پنک شورٹ فرائڈ اور کھلا سا

پلاز وپہنے کچن میں گئی تو اینم کو اپنی امو جان سے چپکے پایا۔ اوہو قبضہ گروپ نے آج ہماری امو جان پر قبضہ بنالیا ہے۔ جی نہیں یہ میری بھی امو ہیں تم چپ کرو ویسے بھی آج ہم نے۔۔۔ بھوری آنکھوں میں چمک لیے بات ادھوری چھوڑی۔ عشمال چونک کر مڑی کیا ہم نے۔ ارے بدھو آج ہم نے آکسفارڈ میں اپلائے کرنا ہے۔ عشمال دھیرے بولوا بھی کسی کو نہیں بتایا میں نے آج شام بھوکے ساتھ ڈنر کر کے رات میں سرچ کریں گے۔ اینم اور عشمال جو کھسر پھسر کر رہی ہو باز رہو میں اب کوئی شکایت نہ سنوں کل بھی تم لوگ سوسائٹی کے بچوں کی بال چرالائی تھیں کہاں سے آتا ہے اتنا فتور۔ امو جان نے دونوں کو گھر کا اور ناشتہ عشمال کے ہاتھ میں پکڑا یا چپ کر کے کھاؤ جاؤ اینم تم بھی کرو ناشتہ۔ وہ دونوں فوراً سیدھی ہوئیں اور باہر کو بھاگ گئیں۔ صفیہ بیگم نے مسکرا کر اقصی بیگم کو کہا نہ اتنا ڈانٹا کرو یہی دن ہیں ان کے شرارتوں کے پھر عمر کے ساتھ سنجیدگی آ جاتی ہے۔ نہیں بھا بھی میں بس

پریشان رہتی ہوں کہ عثمٰل کا بچپنا اسے نقصان نہ دے اور پھر وہ راز۔۔۔ ہر وقت میرے دل میں خوف کنڈلی مارے بیٹھا ہوتا ہے۔ چچی جان آپ فکر نہ کریں۔ ابان جو آفس کے لیے نکل رہا تھا عثمٰل کو دیکھنے کے بہانے کچن آیا اور ان کی گفتگو میں مغل ہوا۔ نہیں ابی تم ایک ماں کی فکر نہیں جان سکتے خیر مجھے اپنے اللہ پر بھروسہ ہے۔ مسکرا کر خود کو تسلی دی اور کام کرنے لگیں۔ لیکن انداز میں بے چینی تھی۔ جب بھی وہ رات انہیں یاد آتی تھی ایسے ہی بے چینی انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی تھی۔ ابان سنجیدہ تاثرات اپنے چہرے پر سجائے ایک مضبوط فیصلہ لیتے واپس مڑ گیا اور عثمٰل سے ملے بغیر آفس چلا گیا۔

عثمٰل اور اینم ناشتہ کر کے فارغ ہوئیں اور موویز دیکھنے لگیں۔ اور شام کے ڈنر کے لیے پلان بنانے لگیں البتہ اینم کا دل اداس ہو گیا تھا۔ ناجانے کیوں وہ

بچپن سے ہی ابان کو اپنا آئیڈیل مانتی تھی۔ ابان دوسرے بچوں سے الگ
سنجیدہ اور میچور عثممال اور اینم دونوں کا خیال رکھتا تھا۔ لیکن جوانی کی دہلیز پار
کرتے اینم کا آئیڈیلزم کب پسند اور پھر محبت میں بدلا اسے خود معلوم نہ
ہو سکا۔ اور آج سے دو سال پہلے کی وہ رات ابان اور اینم کے درمیان سرد
دیوار کھینچ گئی۔ عثممال کے ہلانے پر وہ ہڑبڑا کے سیدھی ہوئی ہاں کیا ہوا۔
کدھر دیہان ہے تمہارا۔ کہیں بھوکے خواب۔۔ ابھی وہ مزید گوہر افشانی
کرتی کہ اینم نے ایک زوردار چپت اس کے کندھے پر لگائی خبردار بکو اس
ماری تو۔ اور عثممال فوراً سنجیدہ ہوئی دیکھو اینم میں جتنی بھی لاپرواہ اور
شرارتی ہوں لیکن مجھے جربوں کی پہچان ہے۔ تمہاری فیلنگز بھوکے لیے جو
ہیں میں جانتی ہوں اور میں تمہارے ساتھ ہوں ایسے خود پر گواپ نہ کرو
میری بلی۔ میرے بھو بہت اچھے ہیں بس سڑیل ہیں اب تم گزارا کر لینا۔
آخر میں شرارتی لہجہ اپنا کر زوردار قہقہہ لگایا۔ تو اینم بھی مسکرائی نہیں عثممال

وہ مجھے پسند نہیں کرتے۔ نہ کبھی کریں گے۔ تو تم اللہ پاک سے مانگو نہ پاک
 محبتوں پر تو اللہ پاک کن فرماتے ہیں۔ تم اپنے جذبات کنٹرول میں رکھتی ہو
 کوئی گناہ نہیں کسی کو پسند کر لینا بس اللہ سے مانگو دیکھو کیسے بھینٹ تمہاری گود
 میں گریں گے لیکن تمہاری گود تو بہت چھوٹی نہیں۔۔۔ پھر سے قہقہہ لگایا تو
 اب کی بار بھوری آنکھوں والی نے خفگی سے گھورا اور کشن اسے مار کر اپنے
 گھر کی طرف بھاگی۔ ارے اوو ومانو بلی شام میں ریڈی رہنا باہر جانا ہے۔ میں
 نہیں جاؤں گی بے شرم لڑکی۔ باہر سے ہانک لگا کے اینم بھاگ گئی۔ اور پیچھے
 سے عشمال نے پھر قہقہہ لگایا۔ اور ایک سال پہلے کا منظر یاد کرنے لگی۔
 ایک سال پہلے۔۔۔

اینم اور عشمال کے کالج کا یہ آخری سال تھا اور دونوں زبردستی اجازت لے
 کر وادی نیلم ٹرپ کے لیے تیاریاں کر رہی تھیں۔ ویسے تو فیملی ٹرپ پر ہر

سال وہ لوگ سوات، چترال، مری، ناران کاغان اور بہت سی جگہ جا چکی تھیں لیکن فیملی کے بغیر ایسے آزاد یہ ان دونوں کا پہلا ٹرپ تھا۔ اقصی بیگم بہت محتاط انداز میں عیشمال کی پرورش کر رہی تھیں کہ ماضی کا ایک چھینٹ بھی ان کی بیٹی تک نہ پہنچ سکے لیکن جب وقت کا پہیہ گھومے اور قدرت کچھ اور ہی چاہے تو بڑے بڑے سورما ہار مان جاتے ہیں۔ وقت نہ پہلے کسی پر رحم کرتا نہ اب کرنے والا تھا۔ خیر بھوک ہڑتال اور ابان سے ہفتہ ناراض رہنے کے بعد عیشمال کو اجازت ملی تھی (وہ الگ بات ہے کہ چھپ چھپ کے دونوں نے خوب فوڈ پانڈہ سے پیزا، پاستہ فراٹز اور نا جانے کیا کیا کھایا تھا لیکن یہ تو راز ہے نا اور ہمیں راز رکھنے آتے ہیں) ہی ہی

اور اینم تو ساتھ ساتھ تھی۔ دونوں پر جوش سی تیاریوں کے دوران اپنی شاپنگ ڈسکس کر رہی تھیں جو ابان سے زبردستی عیشمال نے کروائی تھی۔

اسی ایکسائٹمنٹ میں وہ دن بھی آگیا جب دونوں کالج گیٹ کے پاس پر جوش سی کھڑی ابان کی ہدایات سن رہی تھیں۔ دیکھو عشمال تم اپنا موبائل بالکل بھی بند نہیں کرو گی اور لوکیشن آن رکھنا جب بھی گھر سے کال آئے پک کرنا۔ ایک اچھٹی سی نگاہ اینم پر ڈالی جو بے خود سی ابان کو دیکھ رہی تھی ابان کے دیکھنے پر فوراً نگاہ پھیر گئی۔ اور سنو تم اینم ایک سیکنڈ بھی عشمال سے دور نہ ہونا۔ اموجان اور چچی جان تمہاری وجہ سے اسے جانے دے رہی ہیں۔ ماتھے پر بل لیے تیوریاں چڑھا کر عشمال نے ابان کو مخاطب کیا بھيو آپ اس لہجے میں اینم سے بات نہ کریں وہ آپ کی پی اے نہیں ہے۔ ہنہ چلو اینم۔ اینم جو اس قدر تلخ رویہ پر آنسو پی رہی تھی عشمال کے کھینچنے پر اس کے ساتھ چلنے لگی۔ اینم بس کرو نیلی آنکھوں میں خفگی لیے اس نے اینم کو گھورا۔ اب دیکھو تمہارے لیے میں بھيو سے مل کر بھی نہیں آئی موڈ سیٹ کرو بھيو کو ہم گھر جا کر سیدھا کریں گے اوکے۔۔۔۔ اس کی بات سن کر اینم مسکرائی اور اپنی

کلاس کے گروپ کی طرف بڑھیں۔ ٹھیک پندرہ منٹ بعد ان لوگوں نے روانہ ہونا تھا۔ سب بس میں بیٹھ گئے اینم اور عثمان سب سے آخر میں بیٹھیں اور کانوں میں کھسر پھسر کرنے لگیں کہ آمنہ ان تک آئی لیلہ مجنوں آج تو ایک دوسرے کی جان چھوڑو۔ عثمان نے چھوٹی سی ناک چڑھالی۔ شکریہ آمنہ ہم تم لوگوں کو کچھ دیر تک جوائن کریں گے اینم نے کہا تو آمنہ مسکرا کر اگلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ دبلی پتلی سی میک اپ میں لدی آمنہ سے ہمیشہ نیگیٹو وائبر آتی تھیں (بقول آفت کی پڑیا) عثمان اب تم نے خود اپنا موڈ خراب کر لیا ہے ابان ابھی باہر ہوں گے مل آؤ۔ نہیں بھوکا رویہ بہت روڈ ہے تمہارے ساتھ۔ اب انہیں سبق سکھانے دو۔ اتنے میں بسیس ریڈی تھیں۔ جیسے ہی کالج گیٹ پار کیا سامنے ابان گاڑی سے باہر بس کی طرف نگاہیں کیا کھڑا تھا۔ ہاتھ ہلا کر عثمان کو دیکھا تو نیلی آنکھوں والی نے خفگی سے منہ موڑ لیا اور بس آگے گزر گئی۔ لڑکیوں کی ہائے سن کے (جو ابان کو

دیکھ کر نکلی تھی) عشمال نے تنک کے بڈز کانوں میں گھسالیے البتہ اینم سامنے لڑکیوں سے بات کرنے لگی۔

بس ایک ٹرمینل پر رکی اور پندرہ منٹ رک کر پھر سے منزل کی طرف بڑھنے لگی۔

پاکستان کی ریاست آزاد کشمیر میں ایک جنت نظیر وادی ہے۔ یہ مظفر آباد کے شمال اور شمال مشرق میں دریائے نیلم کے دونوں اطراف واقع ہے۔ یہ آزاد کشمیر کا سب سے بڑا ضلع ہے۔

وادی نیلم ضلع نیلم پر مشتمل ہے جس کی صدر مقام آٹھمقام ہے۔ اس کی دو تحصیلیں آٹھمقام اور شارداہیں۔

یہ وادی 144 کلو میٹر طویل ہے جو بلند و بالا پہاڑوں، گھنے جنگلات اور خوبصورت باغات پر مشتمل ہے۔ تاہم اچھی سڑک نہ ہونے کی وجہ بہت کم سیاح یہاں آتے ہیں۔

لیکن سٹوڈنٹس کے جوش و خروش اور اپیل کی وجہ سے پہلی بار ٹرپ وادی نیلم کی طرف رواں دواں تھا۔

ان کی منزل وادی تاوٹ جسے مقامی لوگ تابت بھی کہتے ہیں، تھی۔ تاوٹ نیلم ویلی آخری گاؤں ہے جو مظفر آباد سے 190 کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہ انتہائی خوبصورت گاؤں ہے جو وسیع و میدانی علاقہ پر مشتمل ہے، جس میں مکئی کاشت کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ لوگ ایک خاص قسم کی سبزی اگاتے ہیں جس کے پتے چوڑے ہوتے ہیں، مخصوص ذائقہ کی وجہ سے اس سبزی کو بہت پسند کیا جاتا ہے، یہاں ایک خوبصورت جگہ پر ریسٹ

ہاؤس تعمیر کیا گیا ہے یہ علاقہ بہت کشادہ ہے یہاں ایک خاص قسم کی گھاس سے رات میں روشنی نکلتی ہے جس کی وجہ سے عجب سماں دیکھنے کو ملتا ہے۔ اسی ریسٹ ہاؤس میں سٹوڈنٹس کا قیام تھا اور تین دن تک سب نے گاؤں کے ماحول میں گزارا کرنا تھا۔

ایک زبردست ایڈوینچر۔ عشمال بول کر خاموش ہوئی وہ ایک گائیڈ کی طرح سب کو آگاہ کر رہی تھی۔ مجھے بھی پتا تھا کہ ہم وادی نیلم جا رہے ہیں لیکن تم تو کچھ زیادہ معلومات اکٹھی کر لائی ہو۔ ناک منہ چڑھا کر یہ بولنے والی آمنہ تھی جسے اپنے آگے کوئی دکھائی نہ دیتا تھا۔ اینم نے عشمال کا ہاتھ پکڑ کر اسے بولنے سے باز رکھا اور نہ تیسری جنگ عظیم تو عشمال بس اپنی زبان سے ہی جیت لے گی (یہ اینم اور اقصی بیگم کے نیک خیالات تھے) ارے چھوڑو اسے عشمال تم بہت اچھا بولتی ہو اور اپنے ملک کے بارے میں معلومات رکھنی

چاہیے میں بہت متاثر ہوئی۔ یشفہ جو بہت سمجھدار اور کم گو لڑکی تھی آج
 عشمال کی ہمایت میں بول اٹھی اور سب نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اتنے
 میں ٹرپ گائیڈ آئے اور اطلاع دی کہ آگے موسم خراب ہونے کی وجہ سے
 کچھ دیر ہم لوگ دس منٹ کے فاصلے پر بنے ہوئے ایک مقامی ڈھابے میں
 رکیں گے۔ عشمال تو بہت ایکساٹڈ سی بیٹھی تھی۔ کیونکہ ایک تو موسم
 زبردست اور اوپر سے سٹے کرنا تھا۔ پر جوش سی سر ہلا گئی اور ساتھ چلتے مناظر
 کی ویڈیو دیکارڈ کرنے لگی۔ کیونکہ وقت گزر جانا تھا رہتی ہیں تو بس یادیں۔
 ڈھابہ آیا تو بس رکی اور سب لڑکیاں قطار کی صورت نکلنے لگیں۔ عشمال اور
 اینم آخر میں نکلیں عشمال نے اینم کا ہیڈ فون اتار کر گلے میں ڈالا (اپنے بڈز وہ
 پہلے نکال کے بیگ پیک میں رکھ چکی تھی) اور پر جوش سی اتر کر خوبصورت
 منظر دیکھنے لگی۔ ڈھابہ ڈھلوان سے تھوڑا اوپر کی جانب بنا ہوا تھا بس کو سائیڈ

کر کے تمام اساتذہ لڑکیوں کے ہمراہ ڈھابے کی طرف بڑھے گاٹیڈ نے مقامی لہجے میں ڈھابے والے سے بات کی اور وہ بخوشی راضی ہو گیا۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد فریش ہو کر اینم اور عشمال ڈھیلے ڈھالے کالے کرتے اور کیپری پہنے بلیک بینڈز سے بالوں کو اونچی پونی میں باندھے میک اپ سے پاک چہرے کے ساتھ ڈھابے سے باہر نکلیں اور تصاویر بنانے لگیں۔ خان بابا (ڈھابے کا مالک) تھوڑا فکر سے بولا۔ بچے آگے نہ جانا موسم خراب ہے۔ ٹوٹے پھوٹے اردو لب و لہجے میں بولتے ہوئے خان بابا کی اس سادہ سی فکر پر عشمال کے عنابی لب خوبصورت مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ بابا ہم احتیاط سے جائیں گے۔ دونوں ڈھابے سے تھوڑا فاصلے پر بنے ہوئے چشمے کے ساتھ کھڑی ہو گئیں۔ پر جوش سی عشمال آگے بڑھی اور ابھی اس کا پاؤں سلپ ہوتا کہ کالی آنکھوں والا جو کب سے دولڑکیوں کی حرکتیں اور اپنے کام میں مغل شور برداشت کر رہا تھا۔ اچانک بھاری رہبردار آواز میں زور سے

بولا سنبھل کے اور عثمٰل نے کھینچ کر اینم کا بازو دبوچا۔ اور غصے سے بولتے ہوئے، مجھے پتا ہے کیسے سنبھلنا ہے mind u اتنی زور سے چیخو گے تو کوئی بھی۔۔۔ انگلی اٹھا کر مڑی تو نیلی آنکھیں کالی آنکھوں سے ٹکرائیں اور زور سے بجلی کڑکی۔۔۔ کالی آنکھیں ٹھٹھک کے غور سے نیلی آنکھوں کو گھور رہی تھیں اور نیلی آنکھوں والی کے سارے الفاظ فضا میں مغل ہو گئے تھے۔ عثمٰل۔۔۔ اینم نے پکارا۔۔۔ کالی آنکھوں والے کی آنکھوں میں لمحہ بھر کے لیے نام سن کر حیرت در آئی جسے اس نے فوراً قابو کیا۔ اینم نے عثمٰل کا بازو پکڑ کے ہلایا۔۔۔ وہ دونوں جو ایک دوسرے کو تکلنے میں مصروف تھے (کالی آنکھوں والا گھور کر اور نیلی آنکھوں والی بے چینی سے) اچانک ہوش میں آئے اور اینم کھینچتے ہوئے عثمٰل کو ڈھا بے کی طرف لے گئی کیونکہ گروپ میں گائیڈ نے میسج کر دیا تھا کہ پانچ منٹ تک ریسٹ ہاؤس کی طرف روانہ ہونا ہے۔ عثمٰل کی نظریں ابھی بھی مڑ مڑ کر پیچھے دیکھ رہی

تھی۔ کالی آنکھوں والے نے اپنی پرکشش آنکھوں میں ناگواری لیے سر جھٹکا اور پھر سے کام کرنے لگا۔

عشمال بس میں بیٹھی ہوئی بھی بے چینی سے آنکھیں بند کیے کسی گہری سوچ میں گم نظر آتی تھی۔

آخر کیا تھا ان آنکھوں میں جس نے نیلی آنکھوں والی کو بے چین کر دیا تھا۔؟

موجودہ دن

ابان کی آواز پر شمال چونک کر سیدھی ہوئی آنکھوں میں عجیب سی ویرانی تھی اور اس کے پاس ماضی کے ان اوراق کو سوچنے کا وقت تمام ہوا چاہتا ہے۔ شمال کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔ ابان سے اس کی آنکھوں کی ویرانی دیکھی نہیں گئی۔۔ آپ اپنے موقف سے نہیں پھر سکتے شاہی غلام۔۔ بات

گھما کے آنکھوں میں خفگی لیے رات کے ڈنر کی طرف توجہ کروائی۔ ابان نے واضح اس کابات بدلنا محسوس کیا تھا لیکن خاموش رہا۔ شاید وہ عشمال کو وقت دینا چاہتا تھا کہ وہ خود آکر بتا دے گی۔ لیکن کیا واقعی؟۔۔ کیا واقعی عشمال سب بتا دیتی تھی۔۔؟؟... اچھا تم ریڈی رہو میں فریش ہو کر آیا مو جان اور چچی جان کو بتا دینا۔ اوکے بھئیو میں اینم کو ساتھ لے کر آئی اور اینم کے نام پر ابان کے ماتھے پر بل ڈالے لیکن خاموشی سے چلا گیا۔ فلحال وہ عشمال کو ناراض نہیں کر سکتا تھا۔ عشمال روم میں آئی اور اینم کو کال کی۔ اینم ہری اپ ڈوڈ بھئیو ریڈی ہیں۔۔ جلدی آؤ۔۔ عیشو مجھے نہیں جانا۔ اینم اگلے پانچ منٹس میں تم بھئیو کی گاڑی کے پاس نہ نظر آئیں تو میں تمہیں طلاق دے دوں گی۔ ایک تو تمہاری طلاقیں اب تک پتا نہیں کتنی تم مجھے دے چکی ہو۔ اینم نے کہتے کال کاٹ دی۔ عشمال مطمئن سی خود کو آئینے میں دیکھتی مسکرا کر کمرے سے نکل گئی۔۔ سمپل اولیو کلر ڈریس شرٹ ساتھ

چاکلیٹ براؤن پینٹ پہنے نک سک تیار سیڑھیاں اترتا سیدھا اینم کے دل میں اترتا وہ نیچے آ رہا تھا۔۔۔ بے خود سی اینم کے ساتھ سے گزرتے ہوئے ایک غصے بھری نظر اس پر ڈالتا اینم کے دل پر پاؤں رکھتا پورچ کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ عشمال بھاگتی ہوئی آئی تو اینم نے اپنے تاثرات بدل لیے۔۔۔ کبھی کبھی دل نہیں خود کو بدل لینا بہتر ہے۔۔۔ اپنی سوچ کو جھٹکتے ہوئے عشمال کے ساتھ باہر بڑھی۔۔۔ بھیاو اموجان کو بتا دیا وہ کہہ رہی تھیں ابی جان اور بڑے ابی جان رات میں واپس آرہے ہیں ان کے آنے سے پہلے گھر میں تشریف لے آنا۔ منہ کے عجیب عجیب ڈیزائن بنا کے کسی رٹو طوطے کی طرح الفاظ دہرائے تو اس کے انداز پر اینم اور ابان دونوں مسکرا دیے۔۔۔ چلو۔۔۔ ابان کہتا ہوا ڈرائونگ سیٹ پر بیٹھا اور دونوں پیچھے بیٹھ گئیں۔۔۔ بھیاو آج اصل میں آپ کا کریڈٹ کارڈ خالی ہو گا۔ دیکھیں گے۔۔۔ ابان نے مسکرا کر موٹر کاٹا اور گاڑی گھر سے باہر اپنی منزل کی جانب

رواں دواں تھی۔۔۔ مال پہنچ کر وہ دونوں اندر کی طرف لپکیں اور
 ڈھیروں شاپنگ کی جس میس زیادہ تر عشمال چیزیں پسند کر کے اینم کے کان
 میں کہتی رہی لے لو آخر کو تمہارا زیادہ حق ہے۔۔ اور اینم ایک گھوری سے
 نواز دیتی۔ شاپنگ کرنے کے بعد عشمال اور اینم فوڈ کورٹ سے آٹسکریم لینے
 چلے گئے جبکہ ابان گاڑی کی طرف۔۔ آٹسکریم لے کر جب وہ واپس آئیں تو
 عشمال ٹھٹھک کر رکی یہ آواز اور اسی سمت بھاگی اور اس کا منہ حیرت کی
 زیادتی سے پورا کھل گیا۔۔ سامنے ابان کالی آنکھوں والے سے بات کرتا
 دکھائی دیا۔۔ عشمال ان کی جانب بڑھی اور حیرت زدہ اس اینم بھی اس کے
 پیچھے ہوئی۔۔ عشمال کو دیکھ کر کالی آنکھوں میں لمحے بھر کے لیے شناسائی کی
 رمتق ابھری جسے ابان نے صاف محسوس کیا اور عشمال کو کہا عیشو گاڑی میں
 جاؤ میں آتا ہوں۔۔ بھئیو یہ کون ہیں۔۔ نیلی آنکھوں والی نے عجیب سی
 نظروں سے کالی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے ابان سے پوچھا لیکن اب کالی

آنکھوں میں سرد مہری رقم تھی۔۔ یہ بزنس سے ریلیٹڈ میرے دوست ہیں
 تم لوگ جاؤ اینم جاؤ تم دونوں میں آتا ہوں۔۔ ناجانے کیا تھا ابان کے لہجے
 میں ایک عجیب سا خوف جسے اینم نے محسوس کر کے عشمال کو کھینچا اور جانے
 لگی۔۔ کالی آنکھوں میں اب ہلکا سا استہزا تھا اور پراسرار سی مسکراہٹ لیے وہ
 جاتی ہوئی عشمال کو دیکھے گیا۔۔ زوہان عباسی اپنی نظروں کو لگام دوور نہ مجھے
 انہیں قابو میں رکھنا آتا ہے۔۔ اوہ ریلی تمسخرانہ مسکراہٹ لیے اپنا رخ ابان
 کی طرف کرتے ہوئے زوہان بولا۔۔ اور تم نے جھوٹ کیوں بولا میں بزنس
 کے الف سے بھی واقف نہیں۔۔ شاید تم سالار صاحب کے نیک خیالات
 نہیں جانتے۔۔ مجھے جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔ عشمال کو کیسے جانتے ہو
 تم۔۔؟ ہونہ اور جیسے میں تمہیں جواب دوں گا۔۔ کل تک کام ہو جانا

چاہیے۔۔ چلتا ہوں۔۔ پراسرار مسکراہٹ لیے زوہان پلٹا اور رش میں غائب
 ہو گیا۔۔ ابان کے چہرے پر گاڑی کی طرف جاتے ہوئے فکر مندی بھرے

تاثرات تھے۔۔ عشمال کے دل اور آنکھوں میں پھر سے وہی ویرانی چھا گئی۔۔ اینم نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔۔ اور عشمال اور ابان اپنی اپنی سوچوں میں گم۔ ایک عجیب سی سرد مہری فضا میں گھل گئی تھی۔۔ عشمال نے آنکھیں بند کیں تو سال پہلے کا منظر چھم کر کے یادیں تازہ کر گیا۔۔

واپس چلتے ہیں اس ٹرپ کی طرف جہاں زوہان اور عشمال کی پہلی ملاقات ہوئی۔۔ جہاں وقت نے نیلی آنکھوں والی کو کالی آنکھوں والے سے شناسائی دی۔۔

ریسٹ ہاؤس میں آئے ہوئے انھیں پورا آدھا دن گزر چکا تھا۔ عشمال گم سم سی سنگل بیڈ سے ٹیک لگائے اکڑوں بیٹھی تھی۔ اور اینم اس کے کندھے پر سر رکھے ساتھ۔۔ اینم ہمیشہ ایسے کرتی تھی جب بھی عشمال پریشان یا اس کا ہوا اینم اس کے کندھے پر سر رکھ دیتی۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا اور کچھ دیر بعد

عشمال نے بولنا شروع کیا۔۔ یاد ہے آج سے چار سال پہلے مجھے خواب میں
 کالی آنکھیں نظر آئی تھیں۔۔ ایک باریک سی کھلکھلاتی آواز جس میں فکر کا
 عنصر ہے اور وہ مجھے پکار رہا ہے کہ آہستہ بھاگو گر جاؤ گی میرے پاس آؤ۔۔
 کون ہے وہ اینم جو اس رات کے بعد سے مجھے تین بار دوبارہ نظر آیا اور اب وہ
 آنکھیں میرے ذہن میں بس گئیں اور آج۔۔ اچانک اٹھ کر کھڑی ہوئی
 ۔۔ اینم یہ وہی آنکھیں تھیں ایک دم سے پر جوش سی شمال اپنے بیگ پیک
 سے چھوٹا سا سیکنڈ ہینڈ کے بیٹھی۔ اینم تم نے دیکھا۔۔ تم نے دیکھا۔۔ یہ وہی
 آنکھیں ہیں۔۔ زور زور سے سر ہلا کے اینم کو دکھاتی شمال کے چہرے پر
 عجیب سی چمک تھی۔۔ اینم کچھ نہ بولی بس خاموشی سے شمال کو دیکھتی
 رہی۔۔ اینم کچھ بولو۔۔ شمال میں نے اس لڑکے کو اتنا غور سے نہیں
 دیکھا۔۔ لیکن میں حیران ہوں کہ تمہارے خواب میں نظر آنے والی
 آنکھیں حقیقت میں کیسے۔۔؟ الجھی سی اینم نے دیوار پر نظریں ٹکائے

جواب دیا۔۔ فضا میں عجیب سی دھیمی خوشبو پھیلی تھی جیسے رات کی تاریکی میں کوئی گوشت جلارہا ہو۔۔ شاید مقامی لوگ گوشت بھون رہے ہوں۔۔۔ دور سے آتی مہک دھیمی سی تھی۔۔۔ عشمال نڈھال سی واپس بیٹھی۔۔۔ اینم مجھے یقین ہے کہ میں اس سے دوبارہ ضرور ملوں گی۔۔۔ جیسے ہمارے راستے پھر سے ٹکرائیں گے۔۔۔ اینم ان آنکھوں میں عجیب کشش ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ کوئی طوفان ساتھ لائیں گی لیکن پھر بھی میں خود میں اتنی طاقت پاتی ہوں کہ ہر طوفان سے ٹکرا جاؤں مجھے اس راز کو جاننا ہے کہ آخر کون ہے وہ۔۔۔ عشمال بھی اب اینم کے ساتھ بیٹھی نقش و نگار سے سچی دیوار کو دیکھتے ہوئے بولے گئی۔۔۔ ہم اب سو جاتے ہیں۔۔۔ عشمال بھولو نہیں ہم کالج ٹرپ پر ہیں ہمیں اس سب سے نکل کر اپنا ٹرپ انجوائے کرنا چاہئے۔۔۔ وقت ہر راز سے پردہ اٹھادے گا خود کو مت تھکاؤ۔۔۔ عشمال نے کوئی جواب نہیں دیا تو اینم اٹھ کر اپنے بیڈ پر چلی گئی۔۔۔

صبح روشن ہوئی تو آسمان جیسے اپنا غبار نکالنے کو تیار بیٹھا تھا۔ کسی بھی وقت
برسنے کو بادل تیار تھے۔ ہلکی ہلکی روشنی کھڑکیوں سے ہوتی ہوئی عثمٰل
کے چہرے پر پڑی تو اچانک نیلی آنکھیں بیدار ہوئیں۔ انگڑائی لیتے ہوئے
عثمٰل نے اینم کو آواز دی تو وہ فریش فریش سی بیٹھی اپنی موم سے بات کر
رہی تھی۔ عثمٰل نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔ شٹ کل سے اب تک اموجان
سے بات نہیں ہوئی۔۔۔ کال کر لو سگنل کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔ کال
کٹ کرتی اینم نے عثمٰل کو بتایا۔ اوکے کرتی ہوں۔۔۔ تم کدھر..؟ باہر کی
طرف بڑھتی ہوئی اینم سے پوچھا۔ باہر ہی کھڑی ہوں جلدی آ جاؤ فریش ہو
کر۔۔۔ کل سے ایک ہی کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر خاصی بور ہو گئی ہوں۔۔۔ ہاں
اگر کل وہ۔۔۔ ابھی عثمٰل بات مکمل کرتی کہ اینم نے اسے ٹوکا۔۔۔ خبردار
عثمٰل اب بس بھی کرویا رہم لوگ کب تک ایک ہی بات کو لے کر بیٹھیں
گے۔۔۔ اوکے۔۔۔ اوکے۔۔۔ سیز فائر میں ابھی آئی تم چلو۔۔۔ بھوری آنکھوں

میں خفگی لیے وہ باہر نکل گئی۔۔ ریسٹ ہاؤس میں آئے ہوئے انھیں پورا
 آدھا دن گزر چکا تھا۔ عثمٰل گم سم سی سنگل بیڈ سے ٹیک لگائے اکڑوں بیٹھی
 تھی۔ اور اینم اس کے کندھے پر سر رکھے ساتھ۔۔ اینم ہمیشہ ایسے کرتی تھی
 جب بھی عثمٰل پریشان یا اداس ہوا اینم اس کے کندھے پر سر رکھ دیتی۔ اب
 بھی ایسا ہی ہوا تھا اور کچھ دیر بعد عثمٰل نے بولنا شروع کیا۔۔ یاد ہے آج سے
 چار سال پہلے مجھے خواب میں کالی آنکھیں نظر آئی تھیں۔۔ ایک باریک سی
 کھلکھلاتی آواز جس میں فکر کا عنصر ہے اور وہ مجھے پکار رہا ہے کہ آہستہ بھاگو
 گر جاؤ گی میرے پاس آؤ۔۔ کون ہے وہ اینم جو اس رات کے بعد سے مجھے
 تین بار دوبارہ نظر آیا اور اب وہ آنکھیں میرے ذہن میں بس گئیں اور
 آج۔۔۔ اچانک اٹھ کر کھڑی ہوئی۔۔ اینم یہ وہی آنکھیں تھیں ایک دم سے
 پر جوش سی عثمٰل اپنے بیگ پیک سے چھوٹا سا سکیچ نکال کے بیٹھی۔ اینم تم
 نے دیکھا۔۔ تم نے دیکھا۔۔ یہ وہی آنکھیں ہیں۔۔ زور زور سے سر ہلا کے

اینم کو دکھاتی عشمال کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی۔۔ اینم کچھ نہ بولی بس خاموشی سے عشمال کو دیکھتی رہی۔۔ اینم کچھ بولو۔۔ عشمال میں نے اس لڑکے کو اتنا غور سے نہیں دیکھا۔۔ لیکن میں حیران ہوں کہ تمہارے خواب میں نظر آنے والی آنکھیں حقیقت میں کیسے۔۔؟ ابھی سی اینم نے دیوار پر نظریں ٹکائے جواب دیا۔۔ فضا میں عجیب سی دھیمی خوشبو پھیلی تھی جیسے رات کی تاریکی میں کوئی گوشت جلا رہا ہو۔۔ عشمال نڈھال سی واپس بیٹھی۔۔ اینم مجھے یقین ہے کہ میں اس سے دوبارہ ضرور ملوں گی۔۔ جیسے ہمارے راستے پھر سے ٹکرائیں گے۔۔ اینم ان آنکھوں میں عجیب کشش ہے مجھے لگتا ہے کہ وہ کوئی طوفان ساتھ لائیں گی لیکن پھر بھی میں خود میں اتنی طاقت پاتی ہوں کہ ہر طوفان سے ٹکرا جاؤں مجھے اس راز کو جاننا ہے کہ آخر کون ہے وہ۔۔ عشمال بھی اب اینم کے ساتھ بیٹھی نقش و نگار سے سچی دیوار کو دیکھتے ہوئے بولے گئی۔۔ ہم اب سو جاتے

ہیں۔۔ عشمال بھولو نہیں ہم کالج ٹرپ پر ہیں ہمیں اس سب سے نکل کر اپنا
 ٹرپ انجوائے کرنا چاہئے۔۔ وقت ہر راز سے پردہ اٹھا دے گا خود کو مت
 تھکاؤ۔۔ عشمال نے کوئی جواب نہیں دیا تو اینم اٹھ کر اپنے بیڈ پر چلی گئی

صبح روشن ہوئی تو آسمان جیسے اپنا غبار نکالنے کو تیار بیٹھا تھا۔۔ ہلکی ہلکی روشنی
 کھڑکیوں سے ہوتی ہوئی عشمال کے چہرے پر پڑی تو اچانک نیلی آنکھیں
 بیدار ہوئیں۔۔ انگڑائی لیتے ہوئے عشمال نے اینم کو آواز دی تو وہ فریش
 فریش سی بیٹھی اپنی موم سے بات کر رہی تھی۔۔ عشمال نے ماتھے پر ہاتھ
 مارا۔۔ شٹ کل سے اب تک اموجان سے بات نہیں ہوئی۔۔ کال کر لو
 سگنل کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔ کال کٹ کرتی اینم نے عشمال کو
 بتایا۔۔ اوکے کرتی ہوں۔۔ تم کدھر..؟ باہر کی طرف بڑھتی ہوئی اینم سے

پوچھا۔۔ باہر ہی کھڑی ہوں جلدی آ جاؤ فریش ہو کر۔۔ کل سے ایک ہی کمرے میں بیٹھ بیٹھ کر خاصی بور ہو گئی ہوں۔۔ ہاں اگر کل وہ۔۔۔ ابھی عشمال بات مکمل کرتی کہ اینم نے اسے ٹوکا۔۔ خبردار عشمال اب بس بھی کرو یا رہم لوگ کب تک ایک ہی بات کو لے کر بیٹھیں گے۔۔ اوکے۔۔ اوکے۔۔ سیز فائر میں ابھی آئی تم چلو۔۔ بھوری آنکھوں میں خفگی لیے وہ باہر نکل گئی۔۔۔

گرے لونگ فرائک لمبے بازو جنھیں چنٹیں دے کر کلائی سے اوپر خوبصورتی سے سیٹ کیا گیا تھا۔۔ میک اپ سے عاری چہرہ ہلکا سا ریڈ ٹنٹ ہو نوٹوں پر لگائے۔۔ وائٹ سنیکرز پہنے عشمال باہر نکلی اور اینم کے ساتھ ریسٹ ہاؤس کے برآمدے میں رکی۔۔ ناشتے کی خوشبو چاروں اور پھیلی تھی۔۔ آہستہ آہستہ دوسری لڑکیاں بھی آتی گئیں۔۔ اموجان کو کال کر لی۔۔ ہاں خیریت

ہی پوچھی کہ سگنل ڈراپ ہو گئے۔۔ خیر اب وہ پریشان نہیں ہوں گی۔۔ اور
 ابان۔۔ عشمال کی طرف رخ موڑے اینم نے پوچھا۔۔ بھیسے بات نہیں
 ہوئی۔۔ اب گھر جا کر ہی تفصیلی بات ہوگی۔۔ کچھ سوچتے ہوئے عشمال نے
 کہا اور دونوں ناشتے کے لیے آگے بڑھیں۔۔ سب لڑکیاں جاچکی تھیں۔۔
 ایک بڑے سے ہال میں نیچے چٹائی پر دسترخوان بچھایا گیا تھا۔۔

دو قطاروں میں لگے لمبے دسترخوان ناشتے کے لوازمات سے بھرے ہوئے
 تھے۔ اینم اور عشمال ناشتہ ختم کیے باہر آ گئیں۔ کچھ دیر بعد سب لڑکیوں کو
 لے کر گائیڈ کچی سڑک سے ہوتے ہوئے ایک پہاڑی کی طرف چلا گیا۔۔ تو
 سٹوڈنٹس آپ لوگوں کو اس جگہ لانے کا مقصد تھا کہ آپ لوگ سہولت کے
 بغیر اس گاؤں میں تین دن گزاریں گے یہ ساتھ تازہ پانی کا چشمہ ہے اور اس
 میں مچھلیاں ہیں آج دوپہر کا کھانا آپ لوگ خود بنائیں گی۔۔ مطلب ہم اب

مچھیرے بن جائیں۔۔۔۔۔ حیرت زدہ منہ لیے آنکھوں کو مکمل کھولے آمنہ نے کہا۔۔۔ باقی سب کا بھی یہی حال تھا۔ لیکن ہم کیسے کریں گے سر۔۔ آج تک کچن میں بس کھانا کھانے گئے ہیں۔۔۔ منہ بسورتی عثمٰل نے آنکھیں پٹ پٹا کر کہا تو سب کہ قہقہے چھوٹ گئے۔۔ دیکھیں آپ سب کا یہی ٹاسک ہے۔۔ ڈنر میں آپ لوگوں کو BBQ کالج کی طرف سے دیا جائے گا۔۔۔ گروپس بنالیں اور کچھ لڑکیاں مچھلی پکڑیں گی، کچھ لوگ لکڑیاں جمع کریں گی باقی مچھلی بنائیں گی۔۔۔ گوٹ اٹ۔۔۔ اوکے سر۔۔ آمنہ اور اس کے ساتھ چار لڑکیاں مچھلی پکڑنے لگیں۔۔ بقول آمنہ کے میں مچھلیوں کو چکمہ دے سکتی ہوں۔۔۔ یشتی اور اس کی ساتھی لڑکیاں آگ جلانے کا سامان ڈھونڈنے لگیں اور کیونکہ ہماری اینیم کھانا بنانا جانتی تھی تو عثمٰل کی جان بخشی ہو گئی فلحال ان کا گروپ فری تھا جب تک کہ مچھلی اور لکڑیاں مل جائیں۔۔۔ عثمٰل اور اینیم آمنہ لوگوں کے گروپ سے، جو مچھلیاں پکڑنے میں مصروف تھا۔

تھوڑا آگے بہتے چشمے کے ساتھ بیٹھ گئیں۔۔ عشمال خوشی خوشی چشمے میں پاؤں رکھ کر ساتھ بٹھر پر بیٹھ گئی۔۔۔ اینم اگر وہ لڑکا دوبارہ۔۔ ابھی اس کے الفاظ منہ میں ہی تھے کہ وہ جھٹکا کھا کے اٹھی۔۔ اینم جو اس کے بولنے کی منتظر تھی پریشانی سے اسے دیکھا کیا ہوا۔۔ اینم وہ اشارہ کر کے سامنے کی طرف رخ کیا۔۔ تو وہی لڑکا لکڑی کا ٹٹا دکھائی دیا۔۔ نظروں کا ارتکا ز خود پر محسوس کر کے کالی آنکھوں والے نے سامنے دیکھا تو آنکھوں میں سرد مہری دوڑ گئی۔۔ تم۔۔ تم۔۔ ہمارا پیچھا کر رہے ہو۔۔ حیرت کی زیادتی لیے عشمال چلائی۔۔ کالی آنکھوں والا خاموشی سے اپنا کام کرتا دھا اور جانے لگا۔ کہ عشمال اس کی جانب لپکی۔۔ ابھی اینم اسے روکتی کہ وہ تیزی سے پاس سے گزر گئی۔۔ کان ہو تم بتاؤ مجھے۔۔ کالی آنکھوں والے نے متعجب انداز میں اس کی طرف ابرواٹھا کر دیکھا اور پھر سے اپنے راستے چلنے لگا۔۔ عشمال اس کے پیچھے جبکہ اینم عشمال کے پیچھے چلنے لگے۔۔ دیکھو لڑکی میں تم لوگوں جا

نہیں جانتا۔ بہتر ہے کہ اپنے کام سے کام رکھو۔ اور اس حلیے میں اس طرف پھرنا صحیح نہیں۔ کیا تمہیں اپنی جان پیاری نہیں۔ ایک نظر اس کے لباس کو دیکھ کر بولا اور تیز قدم لینے لگا۔ تم بتاؤ تم کون ہو۔ کدھر سے آئے ہو۔ جادو گد تو نہیں۔۔۔ عثمٰل عجیب لہجے میں بولی اور اس کا بازو پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ لیکن وہ ابھی عثمٰل کا ہاتھ اسے چھوتا وہ بدک کر پیچھے ہوا اور اونچی آواز میں دھاڑا۔ تمہیں سمجھ نہیں آئی میری بکواس۔۔۔ جاؤ ادھر سے۔۔۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔ کیا تم ایسے اجنبیوں کو روک روک کر ان کے بارے میں سوال کرتی ہو۔ اوولڑکی۔۔۔ اینم کی طرف اشارہ کیا۔ اپنی سنگی دوست کو لے کر یہاں سے جاؤ۔۔۔ اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ان کی نظروں سے او جھل ہو گیا۔ عثمٰل گنگ سی اس کے الفاظ پر غور کر رہی تھی۔۔۔ جھٹکے سے پلٹی اور جلدی جلدی اپنے کالج گروپ کی طرف بھاگتی گئی۔ اینم بھی اس کے پیچھے بھاگی۔ آنسو بے دردی

سے رگڑتے ہوئے عثمٰل بھاگ کر آگے جارہی تھی۔۔۔ اینم نے اسے پکڑنا چاہا لیکن وہ اور تیزی سے گزر کر گائیڈ کے پاس پہنچی۔۔۔ اور کہنے لگی سر میری طبیعت خراب ہے۔۔۔ کیا میں ریست ہاؤس چلی جاؤں۔۔۔ لیکن بیٹا وہ یہاں سے دس منٹ کے فاصلے پر ہے۔۔۔ فکر مندی سے دیکھتے ہوئے گائیڈ نے اینم کو پکارا۔۔۔ اینم بیٹا آپ عثمٰل کو لے کر سائیڈ پر بیٹھو اس کا چہرہ اتنا سرخ ہو رہا ہے۔۔۔ آپ لوگ کام نہیں کرو باقی کر لیں گی لیکن میں آپ کو اکیلے جانے کی اجازت نہیں دے سکتا۔۔۔ عثمٰل غصے سے پلٹ کر سائیڈ پر رکھی چیئر پر بیٹھ گئی جو کالج انتظامیہ نے اریج کروای تھیں۔ اوکے اوکے سر۔۔۔ اینم بھاگ کر عثمٰل کی طرف لپکی۔۔۔ عثمٰل کول یار دفعہ کرو اسے۔۔۔ عثمٰل ضبط کی انتہا پر تھی۔۔۔ اس قدر چھبتا ہوا لہجہ۔۔۔ اینم وہ ایسے کیسے بول گیا۔۔۔ عثمٰل تم اسے نہیں جانتیں اور وہ تمہیں نہیں جانتا۔۔۔ عثمٰل تو اجنبیوں کی باتوں پر دیہان نہیں دیتی تو آج کیوں۔۔۔ پہلی

بار دیکھنے کے بعد میں نے سوچا تھا کہ میں اس سے دوبارہ ملوں لیکن اب میں زندگی میں کبھی یہ چہرہ نہیں دیکھنا چاہتی۔۔ غصے کی شدت سے لال چہرہ لیے۔۔ وہ بولے گئی اور اینم سنے گئی۔۔

موجودہ دن

گاڑی میں بیٹھے ہوئے عثمٰل کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور اینم اس کا درد محسوس کرتی اس کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی تھی۔۔ ابان اس کے آنسو برداشت کرتا ضبط کی انتہا پر تھا۔۔ کچھ تو تھا جو مسنگ ہے۔۔۔

زوہان کی نظریں اور اب عثمٰل کا رونا۔۔ دل میں درد کی ایک ٹیس اٹھی لیکن وہ نظر انداز کر گیا فلحال کچھ بھی سوچنا بے وقوفی ہو گا۔۔

گاڑی رکتے ہی عثمٰل اندر کی طرف بھاگی۔ اینم جانے لگی کہ ابان نے اسے پکارا۔۔ حیرت زدہ سی اینم مڑی تو ابان سخت تیور لیے اسے گھور رہا

تھا۔۔۔ زوہان کو کیسے جانتے ہو تم لوگ۔۔۔ اینم کی زبان تالو ساتھ چپک گئی۔۔۔ خوف آنکھوں میں واضح ہوا۔۔۔ ابان کو فت زدہ سا اسے دیکھے گیا۔۔۔ بول بھی چکوا ب۔۔۔ کچ۔۔۔ چھ نہیں ابان۔۔۔ آپ عشمال سے پوچھیں۔۔۔ اس کا راز ہے میں نہیں بتا سکتی۔ عشمال کا سوچتے ہوئے اینم کے حواس بحال ہوئے۔۔۔ ہممم جاؤ تم۔۔۔ اینم سرپٹ اپنے گھر کی طرف بھاگی۔۔۔ اس کی سپیڈ دیکھ کر ابان زیر لب بولا۔۔۔ کملی۔۔۔ ابان داخلی دروازے سے ہال میں آیا تو چچی جان کو دیکھا۔۔۔ کیا ہوا چچی۔۔۔ بیٹا عشمال کدھر ہے۔ ہر بار آ کے خوب شور مچاتی ہے۔ سب کو اپنی شاپنگ دکھاتی ہے۔ آج کیا ہوا۔۔۔ کچھ نہیں چچی بس تھک گئی ہے آپ پریشان نہ ہوں میں دیکھتا ہوں۔۔۔ آپ جائیں پھر ابی اور چچا آ جائیں گے انہیں بھی ریسیو کرنا ہے۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے تم دیکھو اسے۔۔۔

ابان عشمال کے کمرے کی جانب بڑھا تو ادھ کھلے دروازے سے سسکیاں سنائی دیں۔۔ اندر دیکھو تو عشمال بیڈ سے ٹیک لگائے کاغذ ہاتھ میں لیے رونے میں مصروف تھی۔۔ ابان نے نوک کیا تو عشمال ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی اور کاغذ مٹھی میں دبایا۔۔ ابان چلتا ہوا اس کے سامنے رکا۔۔ دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔ جیسے عشمال اس سے چھین لی جائے گی جیسے اس کا دل چھلنی کر دیا جائے گا۔۔۔ بھئیو۔۔۔ آپ۔۔۔ سرخ ناک آنسوؤں سے تر چہرہ۔۔۔ چہرے کے اطراف چمکی ہوئی لٹیں۔۔۔ سسکیاں بھرتی ہوئی۔۔۔ عشمال۔۔۔ ابان کا دل چیر گئی۔۔۔ عیشو۔۔۔ کیا ہوا ہے پلیز ڈونٹ کرائے۔۔۔ اسے بازو سے پکڑ کر بیڈ پر بھٹایا۔۔۔ اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس لے کر اس کے سامنے کیا۔۔۔ اتنے میں عشمال کاغذ کو اپنے ٹیڈی کے نیچے چھپا چکی تھی۔۔۔ جو ابان کی زیرک نظروں سے چھپا ہوا نہیں تھا۔۔۔۔۔ لیکن خاموش رہا۔۔۔ عشمال نے پانی پکڑا چند گھونٹ پی کر واپس رکھ دیا۔۔۔ ابان

اس کے سامنے گٹھنوں کے بل فرش پر بیٹھا اب بتاؤ کیا بات پریشان کر رہی ہے تمہیں۔۔ کیا اس لڑکے زوہان سے پہلے ملی ہو کہیں اس نے تمہیں پریشان تو نہیں کیا۔۔ عثمٰل ساکت نظروں سے اسے دیکھے گئی۔۔ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ابان اتنی اچانک اس سے یہ سوال پوچھے گا۔۔ نہیں نہیں بھئیو میں نے تو نام بھی آج سنا ہے۔۔ بس سال پہلے ٹرپ پر چشمے کی سائیڈ میرا پاؤں سلپ ہونے لگا تھا تو انہوں نے ہیلپ کی تھی۔۔ بہت اچھے انسان ہیں۔۔ نظریں جھکا کر پر سکون انداز میں جواب دیا تو ابان نے اس کا جھوٹ بولنا صاف محسوس کیا۔۔ اچھا تو پھر تم کیوں رو رہی ہو۔۔ بس ایسے ہی بھئیو آنسوؤں پر اختیار تھوڑی ہے۔۔ دل ادا اس ہے میں صبح تک فریش ہو جاؤں گی۔۔ مجھے سونا ہے۔۔ پلیر۔۔ کیوٹ سی شکل بنائے ابان کو ٹالنا چاہا تو ناچاہتے ہوئے بھی ابان کھڑا ہو گیا۔۔ اوکے۔۔ اگر کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے بتاؤ گی تم۔۔ گاٹاٹ۔۔ اوکے بھئیو۔۔

ابان کے جانے کے بعد عشمال نے ٹیڈی کے نیچے سے کالی آنکھوں والے کا
 سکیچ نکالا۔۔۔ اب میں نہیں روؤں گی۔۔ تو زوہان نام ہے تمہارا۔۔ سو مسٹر
 زوہان تم نے مجھے بہت ہرٹ کیا۔۔ میرے کردار پر بات کی۔۔ میں
 تمہارے پیچھے نہیں آنا چاہتی تھی۔۔ میں بس پریشان تھی۔۔ تم نے مجھے
 ہرٹ کیا۔۔ آنسو ایک بار پھر اس نرم دل لڑکی کے گالوں کو بھگو
 گئے۔۔ آسمان بھی نیلی آنکھوں والی کے دکھ میں آنسوؤں برسانے لگا۔۔ تیز
 ہوا سے پھڑپھڑاتے پردوں کو عشمال نے سائڈ کر کے کلپ کیا۔ اور سٹڈی
 میں چلی گئی۔۔ اینم کو کال کی جسے فوراً پک کر لیا گیا۔۔ جیسے وہ انتظار میں
 تھی۔۔ ہیلو عشمال کیسی ہو۔۔ میں تمہارے پیچھے آتی کہ تمہارے دیو بھو
 نے کالے بلے کی طرح میرا راستہ کاٹ لیا۔۔ کیسی خطرناک آنکھوں سے
 گھور رہے تھے۔۔ اللہ اللہ۔۔ میں مرتے مرتے بچی۔۔ عشمال مسکرا کر سنے
 گئی۔۔ چھوڑو بھو کو۔۔ میں سٹڈی میں ہوں بالکنی کی سلائیڈ کھلی ہے آجاؤ۔۔

شاید آکسفورڈ میں اپلائے کرنے میں دن کم ہیں۔۔ آج رات ساری
انفارمیشن لینی ہے۔۔ اوکے اوکے میں آئی لیکن ر

تم ٹھیک ہونا۔۔؟ ہاں میری بلی عشمال کمزور اعصاب کی مالک نہیں
ہے۔ عشمال کو اپنے جذبات قابو میں رکھنے آتے ہیں۔۔ چاہے پھر وہ محبت ہو
یا نفرت۔۔ اینم اس کی بات سن کے ہنسی۔۔ عشمال نفرت کرنے کے لیے
نہیں بنی۔۔ عشمال تو گلاب ہے۔۔ محبت ہے۔۔ محبت کی نشانی ہے۔۔ خیر
میں ابھی آئی۔۔ پریشان نہ ہو۔۔ اوکے عشمال نے کال کٹ کی اور لیپٹاپ پر
سرچ کرنے لگی۔۔

آکسفورڈ یونیورسٹی سے پڑھنا عشمال اور اینم کا بہت بڑا خواب تھا۔ اس کی
عمارت عشمال کو بہت فیسینٹ کرتی تھی۔۔ ابھی بھی وہ سرچ کے دوران
یونیورسٹی کی تصاویر دیکھنے میں مگن تھی کہ اینم نے اس کے بازو میں چٹکی

کاٹی۔۔۔ آ۔۔۔ ڈیش عورت اللہ کرے تمہارے بچے گنجے ہوں۔۔۔ اینم
جو ہنس رہی تھی۔۔۔ اچانک رکی اور ایک تھپڑ اس کے سر پر مارتی باہر
بھاگی۔۔۔ اینم کی بچی میں آج تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔۔۔ سچ میں تمہاری اولاد
گنجی ہوگی دیکھنا تم۔۔۔ اپنے بچوں کے پیچھے ایسے بھاگو گی تم۔۔۔ ظالم عورت
۔۔۔ عشمال کی دہائیاں عروج پر تھیں اینم اسے زبان دکھا کے پیچھے منہ
موڑے بھاگ رہی تھی کہ اچانک کسی سے زوردار تسادم ہوا اور سر پکڑ کر
نیچے بیٹھ گئی۔۔۔ اللہ میرا سریہ لو ہے کی دیوار تم نے کب بنوائی عشمال میرا سر
گیا۔۔۔ اینم سر پکڑے اپنا دکھڑا رونے میں مصروف تھی۔۔۔ کہ عشمال کے
کچھ نہ بولنے پر پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ اور آگے دیکھتے ہی اینم کے
اوسان خطا ہوئے۔۔۔ اللہ دیو سے آج بچا لیں قسم لے لیں میں آج کے بعد
عشمال کو نہیں ماروں گی۔۔۔ وہی فیورٹ ہے نہ آپ کی میں تو کسی خاٹے میں
نہیں۔۔۔ دل ہی دل میں اللہ سے مخاطب اینم نے چور نظریں اٹھا کر دیکھا تو

دیو صاحب ابھی تک اسے غصے سے دیکھ رہے تھے۔ تمہارا دماغ خراب ہے لڑکی۔ اینم اینم نام ہے میرا۔ اور میرا دماغ نہیں خراب آپ نے مجھے گرایا اب اٹھا بھی نہیں رہے۔ How zalim ہو نہہ۔ اپنا دوپٹا سنبھالتی ہوئی اینم سنبھل کر کھڑی ہوئی۔ تو چلتی زبان کو بریک لگی۔ پیچھے عشمال کے ساتھ ابان کی اموجان اور چچی جان کھڑیں مسکراہٹ دبا رہی تھیں۔ ارے ارے آج تو میں کرین منگوانے لگی تھی۔ ہماری اینم میڈم گر کے اٹھ ہی نہیں رہی تھیں۔ عشمال کی چہکتی آواز سن کر ابان کا غصہ ہوا تو اینم کی سائیڈ سے ہوتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ لال ٹماٹر بنی اینم کو چچی جان نے پاس بلا کر پیار کیا۔ کوئی نہیں بچے ہو جاتا ہے۔ تم ٹھیک ہو۔ جی میں ٹھیک ہوں۔ چلو تم لوگ بیٹھو۔ میں کھانا بھجواتی ہوں ابان بتا رہا تھا دونوں نے نہیں کھایا۔ اموجان ہم کمرے میں جا رہے ہیں وہیں بھجوادیں۔ عشمال اور اینم ابھی جانے لگے کہ ہال کے داخلی دروازے سے

ابی اور بڑے ابی جان نظر ائے اور عثمٰل اچھلتی ہوئی بھاگ کر اپنے ابی کے گلے لگی۔۔۔ ابی جان آپ جانتے ہیں میں نے آپ کو کتنا مس کیا۔۔۔ میرے بچے کو میں نے بھی بہت مس کیا۔۔۔ اس کے ماتھے کا بوسہ لیتے انور صاحب اندر داخل ہوئے۔۔۔ بڑے ابی سے ملنے کے بعد عثمٰل اپنے ابی کے ساتھ لاؤنج میں ہی بیٹھ گئی اور اینم بھی عثمٰل کے ساتھ۔۔۔ عثمٰل نے ابی کے کان میں کہا۔۔۔ آپ کو پتا ہے میں اور اینم آکسفارڈ پر سرچ کریں گے آج۔۔۔ آپ کو اپنا پراسس یاد ہے نا۔۔۔ جی جی بیٹا جانی ہمیں یاد ہے اور ہم نے آپ دونوں کا ایڈمیشن کروا دیا تھا۔۔۔ نیکسٹ منتھ کی پندرہ کو آپ کی فلائیٹ ہے تیاری کر لیں۔۔۔ اینم اور عثمٰل کا حال ایسا تھا جیسے ابھی بے ہوش ہو جائیں گی۔۔۔ انور صاحب ان کاری ایکشن دیکھ کر ہنس دیے۔۔۔ نفیس اور سوبر سے انور صاحب کی جان عثمٰل میں بستی ہے۔۔۔ اور اسی کی ضد پر دو سال پہلے انہوں نے عثمٰل کو وعدہ دیا تھا۔۔۔ انہیں تو کوئی مسئلہ نہیں لیکن اپنی

زوجہ کو سنبھالنا اب ایک مشکل مرحلہ تھا۔۔ جنہوں نے عشمال کے دور جانے سے اپنی جاں ہلکان کرنی تھی۔۔ ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے وہ عشمال اور اینم کی طرف متوجہ ہوئے جو ابھی تک شاک کی کیفیت میں گھری تھیں۔۔ انور صاحب نے عشمال کو کندھے سے ہلایا۔۔ بیٹا جانی اگر آپ ایسے شاک میں گئیں تو آکسفارڈ کیسے جائیں گی۔۔۔ مسکرا کر کہا تو عشمال ہوش میں آئی۔۔ ابی جان آپ سوچ بھی نہیں سکتے کہ میں کتنا خوش ہوں۔۔ کتنا کولمبا کھینچ کر ایکساٹڈ سی عشمال ابی کے گلے لگی اور اینم کے کندھے پر دھموکا جڑا رے بلی اب ابھی جاؤ اپنے شاک سے باہر۔۔۔ انور صاحب اٹھ کر فریش ہونے چلے گئے تو اینم عشمال کے کان میں۔۔ گھسی۔۔ یار میں خوش تو ہوں لیکن ابان کیا تمہیں جانے دیں گے۔۔ اور امو جان؟؟ ابی سب کو سنبھال لیں گے بس تم چپ کر کے تیاری شروع کرو۔۔

پندرہ دن بعد۔۔

گزشتہ پندرہ دنوں میں عشمال نے زوہان کو تقریباً بھلا دیا تھا۔۔ اور اپنی تیاریوں میں گم تھی۔۔ دونوں مل کر خوب شاپنگ کر رہی تھیں جیسے پندرہ دن بعد ان کی شادی ہے۔۔ البتہ گھر والوں میں سے کسی کو خبر نہیں تھی۔۔ اینم کے پیرینٹس کو معلوم تھا کیونکہ ان سے پوچھ کر ہی انور صاحب نے اینم کا داخلہ کروایا تھا۔۔

انتظار، ڈھیر ساری مستی، شاپنگ میں اینم اور عشمال نے بقیہ دن گزارے۔۔ کل رات کی ان کی فلائٹ تھی۔۔ موسم آج ابر آلود تھا۔۔ عشمال اور اینم عشمال کے گھر کے لان میں بیٹھیں پکوڑے کھاتے ہوئے موسم انجوائے کر رہی تھیں کہ اینم بولی۔۔ عشمال تم گھر میں کب بتاؤ گی یار۔۔ کل رات فلائٹ ہے۔۔ آہستہ بولو بلی۔۔ بس آج ابی۔۔۔ ابھی وہ بات مکمل

کرتی کہ ابان کی حیرت زدہ آواز پر پلٹیں۔۔۔ کدھر جا رہی ہو تم۔۔۔ کون سی فلائٹ۔۔۔ عثمٰل جھٹکے سے کھڑی ہوئی۔۔۔ ماتھے پر ننھا سا پسینہ نمودار ہوا۔۔۔ بھئی۔۔۔ یو۔۔۔ الفاظ اٹک اٹک کر ادا ہوئے۔۔۔ یہ سب اتنا بھی آسان نہیں تھا جتنا اس نے سوچا تھا۔۔۔ اینم اور عثمٰل کل رات کی فلائٹ سے انگلینڈ جا رہی ہیں آکسفارڈ میں ان دونوں کا داخلہ میں نے کروایا ہے۔۔۔ انور صاحب کی آواز کانوں میں گونجی تو ابان کو لگاساتوں آسمان اس کے سر پر آ گرے۔۔۔ ہیزل گرے آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی۔۔۔ ضبط سے مٹھیاں بھیج گئیں۔۔۔ لان کی طرف بڑھتی ہوئی اقصی بیگم کا ہاتھ دل پر پڑا۔۔۔ آپ اتنا بڑا فیصلہ ہمیں بغیر بتائے کیسے کر سکتے ہیں چچا جان۔۔۔ اپنے لہجے کی تلخی کو قابو کرتے ہوئے ابان نے پوچھا۔۔۔ کہ اتنے میں ملازمہ دوڑی دوڑی آئی۔۔۔ اینم بی بی آپ کو اپنی موم بلارہی ہیں گھر میں کوئی مہمان آئے ہیں۔۔۔ خیال رکھنا۔۔۔ پینک نہ ہونا۔۔۔ عثمٰل کے کان میں کہتی اینم جلدی

سے گیٹ کی طرف بھاگی۔۔ یہ میری بیٹی کا فیصلہ تھا بر خور دار۔۔۔ انور صاحب کہتے ہوئے اقصی بیگم کے کندھے پر ہاتھ رکھے اندر جانے لگے۔۔ کیونکہ موسم کے تیور خطرناک تھے۔۔ ابان مسلسل اپنی سرخ پڑتی آنکھوں سے عثمٰل کو دیکھے جا رہا تھا۔۔ ایک ایک کر کے سب جاتے رہے۔۔ عثمٰل اور ابان اکیلے رہ گئے۔۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی عثمٰل آنسو روکے ابان کی طرف جانے لگی۔۔ ابان یک ٹک عثمٰل کو دیکھے جا رہا تھا۔۔ عثمٰل نے نظر اٹھا کر دیکھا تو۔۔ ابان کی آنکھوں میں کیا نہیں تھا۔۔ دکھ، تکلیف، محبت، شکوہ۔۔۔ بھیسو۔۔ سو۔۔ ری۔۔۔ اٹک اٹک کر بولتی عثمٰل کی سسکی نکلی تو ابان اٹے قدم لینے لگا۔۔ بارش کا ٹپکا ابان کے چہرے پر گرا اور اس کی آنکھ سے نکلنے والے آنسو کے ساتھ زمین بوس ہوا۔۔ تم نے مجھے اتنا غیر کر دیا عیشو۔۔ اتنا غیر کہ ایک دن پہلے مجھے اتنی بڑی خبر مل رہی ہے۔۔ کیوں عثمٰل خان کیوں۔۔ ایک دم ابان

دھاڑا۔۔ تو عشمال اچھل کر پڑی۔۔ بھو میرا خواب ہے۔۔۔ عشمال کہتی
 ہوئی اندر کی طرف بھاگی۔۔ اور کمرے میں جا کر خود کو بند کر لیا۔۔ ابان
 ابھی تک لان میں کھڑا بارش میں بھیگ رہا تھا۔۔ آنسو قطار در قطار اس کی
 آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔۔ اینم اپنی بالکنی سے ابان کو دیکھتی اس کے غم
 میں شریک بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔ عشمال اپنے کمرے میں بیٹھے آنسو
 بہا رہی تھی۔۔ یہ کیسی بارش تھی جو تینوں کو غم دے گئی تھی۔۔؟ تین لوگ
 ایک تکون۔۔۔ ابان عشمال کے لیے۔۔ اینم ابان کے لیے اور
 عشمال۔۔۔؟ بارش سنگ اپنے دل کا غبار نکال رہے تھے۔

رات نے اپنے پر پھیلانے۔ بارش کا زور ٹوٹا تو چاند نے اپنا مکھڑا
 دکھایا۔۔ ابان اپنے کمرے میں بے سود سا ٹھنڈے فرش پر لیٹا تھا۔۔ کوئی
 دیکھے تو حیرت کے مارے صدمے میں چلا جائے۔ اتنے مضبوط اعصاب کا

مالک کسی کو خاطر میں نہ لانے والا، بڑی سے بڑی مشکل کو منٹوں میں حل کر دینے والا، بزنس کی دنیا میں کم عمر میں نام بنانے والا ابان خان فرش پر گم سم سالیٹا تھا۔ کیوں عثمٰل کیوں تمہارے لیے اتنا غیر ضروری ہوں میں۔۔ کیوں تمہیں میری آنکھوں میں لکھی تحریر نظر نہیں آتی۔۔ اللہ جی پلیز اپنے بندے پر رحم کریں۔۔ عثمٰل کو میرا کر دیں۔۔ بولتے ہوئے اس کی آنکھ سے کئی آنسو نکل کر داڑھی میں جذب ہوئے۔۔ دروازہ نوک ہونے پر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔ بس ایک دن رہ گیا پھر وہ میری آنکھوں سے دور ہو جائے گی۔۔ ایسے اچانک کیوں ہوا ایسے۔۔ بھیو دروازہ کھولیں پلیز ز بھیو۔۔ عثمٰل کی آواز پر ابان کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا۔۔ اور جلدی سے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر دروازہ کھولا۔۔ بھیو پلیز۔۔ عثمٰل ابھی کچھ کہتی کہ اس کی آنکھوں کا حال دیکھ کر خاموش ہوئی۔۔ ہیزل گرے آنکھیں سوجی ہوئی اس کے رونے کی چغلی کھا رہی تھیں۔۔ آپ روئے ہیں۔۔ سنجیدگی

سے ابان کے دل کی ملکہ نے پوچھا۔ تو ابان ہولے سے مسکرایا ہم۔۔ تھوڑا
تھوڑا۔۔ انگوٹھے اور انگلی سے اشارہ کر کے بتایا جیسے عشمال بتایا کرتی
تھی۔۔ یہ حرکت دیکھ کر عشمال کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔ اب کیا
اندر بھی نہیں آنے دیں گے۔۔ آؤ آؤ۔۔ راستہ چھوڑا تو عشمال ابان کے روم
میں رکھے کاؤچ پر بیٹھی۔۔ اور ابان اپنی عادت کے مطابق عشمال کے
سامنے گٹھنوں کے بل فرش پر بیٹھ گیا۔۔ بھو میری بات سنیں پلیز مجھ سے
ناراض نہ ہوں بس دو سال کی بات ہے پلیز۔۔۔ بس دو سال
عشمال۔۔۔ تمہارے لیے دو ہیں۔۔ میں دو لمحے بھی نہیں رہنا چاہتا
بغیر جس کے اک پل بھی گزارا نہیں ہوتا
ستم تو دیکھو بس اک وہی شخص ہمارا نہیں ہوتا

-- ارے آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میں نے اپنے پیانگھر نہیں
جانا۔۔ اپنی چھوٹی انگلی منہ میں دبائے شرماتے کی ناکام ایکٹنگ کرتے ہوئے
ابان خان کے دل کی دھڑکن روک گئی۔۔ وہ ساکت نظروں سے اس ظالم
لڑکی کو دیکھے گیا۔۔ جو بڑے آرام سے اس کا دل چھلنی کر رہی تھی۔۔ ابان
کچھ نہ بولا تو عثمٰل نے ہنستے ہوئے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا بھیور یلیکس
کہیں نہیں جا رہی میں۔۔ ابھی تو آکسفورڈ جانا ہے۔۔ جانے دیں نہ
پلیز۔۔ ابان نے اپنے دل کو بمشکل قابو کیا اور بولا۔۔ عثمٰل اب میں جو
بولنے جا رہا ہوں غور سے سننا۔۔ اوکے۔۔ اس کے خوبصورت چہرے کی
طرف ابان نے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ عثمٰل نے سوالیہ نظروں سے
دیکھا۔۔ جی۔۔ عثمٰل میں جانتا ہوں کہ یہ موقع اس بات کو کرنے کے لیے
بالکل درست نہیں ہے لیکن میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔۔ بڑے بڑے
سورماؤں کو اپنی آنکھوں کے سرد تاثر سے خاموش کروانے والا ابان خان آج

اس چھوٹی سی نیلی آنکھوں والی لڑکی کے سامنے تمہید باندھ رہا تھا۔۔۔ بھو
 کھل کر بولیں۔۔۔ عثمٰل میں تم سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اس کے دونوں
 ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھ میں لیے لمبی سانس کھینچتے ایک ہی بار بات مکمل کر کے
 ابان نے عثمٰل کی طرف دیکھا۔۔۔ عثمٰل کو سمجھنے میں چند سیکنڈز لگے
 ۔۔۔ اس کے چہرے پر پہلے نا سمجھی اور پھر شاک بھرے تاثرات
 ابھرے۔۔۔ تو ایک جھٹکے سے ابان کے ہاتھوں سے اپنے ہاتھ نکالے کھڑی
 ہوئی۔۔۔ ابان اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھے گیا۔۔۔ کہ چند سیکنڈ پہلے ان میں ساری
 دنیا تھی اور اب ویران۔۔۔ کھنڈر۔۔۔ بنجر۔۔۔ منہ پر ہاتھ رکھے عثمٰل ابان
 کے جھکے سر کو دیکھے گئی اور پلٹ کر جانے لگی۔۔۔ کہ ابان نے ہاتھ پکڑا۔۔۔ کسی
 اچھوت کی طرح عثمٰل نے اپنا ہاتھ کھینچا۔۔۔ آپ ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں
 ابان خان۔۔۔ ہمت کیسے ہوئی۔۔۔ غصے کی شدت سے لال بھوکا چہرے
 لیے عثمٰل دھاڑی۔۔۔ بھائی سمجھا ہی نہیں مانا ہے میں نے آپ کو آپ ایسا کیسے

سوچ سکتے ہیں میرے بارے میں۔ مدھم آواز میں درد لیے عثمٰل اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی۔۔ عثمٰل میں تم سے محبت کرتا ہوں۔۔ جب سے تم چھوٹی سی میری گود میں آئی تھیں۔۔ غلط نہ سمجھو۔۔ خدا را۔۔ محبت مائی فٹ بھيو۔۔ سوچ بھی کیسے لیا۔۔ بلیک پینٹ وائٹ شرٹ پہنے ابان خان اپنی شاندار پر سینیلٹی کے ساتھ عثمٰل خان کے دل کی گراہ کھولنے میں ناکام رہا۔۔ قسمت اس پر مہرباں کب رہی تھی۔۔ آنکھوں میں کرب لیے وہ عثمٰل کی آنکھوں میں اپنے لیے ناگواری دیکھے گیا۔۔ عثمٰل۔۔ بغیر آواز لب ہلے۔۔ عثمٰل آنکھوں میں عجیب سی ناگواری لیے کھڑی رہی۔۔ نا جانے کب تک وہ ایسے کھڑے رہتے کہ عثمٰل کی آواز نے ارتکاز توڑا۔۔ آپ نے مجھ سے میرے بھيو چھین لیے ابان خان۔۔ آج سے میرا اور آپکا ہر تعلق ختم۔۔ بے دردی سے کہتی ہوئی۔۔ ابان خان کا دل روکے عثمٰل اس کے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔ پیچھے لٹا پٹا سا ابان زمین پر بیٹھتا چلا

پر رو دے۔۔ ماں بچپن سے میں نے اسے چاہا۔۔ وہ کیوں جا رہی ہے روک
 لیں اسے آپ کو خدا کا واسطہ۔۔ صفیہ بیگم کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ کے بولتا
 اب ان کا دل ساکت کر گیا۔۔ میں نے۔۔ اسے۔۔ کہا۔۔ نکاح کر لے۔۔ وہ
 چلی گئی ماں۔۔ چلی گئی۔۔ کہتے ساتھ نیچے فرش پر سیدھا لیٹ گیا۔۔ صفیہ بیگم
 اس کے سر کو اپنی گود میں رکھ گئیں۔۔ میرے دل کا سکون۔۔ وہ مان جائے
 گی ہم۔۔ منائیں گے اسے مل کر۔۔ اس کے خوب رو چہرے سے آنسو صاف
 کرتیں وہ اسے بہلانے لگیں۔۔ ماں مجھے سونا ہے پلیز مجھے سلا
 دیں۔۔ میرے دل۔۔۔۔ میں درد۔۔ ہو رہا ہے۔۔ اٹک اٹک کر بولتا پلکوں
 کی چادر گرا گیا۔۔ صفیہ بیگم روتی ہوئیں اس پر درد کا ورد کرنے
 لگیں۔۔ چاند بھی سو گوار سا بادلوں کی اوٹ میں منہ چھپا گیا جیسے اب ان کا دکھ
 ناقابل برداشت ہو۔۔ عشمال کے کمرے میں آئیں تو اس کا حال بھی کچھ
 مختلف نہ تھا۔۔ کیوں بھو آپ نے مجھ سے میرا بھائی کیوں چھینا۔۔ اینم بھی

مجھے غلط سمجھے گی۔۔ میرے دل میں کسی کی کوئی جگہ نہیں ہے بھئیو۔۔ آپ نے کیوں کیا ایسا۔۔ اب میں کیسے اینم سے نظریں ملاؤں گی میں کیسے آپ کے سامنے آؤں گی۔۔۔ خود سے باتیں کرتے کرتے ناجانے کب آنکھ لگی

صبح روشن ہوئی تو مطلع صاف تھا۔۔ جیسے سارے دکھ ساتھ بہا لے گیا ہو کیا واقعی؟؟

پرندوں کی چچھانے کی آواز سے عیشمال کی آنکھ کھلی سر درد کی شدت سے پھٹ رہا تھا۔ فرش پر لیٹے رہنے کی وجہ سے کمر ٹوٹتی محسوس ہوئی۔۔ بمشکل اٹھتے اپنے دکھتے سر کو سنبھالتے ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ہوئی تو دھک سے رہ گئی۔۔ آنکھوں کے پوٹے سو جے ہوئے۔۔ سرخ ڈورے۔۔ رونے کے سبب چہرہ پر بھی ہلکی ہلکی سوزش۔۔ جلدی سے ڈریسنگ روم سے سادہ سی

تیج شلوار قمیض پہنے فریش ہونے لگی۔۔ نیم گرم پانی سے ہاتھ لے کر باہر نکلی تو قدرے بہتر تھی۔۔ پندرہ منٹ میں میرے سامنے نظر آو۔۔۔ اینم کو میسج کر کے باہر نکلی۔۔ ہال میں آئی تو ناراض ناراض سی اموجان کو پکارا جو کچن میں جارہی تھیں خفگی سے پلٹیں۔۔ عشمال ابی کے پاس جاؤ ناشتہ لے کر آئی میں۔۔ خاموش سی عشمال ڈائینگ ٹیبل کی طرف بڑھی۔۔ سلام کر کے کرسی کھینچ کر ابی کے ساتھ بیٹھ گئی۔۔ موسم کیسا ہے ابی جان۔۔ ابرآلود ہی ہے لیکن فلائٹ تک سیٹ ہو جائے گا ڈونٹ وری۔۔ ہم مطلب منانے میں کامیاب ہو گئے آپ۔۔ مسکاتی سی آواز میں عشمال نے اپنے ابی کے کندھے پر سر رکھا۔۔ میرا بیٹا اداس کیوں ہے۔۔ اتنا دور جارہی ہوں نا پہلی بار ایکساٹڈ بھی ہوں اور نروس بھی۔۔ اللہ کرم کریں گے بیٹا سب اچھا ہو گا۔۔ آپ کا خواب ہے اپنے خوابوں کی تکمیل ہر حال میں کرو ورنہ یہی ادھورے خواب ٹوٹ کر چیاں بن جائیں تو تکلیف دیں گے۔ ہوں؟

--جی ابی جان میں فوکس کروں گی-- گڈ میرا بچہ-- اتنے میں اینم ڈائینگ
 ٹیبل تک آئی اور سلام کیا-- وعلیکم السلام بچے آؤناشتہ کرو-- نہیں شکریہ
 انکل میں کر آئی ہوں-- اینم تم کمرے میں چلو میں پانچ منٹ میں آئی
 عثمٰل کی سنجیدہ سی آواز پر اینم سر ہلا کر اوپر کی جانب چلی گئی-- ابھی اینم کو
 گئے کچھ دیر ہوئی تھی کہ ابان عثمٰل کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر
 آیا-- اجرے بال، سرخ ویران آنکھیں، سلوٹ زدہ کپڑے نڈھال سا ابان
 --یہ وہ ابان تو نہیں تھا جسے اینم کل چھوڑ کر گئی تھی-- تم ادھر کیا کر رہی
 ہو-- غصے سے اس کی کلائی دبوچ کر ابان نے پوچھا-- تو اینم کی آنکھیں نم
 ہوئیں چھوڑیں مجھے-- عثمٰل نے بھیجا ہے-- عثمٰل کا نام سن کر ابان کے
 ماتھے کے بل کم ہوئے-- اینم-- اینم-- دھیمی آواز میں اس کے ہاتھ نرمی
 سے پکڑ کر اسے پکارا تو اینم دل و جاں سے متوجہ ہوئی-- ج-- جی-- اٹک

کر الفاظ ادا ہوئے۔۔ تم عشمال سے کہو نہ مجھ سے نکاح کر کے
 جائے۔۔ خدارا اسے کہو میں پر سکون رہوں گا۔۔ میں بہت تکلیف میں
 ہوں۔۔۔ اینم پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے آنکھیں پھیلا کر حیرت زدہ سی
 اینم اسے دیکھے گئی۔۔ پلکوں کی باڑ توڑ کر آنسو اس دشمنِ جان کے ہاتھ پر
 گرے۔۔۔ آپ خود کہیں۔۔ سرخ آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا لیکن وہ تو
 متوجہ ہی نہیں تھا۔۔ وہ بے خود سی اس انسان کو دیکھے گئی۔ جسے بچپن سے
 اس نے چاہا۔ آج وہ اس سے کیا مانگ رہا تھا۔۔ کاش ابان آپ نے مجھ سے
 میری جان مانگ لی ہوتی۔۔ لیکن میں۔۔ تم کر سکتی ہو اینم۔۔ اینم کی بات
 کاٹ کر ابان نے کہا۔۔ فلحال ابان کو اینم کے آنسو اس کا درد بھرا لہجہ کچھ
 دکھائی نہی دیا یاد تھا تو بس اتنا کہ آج رات وہ چلی جائے گی۔۔ تم اسے کہو مجھ
 سے نکاح کر لے میں نہیں رہ سکتا عشمال کے بغیر۔۔ ابان کی آنکھوں سے
 چند باغی آنسو نکل کر گال پر بہہ گئے اور اینم نے تڑپ کر اسے پکارا ابان آپ

ریلیکس رہیں۔ آپ عشمال سے بات کریں۔۔ ابان کی تکلیف کے آگے جیسے اینم کی اپنی تکلیف کچھ تھی ہی نہیں۔۔ میں نے کی ہے بات وہ مجھ سے نفرت کرے گی صاف انکار کر دیا ہے اس نے۔۔ اینم کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ یہ کیسا روگ دے رہا تھا ابان اسے۔ اینم پلیز۔۔ ابان نے اس کے دونوں بازو پکڑے۔۔ ابان میں اس سے بات کروں گی آپ پلیز خود کو ٹھیک رکھیں آپ فریش ہو کر آئیں پھر بات کرتے ہیں۔۔ ابان اس کی سن کر کمرے سے لڑکھڑاتے قدموں سے نکل گیا۔ اینم نم آنکھوں سے اسے جاتے ہوئے دیکھے گئی۔۔۔ عشمال جب کمرے میں آئی تو اینم کو بالکنی کی سائیڈ پایا۔ اینم سامان سارا پیک ہے ایک بارچیک کر لیتے ہیں۔ اینم تم سن رہی ہو۔۔۔ کندھے سے پکڑ کر ہلایا۔ تو اینم کا آنسوؤں سے تر چہرہ سامنے آیا۔ کیا ہوا تمہیں۔۔ ایک دم سے عشمال پریشان ہو گئی۔۔ ابان سے نکاح کر لو پلیز۔۔ عشمال کے ہاتھ پکڑ کر اینم نے رو کر کہا تو عشمال ساکت

نظروں سے اسے دیکھے گئی۔۔۔ اینم۔۔۔ تم۔ ہوش میں تو ہو۔؟ محبت کرتی ہو
 تم بھیو سے یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔ غصہ سے دھاڑی۔۔۔ تو اینم اچھل کے
 پیچھے ہوئی۔۔۔ عشمال اسے وہیں چھوڑے کمرے میں آ کے بیڈ پر
 بیٹھی۔۔۔ تم۔ اینم تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو کیا ہو گیا ہے۔۔۔ ایک منٹ ایک
 منٹ تم سے بھیو نے کہا ہے؟؟؟ اینم نے روتے ہوئے سرہاں میں
 ہلایا۔۔۔ عشمال وہ تکلیف میں ہیں میں نہیں دیکھ سکتی انہیں ایسے
 پلیز۔۔۔ عشمال۔۔۔ اینم تمہارا دماغ خراب ہے۔۔۔ عشمال کو اپنے ارد گرد
 بھانپھڑ سے جلتے محسوس ہوئے یہ اچانک کیا ہو گیا تھا۔۔۔ اینم میری بات کان
 کھول کر سن لو۔۔۔ پہلی بات کہ تم بھیو سے محبت کرتی ہو۔ میں ان سے نکاح
 کا سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ اور اگر تمہیں محبت نہ بھی ہوتی تب بھی میں ان
 سے نکاح نہ کرتی وہ میرے بھائی ہیں۔ میں نے بچپن سے اب تک بھائی سمجھا
 وہ ایسے کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔ تم تو مجھے سمجھو یا۔۔۔ عشمال اتنا

کہہ کر پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔۔۔ اینم بھی روتی رہی۔۔۔ دل ہلکا ہوا تو
 عثمٰل نے اپنا چہرہ صاف کیا اور اٹھ کر اینم کے پاس آئی جو ابھی تک ایک ہی
 جگہ کھڑی روئے جا رہی تھی۔۔۔ اینم ہم دوبارہ اس ٹاپک پر بات نہیں کریں
 گے۔۔۔ آج رات ہم لوگ انگلینڈ جا رہے ہیں۔۔۔ بھیکو کو میں سمجھاؤں گی وہ
 سمجھ جائیں گے۔۔۔ تم گھر جاؤ شام میں ملتے ہیں۔۔۔ گم سم سی اینم سر ہلا کر
 کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔ تو عثمٰل اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ یا اللہ یہ سب
 میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟ پلیز میری مدد کریں۔۔۔
 ایئر پورٹ کے لیے ایک گھنٹے تک نکلیں گے عثمٰل سب ریڈی ہے نا۔۔۔ اور
 یہ ابان کدھر ہے بھئی نظر ہی نہیں آ رہا تم لوگوں کو چھوڑنے بھی جانا
 ہے۔۔۔ جی بابا سب ریڈی ہے اور بھیکو پتا نہیں کدھر ہیں۔۔۔

عشمال اقصی بیگم کی گود میں سر رکھے بیٹھی تھی۔۔ اینم بھی بلیک کرتا شلوار
 میں سادہ سی تیار ہوئی ہال میں داخل ہوئی۔۔ شمال نے بھی بلیک کرتا شلوار
 پہنا ہوا تھا۔۔ کہ ابان سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا۔۔ ارے ابان آؤ۔۔ گھنٹے تک
 بچیوں کو چھوڑنے جانا ہے انور صاحب محبت سے بولے تو ابان سنجیدہ سا اترتا
 ہوا ان کے سامنے کھڑا ہوا۔۔ چچا جان آج تک آپ نے میری ہر بات مانی
 ہے۔۔ آج اگر میں آپ سے کچھ مانگوں تو کیا آپ دیں گے۔۔ شمال ابان
 کی بات سن کر جھٹکے سے کھڑی ہوئی تو پریشان سی اقصی بیگم اور صفیہ بیگم نے
 انور صاحب کی طرف دیکھا جو دھیمی سے مسکراہٹ سے ابان کو دیکھ رہے
 تھے۔۔ شمال اور اینم کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔۔ ہم بولو ابان۔۔ کیا
 مانگو گے۔۔ مجھے شمال چاہیے۔۔ ابان کی سنجیدہ آواز پر سب اپنی اپنی جگہ
 منجمد ہو گئے۔۔ گویا پتھر کی سل ہوں۔۔ ابان تم جانتے بھی ہو کیا بول رہے
 ہو۔۔ شمال آنکھوں میں تپش لیے ابان کو گھورے گئی جبکہ اینم نے بمشکل

اپنے آنسو ضبط کیے۔۔ جی چچا جان میں عشمال سے نکاح کرنا چاہتا
 ہوں۔۔ آپ مجھے زبان دیں تو عشمال کی واپسی پر ہم شادی کر لیں
 گے۔۔ ارے واہ تم تو ساری تیاریاں کر کے بیٹھے ہو۔۔ ایک کام کیوں نہیں
 کیا نکاح کر کے بتا دیتے۔۔ ٹھنڈے انداز میں انور صاحب نے ابان کو
 کہا۔۔ چچا جان پلیر آپ سمجھیں

۔ میں کیا سمجھوں ابان یہ کوئی وقت ہے ایسی باتوں کا اور تمہیں میں ایسا لگتا
 ہوں جو عشمال کی مرضی جانے بغیر اسے تمہیں سونپ دوں گا۔۔ اقصی
 بیگم۔۔ کے دل میں ہول اٹھ رہے تھے۔۔ آخر کون سا راز تھا جس نے اقصی
 بیگم کو پریشان کر دیا تھا۔۔ انہوں نے آنکھوں آنکھوں میں انور صاحب کو
 معاملہ سنبھالنے کو بولا تو انور صاحب نے انہیں تسلی دی۔۔ ابان عشمال اپنی
 پڑھائی مکمل کرنے جا رہی ہے

- میری بیٹی جب چاہے گی جدھر چاہے گی ہم اسکی شادی کروائیں گے فلحال
تم ابھی اس خیال کو ذہن سے نکال دو۔۔ چٹختی آواز میں ابان کو بہت کچھ باور
کرواتے انور صاحب عشمال کو لیے لان میں چلے گئے تو ابان شکستہ حال اپنے
کمرے کی طرف بڑھا۔۔ خود پر قابو پاتے اینم ابان کے پیچھے بھاگی۔۔
دروازہ نوک کرنے پر کوئی جواب نہ ملا تو اپنے بھاری قدم اٹھاتی اینم اندر
داخل ہوئی۔۔ کیا لینے آئی ہو ادھر۔۔ ابان کا پتھر یلا لہجہ سنتے اینم کا دل
ڈوبا۔۔ کیا یہ وہی شخص ہے جو کچھ گھنٹے پہلے اس سے منت کر رہا تھا۔۔
ہمت کرتے ہوئے اینم نے بولنا شروع کیا۔۔ میں آپ کو اپنا آئیڈیل سمجھتی
تھی ابان۔۔ بلکہ سمجھتی ہوں۔۔ ہر کام میں پرفیکٹ ہمیشہ مجھے اور عشمال کو
سنجھالتے۔۔ جب ہم روتے ہمیں چپ کرواتے۔۔ ہمارے ساتھ
کھیلتے۔۔ اور ہمیں جو ڈوسکھایا۔۔ کہہ کر مدھم سا ہنسی۔۔ تاکہ آپ کی غیر

موجودگی میں اپنی حفاظت خود کریں۔۔ یاد ہے بچپن میں آپ کہا کرتے تھے۔۔ اینم تم سمجھدار ہو عثمٰل ضدی ہے۔ اسے سمجھایا کرو اتنی ضد اچھی نہیں ہوتی۔۔ مجھ سے عثمٰل کو انکار نہیں ہوتا اور اس کا ہر جائز ناجائز کام میں کر دیتا ہوں۔۔ تم اسے سمجھایا کرو۔۔ ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ لیے آنکھوں میں آنسو بھاری ہوتے سر کے ساتھ اینم اپنا خوبصورت بچپن یاد کر رہی تھی جس میں ابان اس کے ساتھ ہوتا تھا۔۔ پھر ہم بڑے ہو گئے اور وہ رات ہمارے درمیان آئی جو آپ کو مجھ سے دور لے گئی۔۔ اتنا کہہ کر اینم رونے لگی۔۔

اب میں سوچتی ہوں اگر اس رات آپ کے سامنے اپنی محبت کا اقرار نہ کیا ہوتا تو میں آپ کو کھونہ دیتی اس کی بات سنتا ابان ساکت ہوا۔۔

کافی دیر گزر گئی ابان تب بھی کچھ نہ بولا تو اینم پھر سے بولنے لگی۔۔۔ ابان آپ نے اپنی طرف سے ہر کوشش کی ہے عشمال سے بات کی چچا جان سے بات کی تو اب اللہ پر بھروسہ رکھیں آپ۔۔۔ میرا یہ ماننا ہے کہ محبت آپ کے لیے آپ کے وقار سے زیادہ نہیں ہونی چاہیے۔۔۔ اگر آپ اپنے وقار سے نیچے جاؤ گے تو محبت کی نظروں سے بھی گرو گے اور خود کی نظروں سے بھی۔۔۔ اور اپنی نظر میں اپنا وقار کھودینا انسان کا سب سے بڑا خسارہ ہے۔۔۔ لمبی گیلی سانس کھینچتے اینم نے کہا۔۔۔ میں دعا کروں گی آپ کو آپ کی محبت مل جائے۔۔۔ ابان کو اپنے الفاظ سے منجمد کرتی اینم بھاگتی ہوئی اس کے کمرے سے نکل گئی۔۔۔ اتنا طرف۔۔۔ اینم سیدھا اپنے گھر گئی اور اپنے موم ڈیڈ سے مل کر عشمال کے پورچ میں کھڑی گاڑی کے پاس رک گئی۔۔۔ اب تک وہ خود کو کمپوز کر چکی تھی کہ عشمال اپنے پیرینٹس کے ساتھ باہر نکلتی دکھائی دی۔۔۔ نہیں امو جان آپ گھر رہیں ابی ہمیں چھوڑ آئیں گے۔۔۔ انور صاحب

اپنی چہیتی کو بولیں زیادہ سر نہ چڑھے ابھی میں ناراض ہوں۔۔ بیگم ہماری بیٹی
 ٹھیک کہہ رہی ہے آپ کی طبیعت ناساز ہے۔ خفگی بھری نظروں سے
 دونوں کو گھورتے ہوئے اقصی بیگم عشمال اور اینم سے ملیں اور انہیں پیار
 کرتی واپس چلی گئیں۔۔ ابی جان گاڑی میں بیٹھے اور ڈرائیور کو اشارہ
 کیا۔۔ عشمال ابھی تک باہر کھڑی اوپر ابان کے کمرے کی بالکنی میں دیکھ رہی
 تھی جو اس سے ملنے تک نہیں آیا۔۔ عشمال آؤ بیٹا دیر ہو رہی ہے۔۔ نم
 آنکھیں لیے عشمال گاڑی میں بیٹھی۔۔ الوداع بھیو امید ہے میرے واپس
 آنے تک مجھے میرے بھیو ہی واپس ملیں گے۔۔

الوداع۔۔ دل میں اداس سی سرگوشی کیے عشمال بیک سیٹ پر سر رکھ کے
 آنکھیں موند گئی۔۔ جو محبت آپ کی راہوں کو جکڑے وہ محبت نہیں صرف
 زنجیر ہے بیٹا۔۔ ہمیں ہمیشہ اپنی ذات کو اوپر رکھنا ہے۔۔ اپنی سیلف اسٹیم

نہیں کھونی۔۔ ابان کی آج کی حرکت پر میں بہت افسردہ ہوں۔۔ امید ہے
 وقت اس کا مددگار رہے گا اور وہ جلد اپنے اس غم سے باہر آئے گا۔۔ بیٹا آپ
 دونوں جس مقصد سے جا رہے ہو وہی آپ کا ہدف ہونا چاہیے۔۔ سر سراتا
 ہوا لہجہ عثمٰل کو چونکا گیا۔۔ جی ابی جان ہم فوکسڈ رہیں گے ایک عزم سے
 کہتی عثمٰل کی آنکھوں میں یک لخت سرد مہری دوڑ گئی۔۔ ایئر پورٹ اتر کر
 انہیں اندر بھیج کر انور صاحب روانہ ہوئے۔۔ بورڈنگ کے دوران کالی
 آنکھیں نہایت فرصت سے دولڑکیوں کو جاتا دیکھے گئیں۔۔ سارا راستہ
 عثمٰل اور اینم خاموش تھیں جیسے بات کرنے کو کچھ نہیں ہے۔۔ جہاز کے
 پروان چھڑتے سنجیدہ سی عثمٰل کی آواز اینم کے کانوں میں گونجی۔۔ انگلینڈ
 لینڈنگ کے بعد تم مجھے اس چہرے کے ساتھ نظر نہ آؤ۔۔ میں جانتی ہوں تم
 ہرٹ ہو لیکن آگے بہت سے چیلنج ہمارے منتظر ہیں تمہاری بے
 توجہی۔۔۔ ہم۔۔۔ میں سمجھ گئی۔۔ اینم اس کی بات کاٹ کر بولی مبادہ

عشمال یہیں اس کی کلاس نہ لگا دے۔۔۔ ہمیں گڈ گرل ہنکار بھرتی شمال
اپنے کانوں میں بڈز لگا گئی۔۔۔ ابھی لینڈنگ میں بہت دیر تھی۔۔۔ اور کچھ
رازوں کے کھلنے میں بھی؟؟؟ کیا واقعی۔۔۔؟۔۔۔ دوکالی آنکھیں مسلسل
تر چھی نظروں سے بند نیلی آنکھوں والی کو نہارنے میں مصروف
تھیں۔۔۔ ایک پراسرار مسکراہٹ اس کے چہرے پر رقصاں تھی۔۔۔ بلیک
پینٹ شرٹ پہنے کہنیوں تک آستین فولڈ کیے پی کیپ سے آدھا چہرہ
چھپائے۔۔۔ وہ زوہان عباسی تھا۔۔۔ انگلینڈ ایئر پورٹ
خوشامدین انگلینڈ فائنلی میں تمہیں ایکسپلور کرنے آگئی ہوں۔۔۔۔۔ دونوں
ہاتھ منہ پر رکھے تیز آواز میں بولتی ہوئی شمال پیچھے چلتے زوہان کے چہرے
پر مسکراہٹ دوڑا گئی۔۔۔ اینم بھی ہلکی پھلکی ہوتی تلخ یادوں کو جھٹک کر اس کا
ساتھ دینے لگی۔۔۔ انگلینڈ کی فضا بھی ان کی آواز سے جھوم اٹھی اور رقص

کرنے لگی گویا ان دیوانیوں کا ساتھ دے رہی ہو۔۔ انور صاحب کی بھیجی ہوئی ٹیکسی آئی تو دونوں اس میں سوار ہوئیں اپنے چھوٹے سے فلیٹ نما گھر کی جانب چل پڑیں جسے انور صاحب نے ان کے لیے خریدا تھا۔۔ چھوٹی سی کالونی جس میں اسی طرز کے چھوٹے چھوٹے مکانات بنے تھے۔ نہایت صاف اور محفوظ علاقہ جدھر تقریباً سب ہی اپنی چھوٹی چھوٹی فیملی کے ساتھ رہائش پذیر تھے۔۔ کچھ انہیں کی طرح کے سٹوڈنٹس رہائش پر رہتے تھے۔۔ عثمٰل کے گھر کی طرف چلیں تو گھر کر باہر ٹیکسی رکی۔۔ ان کی رہائش ہیڈنگٹن میں تھی یہ علاقہ یونیورسٹی کے بھی قریب تھا اور آکسفارڈ کے کئی سٹوڈنٹس بھی اسی علاقہ میں رہائش پذیر تھے۔۔ قریب ہی شاپنگ سینٹر، کافی شاپس ریسٹورانٹس بنے تھے غرض ایک نہایت خوبصورت پرامن جگہ۔۔۔ عثمٰل نے گاڑی سے اتر کر لمبی سانس لی اور فضا اپنے اندر اتاری۔۔ ارد گرد گھوم کر دیکھنے لگی۔۔ یہ جگہ تو میری سوچ سے بھی زیادہ

خوبصورت ہے اینم۔۔۔ رات کے تقریباً ایک بجے وہ لوگ پاکستان تھے اور اب ایک نئی صبح ایک نئی زندگی دونوں کو خوش آمدید کہنے کو تیار تھیں۔۔۔

عشمال چھوٹے سے لکڑی کے مخروطی دروازے کو کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔۔ چھوٹی سی پتھر کی روش گھر کے داخلی دروازے کی طرف جارہی تھی جبکہ دائیں طرف نہایت خوبصورت لان مختلف قسم کے پھولوں سے سجا تھا درمیان میں لکڑی کا جھولا۔ جبکہ بائیں طرف ایک چھوٹی گاڑی اور دو سائیکلز کھڑی تھیں گویا وہ جگہ پارکنگ کے لیے استعمال ہوتی ہو۔۔۔ اینم اور

عشمال کا سامان ڈرائیور لان میں رکھ کے چلا گیا تو وہ دونوں ایکساٹڈ سی اندر قدم بڑھانے لگیں۔۔۔ شمال یہ تو باہر سے اس قدر خوبصورت ہے اندر کا عالم کیا ہوگا۔۔۔ خوشی سے بھرپور اینم کی آواز شمال کے کانوں میں دوڑی۔۔۔ میں بھی بہت ایکساٹڈ ہوں۔۔۔ یقیناً یہ سفر نہایت خوبصورت رہے گا۔۔۔ کالے کپڑوں میں دونوں کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے۔۔۔ ابی

جان نے سب کچھ پر فیکٹ کیا ہے۔۔ عشمال بولی تو اینم نے بھی ہاں میں سر ہلایا۔۔ سائیڈ میں رکھے ایک چھوٹے سے ہینگنگ پودے میں عشمال کو گھر کی چابی نظر آئی تو وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔۔ امیزنگ۔۔۔ عشمال کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔ دروازہ کھلا چھوڑے۔۔ وہ دونوں اندر آئیں نہایت کشادہ ساہال نما لاونج جس کے ایک کونے میں ایک کمرہ اور دوسرے کونے میں دوسرے کمرے کا دروازہ تھا۔۔ درمیان میں منی اوپن کچن جس کی آؤٹر شیلف ایک ڈائینگ ٹیبل کی طرح استعمال ہوتی تھی۔۔ لاونج میں گول صوفے ایک عدد مہرون قالین بچھا تھا۔۔ اور سامنے دیوار میں نصب ایل ای ڈی کے نیچے لکڑی دان تھا جسے شاید ان کے آنے سے قبل جلایا گیا تھا۔۔ دھواں اوپر فضا میں نکالنے کے لیے چمینی موجود تھی۔۔ اوف وائٹ کلر کے پردے بڑے سے سلائیڈنگ ڈور پر گرے تھے عشمال نے پردے ہٹائے تو لان کا منظر نظر آیا۔۔ دلچسپ۔۔ خاموش سی سرگوشی کی۔۔ پورا

اپار ٹمنٹ اوف وائٹ پینٹ سے مزین تھا اور دیواروں کی چاروں طرف نہروں رنگ سے چھوٹے چھوٹے خوبصورت نقش و نگار ایک انچ تک بنے تھے۔۔ عثمٰل میں تو بہت تھک گئی ہوں میرا خیال ہے کہ سامان اندر رکھ کر پہلے ریست کرتے ہیں پھر آگے کا سوچیں گے۔۔ ہاں ٹھیک ہے ویسے بھی دو دن بعد سے یونی جوائن کرنی ہے۔۔ دونوں اپنے اپنے سوٹ کیس لاؤنج میں رکھے باہر چھوٹے سے لکڑی کے دروازے کو کنڈی لگائے لاؤنج کا دروازہ بند کیے اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں۔۔ دوپہر کے ایک بجے اینیم کی آنکھ کھلی تو اینیم وا آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔۔ مکمل حواس بیدار ہوئے تو یاد آیا کہ وہ لوگ یو کے لینڈ کر چکے ہیں۔۔ اٹھ کر ٹائم دیکھا تو باہر سے کھٹ پٹ کی آوازیں آرہی تھیں۔۔ بھوک نے زور پکڑا تو اینیم جلدی سے فریش ہونے لگی۔۔ باتھ لے کر باہر آئی۔۔ ارے اٹھ گئی تم میں نے اپنا سامان وارڈروب میں سیٹ کر دیا ہے۔۔ تم بھی کر لینا رات

تک۔۔ گروسری کرنی پڑے گی۔۔ کیونکہ کچن میں بس نوڈلزر رکھے ہیں۔۔ تمہارے بھی بنالیے آجاؤ۔۔ اوو شکریہ عثمٰل مجھے بہت بھوک لگی تھی۔۔ عثمٰل مسکرائی۔۔ چلو کھاؤ پھر پاس میں ایک گروسری سٹور چلیں گے۔۔ عثمٰل اپنا باؤل اوپن کچن کے سنک میں رکھتے لاؤنچ سے باہر نکل گئی۔۔ اور لان میں جھولے پر بیٹھ گئی۔۔ کھلے بال ہوا سے اڑاڑ کر چہرے کو چھپا رہے تھے۔۔ نیلی آنکھیں اداس سی تھیں۔۔ کاش بھیو آپ ہمارے درمیان وہ سب نہ لاتے۔۔ ایک افسردہ سی سانس خارج کرتے آسمان کو دیکھا۔۔ اللہ جی پلیز آپ سب سہی کر دیں۔۔ کچھ دیر اللہ سے باتیں کر کے وہ پرسکون ہوئی۔۔ تو نظر سامنے پڑی۔۔ پیکیپ پہنے ایک آدمی بلیک پینٹ شرٹ پہنے اس کے گھر کے باہر کھڑا دھرا دھرا دیکھ رہا تھا۔۔ عثمٰل اٹھ کے اس طرف جانے لگی تو وہ سامنے دیکھتا آگے بڑھ گیا۔ عثمٰل سرگھٹک کر واپس اندر آگئی۔۔ ویسے بھی اسے شک تھا کہ کل سے کوئی اسے اپنی نظروں

کے حصار میں لیے ہوئے ہے۔۔ کوئی بات نہیں اس کا بھی پتا کر لیں
 گے۔۔ سوچ کر وہ اینم کو بلانے لگی۔۔ اپنے کمرے سے ایک چھوٹا مفلر نکالا
 اور اسے اپنے گلے کے گرد لپیٹ کر شارٹ سکن فراک بلیک کیپری پہنگ وہ
 باہر جانے کو تیار تھی۔۔ اینم چلو یار۔۔ عشمال باہر آئی تو اینم کو لاؤنج سے نکلتے
 پایا۔۔ پنک کرتا شلوار ساتھ دوپٹا گلے میں ڈالے اینم مسکراتی کہ اچانک سر
 میں درد کی ایک ٹیس اٹھی جسے وہ نظر انداز کر کے مسکراتی رہی۔۔ چلو
 یار۔۔ عشمال نے گاڑی سٹارٹ کر کے بیک کیا اور چھوٹے سے گیراج سے
 باہر نکالا تو اینم لکڑی کے دروازے کو بند کرتی ساتھ والی سیٹ پر آ
 بیٹھی۔۔ عشمال نے سم موبائل میں ڈال لی تھیں اب اینم اپنے موبائل میں
 ڈال رہی تھی جبکہ عشمال نے بلیوٹوتھ سے کنیکٹ کرتے ابی جان کو کال
 ملائی۔۔ جسے کچھ لمحوں بعد ریسو کر لیا گیا۔۔ السلام علیکم ابی جان و السلام بچے
 خیریت سے ہونا۔۔ جی ابی جان ٹھیک پہنچ گئے۔ گروسری کرنے جارہے

ہیں۔۔ گھر ہماری سوچ سے زیادہ خوبصورت ہے۔۔۔ اوکے بیٹا اپنا اور اینم کا خیال رکھنا۔۔ پھر بات ہوتی ہے۔ اسکی بات پر مسکراتے ہوئے ابی جان نے کال کٹ کی۔۔۔ ایسی ہی تھی عشمال کھل کر اظہار کرنے والی اسے اپنے تاثرات اور جذبات بالکل چھپانے نہیں آتے تھے۔۔ الوہی مسکان چہرے پر سجائے انور صاحب اپنی لختِ جگر کے بارے میں سوچ رہے تھے جس نے ہمیشہ ان کا سر فخر سے بلند کیا تھا۔۔۔

گروسری سٹور کی پارکنگ میں گاڑی روک کر عشمال نے اینم کو اندر جانے کا کہا۔۔ کہ بیک مرر میں اس نے پھر سے بلیک پینٹ شرٹ والے کا عکس دیکھا۔۔ تیزی سے گاڑی سے نکلتے عشمال نے اس کے پیچھے جانا چاہا لیکن پھر سے وہ غائب ہو گیا۔۔۔

گروسری کر کے اینم اور عشمال گھر کی طرف بڑھیں۔۔ کھانے پینے کا تمام سامان فروزن میٹ دودھ اور اپنے لیے سنیکس لیے وہ لوگ گاڑی گھر پارک کر کے تھکی ہاری لاؤنج میں بیٹھیں۔۔ اففف کتنا مشکل ہے اکیلے سب کچھ کرنا۔۔ تھکی سی اینم نے نڈھال آواز میں کہا۔۔ ہاں یار لیکن کیا کر سکتے ہیں ہم نے خود چوز کیا ہے۔۔ کہہ کر عشمال نے قہقہہ لگایا تو اینم کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ لگتا ہے یو کے راس آگیا ہے لوگوں کو۔۔۔ معنی خیز سی مسکراہٹ لیے اینم نے عشمال کو کندھا مارا۔۔ ہاں نابالکل۔۔۔ ہی۔۔ اچھا یار میں کچن میں سب سامان سیٹ کرتی ہوں تم اپنی وارڈروب سیٹ کروہری اپ۔۔۔ اوکے پھر شام کا کھانا اس اوپن ریسٹورنٹ میں کھائیں گے۔۔ جو میں نے تمہیں واپسی پر دکھایا تھا۔۔ اوکے اوکے میری ماں اب جاؤ۔۔ مسکراتی عشمال اسے کندھے سے پکڑ کر اس کے کمرے میں دھکیلتی کچن اور فریج میں سامان سیٹ کرنے لگی۔۔ تقریباً گھنٹے بعد فارغ ہو

کمر اس نے اینم کے کمرے کو نوک کیا۔۔ لیکن کوئی آواز نا آنے پر اندر دیکھا تو
 میڈم مزے سے سو رہی تھیں اور آدھا سامان ابھی سوٹ کیس میں
 تھا۔۔ جلدی جلدی سے عشمال نے اس کا سامان سیٹ کیا اور اسے
 اٹھایا۔۔ چلو یار فریش ہو جاؤ چلتے ہیں۔۔ لیکن میں نے کام مکمل نہیں
 کیا۔۔ ہڑ بڑا کراٹھتی اینم نے جب کمرے میں دیکھا تو شرمندہ نظروں سے
 عشمال کو دیکھا سوری یار۔۔ پتا نہیں کیسے میں سو گئی۔۔ کوئی نہیں یار اجی
 دوست کس لیے ہوتی ہیں۔۔ لیکن اب تمہاری سزا ہے کہ ہم۔۔ لوگ
 پیدل اس ریسٹورنٹ جائیں گے۔۔ نہیںیں اینم چلا کراٹھی۔۔ ہااا
 عشمال بھی اسی کے انداز میں بولی۔۔ منہ بسورتی اینم منہ دھونے واشر ووم
 میں چلی گئی۔۔ فریش ہو کر باہر آئی تو عشمال تیار کھڑی تھی۔۔ بیگ پیک کو
 گلے سے گزار کر کندھے پر ڈالے باہر نکلی تو اینم بھی جلدی سے باہر نکل آئی
 مبادہ اسے یہیں نہ چھوڑ جائے۔۔ عشمال کا کیا بھروسہ جب شیطان اس کے

دماغ میں گھسے۔۔ جھر جھری لے کر سوچتی اینم نے سر جھٹکا۔۔ ٹھنڈی ہوا نے دونوں کے اعصاب کو پر سکون احساس بخشا۔ دیکھا میرا آئیڈیا کمال تھا نا۔ اترا کر عثمٰل نے کہا تو اینم نے برا منہ بنایا۔۔ دل دل میں وہ بہت خوش تھی کیونکہ ٹھنڈی ہوا اس کے دماغ کو تراوٹ بخش رہی تھی۔۔ لیکن مانے کون۔۔ ناک چڑھا کر تیز تیز قدم لیتی اس سے آگے نکل گئی۔۔ ریسٹورنٹ پہنچے تو مودب سائیرا (ویٹر) پاس چلا آیا۔۔ جی میم ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں۔۔ مجھے کچھ بہت سپانسی کھانا ہے۔۔ ہونٹوں پر زبان پھیرے اینم نے کہا تو عثمٰل اس کے انداز پر مسکرائی۔۔ دو چلی پاستا کر دیں۔۔ آرڈر کر کے وہ لوگ باتوں میں مصروف ہوئیں تو عثمٰل نے دیکھا قدرے فریبہ سی آنٹی گول ہیٹ پہنے انہیں غور سے دیکھ رہی ہیں۔۔ گورارنگ بھدے سے گال اور چھوٹی آنکھیں لگ بھگ ساٹھ کے قریب۔۔ عثمٰل کے دیکھنے پر وہ ان کی جانب بڑھیں۔۔۔ ہیلومائی چائلڈز۔۔۔ کیسے ہیں آپ

دونوں۔۔ انگریزی میں بولے انہوں نے نہایت محبت سے پوچھا۔۔ تم
دونوں آج ہی کالونی میں شفٹ ہوئی ہونا۔ تمہارے ساتھ والا گھر میرا
ہے۔۔۔ وہ بولنے پر آئیں تو بولتی چلی گئیں۔۔ عشمال قدرے کوفت سے
ان کے ہوا میں تیرتے ہاتھ دیکھ رہی تھی اور کبھی ان کے بولنے کا سٹائل وہ
بولتے بولتے بار بار اپنی آنکھیں گھماتیں اور نزاکت سے ہاتھ ہلاتیں جیسے
مسٹر بین کارٹون میں مسٹر بین کی مالک مکان ہو۔۔۔ اپنی سوچ پر خود ہی
ہنس دی۔۔ البتہ اینم کو وہ آنٹی بہت پسند آئی تھیں اور اب وہ ان کے ساتھ
باتوں میں مصروف تھیں۔۔ کہ اچانک آنٹی اینم کے کان کے پاس
جھکی۔۔ یہ تمہاری دوست بولتی نہیں کیا۔۔ آنکھیں گھما کر بولیں تو ان کے
ہونٹوں کی حرکت سے عشمال کو سمجھ آئی کہ وہ کیا بول رہی ہیں۔۔۔ جی
میں موٹی آنٹی سے بات نہیں کرتی۔۔ منہ چڑھا کر کہا تو آنٹی نے گھور کر اسے
دیکھا۔۔ لیکن اینم تو میری دوست ہے کیوں اینم۔۔ ابھی پانچ منٹ کی

ملاقات میں ہی دوستی۔۔۔ میری دوست مجھ سے غداری نہیں کرے گی۔۔۔ ناک چڑھا کر عثمٰل موٹی عورت سے بولی تو انھوں نے بھی آنکھیں گھما کر اینم کو دیکھا اور مسکرا کر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ بتاؤ پیاری۔ کہ ہم دوست ہیں۔۔۔ تو اینم بھی مسکراہٹ دبا کر ہاں میں سر ہلا گئی۔۔۔ تو عثمٰل نے حیرت زدہ آنکھوں سے اسے گھورا۔۔۔ ہنہ موٹی آنٹی۔۔۔ ہنہ تیکھی مرچی۔۔۔ وہ بھی اسی کے انداز میں عثمٰل کو سنائے ہاتھ جھلا کر چلی گئیں۔۔۔ ان کے جانے کے بعد اینم نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ تو عثمٰل نے خفت سے آنکھیں گھمائی۔۔۔ اتنے میں آرڈر اگیا تو وہ دونوں کھانا کھانے لگیں۔۔۔ فارغ ہو کر بل دیے ہاتھ میں کافی لیے وہ لوگ آہستہ آہستہ گھر کی طرف چل دیں۔۔۔ ویسے یار آنٹی اتنی سویٹ ہیں۔۔۔ تم ان سے چڑتی کیوں ہو۔۔۔ چڑنا کیوں میں نے۔۔۔ بس بولتی بہت ہیں۔ عثمٰل صرف عثمٰل کی سن سکتی ہے۔۔۔ اس کی بات سن کر اینم نے پھر قہقہہ لگایا تو عثمٰل بھی

مسکرائی۔۔ اوہ وہ انٹی نہیں موٹی آئی ہیں۔۔ سفید پانڈا ہو نہہ۔۔ ایک اور نیا نام دیتے تیز قدم لینے لگی تو اینم پھر زور سے ہنسی۔ کہ سائیکل پر کچھ لڑکے ان کے ارد گرد چکر لگانے لگے۔۔ تو عشمال نے انہیں گھورا۔۔ کیا ہم تمہیں گھر چھوڑ دیں پیاری لڑکیوں۔۔ ان میں سے ایک بولا تو عشمال نے گھما کے ایک لات اس کے منہ پر ماری اور دوسرے کی گردن پر گرم کافی انڈیل دی۔۔ اور جلدی سے وہاں سے بھاگیں۔۔ دونوں نے اپنے اپارٹمنٹ کے باہر رک کر سانس لی۔۔ اور زور سے ہنس پڑیں۔۔ مطلب ادھر بھی۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ یار کتنے چوزے سے چھوٹی عمر کے لڑکے تھے۔۔۔۔۔ ہاں تو ہم بھی تو نہیں لگتے زیادہ بڑے۔۔ اتر کر بولتی اینم نے جلدی سے گیٹ کھولا اور لان پر ٹھنڈی گھاس پر لیٹ گئی تو عشمال بھی اس کے ساتھ سر جوڑے دوسری طرف لیٹ گئی۔۔ اور ایک بار پھر سے دونوں ہنس دیں۔۔ ابھی ہاتھوں کی کھجلی کم نہیں ہوئی۔۔ کاش دوبارہ ہاتھ لگیں۔۔ عشمال گہری

سانس لے کر بولتی ٹھنڈی ہوا محسوس کرنے لگی۔۔ واپس اس سٹریٹ میں چلیں جہاں سے دونوں بھاگی تھیں۔۔ تو وہاں چاروں لڑکے پڑے کراہ رہے تھے۔۔ ان دونوں کے پیچھے باقی دو بھاگتے کے زوہان نے ان کو گریبان سے پکڑ کر اونچا اٹھایا اور دونوں کے سر ایک دوسرے میں مارے تو وہ کراہ کر زمین پر گرے۔۔ چاروں کے منہ سجا کر زوہان ہاتھ جھاڑتا کھڑا ہوا۔۔ آئندہ کسی لڑکی کو دیکھنے کی جرأت نہیں کرو گے۔۔ ناگواری سے کہتا اپنے اپارٹمنٹ کی جانب چل دیا۔۔ زوہان اس موٹی آنٹی کے ہی ایک گھر میں پے انگ گیسٹ کر طور پر رہائش پزیر تھا۔۔ خالی سنسان گلی میں چلتا ہوا زوہان مسلسل مسکرا رہا تھا۔۔ آپ تو میری سوچ سے زیادہ دلچسپ ہیں عشمال۔۔ وہ لمحہ یاد کر کے ایک بار پھر مسکراہٹ اس کے دلکش چہرے پر چھائی جب عشمال نے ایک سٹائل میں ٹانگ اٹھا کر سیدھا منہ پر ماری کہ

ایک جھٹکے میں لڑکانچے گرا تھا۔ سیٹی بجاتا ہوا کالے کپڑوں میں ملبوس وہ پر اسرار شخص پی کیپ پہنے چلتا گیا۔۔۔۔

روشن سویرا ہوا تو عیشمال کے لان میں ننھی چڑیا کی آوازیں ایک خوبصورت ساز بکھیر رہی تھیں۔۔ گھر کے اندر دیکھو تو فریش سی اینیم لاؤنج اور لان سے ملحقہ سلائڈنگ ڈور کو کھولے کشن رکھ کر اس پر بیٹھی میگزین پڑھ رہی تھی۔۔ منی کچن میں جھانکو تو عیشمال تیز تیز ہاتھ چلاتی انڈہ فرائی کر رہی تھی۔۔ ٹوسٹ ریڈی تھے اپنے لیے کافی اور اینیم کے لیے چائے لیے اس نے اینیم کو آواز دی۔۔ یارا جی ادھر ہی آ جاؤ بہت اچھا ماحول ہے۔۔ اینیم کے کہنے پر عیشمال اینیم کے ساتھ رکھے کشن پر بیٹھ گئی۔۔ ناشتے سے فارغ ہو کر اینیم نے کچن سمیٹا اور اب دونوں اپنی سائیکلز لیے یونی جا رہی تھیں۔۔ بقول عیشمال ایک چھوٹا سا وزٹ کر آتے ہیں۔۔۔ کیمپس کے سامنے بنے سبزہ زار

کے پاس رکتے دونوں کے منہ حیرت سے کھل گئے۔۔ اومائی گڈ نیس یار ر
 کتنی پیاری ہے یہ۔۔۔ اینم نے عشمال کا بازو دبوچے کہا۔۔ ہائے میرا بازو
 چھوڑو پاگل۔۔۔ حواس بہال کرو مادام اندر چلو۔۔۔ سٹوڈنٹس کا جم غفیر
 ادھر سے ادھر آ جا رہا تھا۔۔ تیز تیز چلتے دوڑتے سٹوڈنٹس میں وہ دونوں
 حیران سی کھڑی تھیں۔۔ سائیکل سے اتر کر پیدل چلتے سائیکل ہاتھ سے
 چلائی دونوں پتھر یلے روڈ پر مضبوط قدم اٹھانے لگیں۔۔ یہ دیکھوا اینم یہ ہمارا
 کیمپس ہو گا کتنا پیارا ہے نا۔۔۔ عشمال نے گول مینار والی عمارت کی طرف
 اشارہ کر کے بتایا۔۔ سامنے گول ہی گراونڈ بنا تھا۔۔ پارکنگ میں سائیکل
 کھڑی کرتے وہ دونوں کیمپس کے اندر گئیں اور اپنے سبجیکٹس اور کلاس
 کے بارے میں ضروری معلومات لے کر آئیں کہ ایک طرف چھوٹے سے
 قد کی پھینے نقوش والی لڑکی کھڑی تھی۔۔ قدرے پریشان پھولے گالوں
 والی بڑا سا چشمہ لگائے وہ پریشان نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔

ہے پیکولو (پیکولو اٹلی زبان میں چھوٹی کو کہتے ہیں) عشمال نے اسے پکارا تو وہ اچھنبے سے اسے دیکھنے لگی۔۔ می؟ اپنی طرف شہادت کی انگلی کرتے اس نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔ یس یو پیکولو۔۔۔ عشمال مدھم سا مسکرائی اسے یہ معصوم سی لڑکی پسند آئی تھی۔۔ تم پریشان کیوں ہو پیکولو۔۔ میں گم گئی ہوں یہ اتنی بڑی ہے اور میری کل سے کلاس ہے اور میں کچھ نہیں جانتی۔۔ کہہ کر وہ رونے والی ہوئی۔۔ ہے پیکولو ڈونٹ کرائے میں تمہاری مدد کروں گی۔۔ اینم خاموش تماشائی بنے کبھی اس چھوٹی سی لڑکی کو تو کبھی عشمال کو دیکھتی۔۔ تمہارا نام کیا ہے۔۔ پہلی بار اینم نے اپنا حصہ ڈالا۔۔ ان کے انگریزی نرم طرزِ تخاطب سے چھوٹی لڑکی کو کچھ حوصلہ ہوا اور اب وہ تینوں گول مینار والے ڈیپارٹمنٹ کے باہر بنے چھوٹے سے گھاس کے ٹکڑے پر بیٹھے تھے۔۔ میرا نام لیزا ہے اور میں تائیوان سے آئی ہوں۔۔)

تائیوان چائنے سے ملحقہ ایک ملک ہے جہاں چینی طرز کے لوگ رہائش پزیر

ہیں عموماً وہی ثقافت وہی اقدار) بچپن سے ہی مجھ میں اعتماد کی کمی تھی اور اب میرے پیرینٹس نے زبردستی مجھے ادھر بھیج دیا سٹڈی کرنے۔۔ اور میں ادھر اکیلی کیسے رہوں گی۔۔ اور میں کسی جو نہیں جانتی۔۔ اٹک اٹک کر بولتی وہ رونے لگی۔۔ تو عشمال نے اس کو اپنے ساتھ لگانا چاہا لیکن وہ بدک کردور ہوئی۔۔ تو اینم نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا۔۔ سو۔۔ سوری پلیر لیکن میں آپ لوگوں پر کیوں ٹرسٹ کروں۔۔ اینم نے خفگی سے اس بد لحاظ لڑکی کو گھورا۔۔ ہاؤ مین۔۔ عشمال نے اینم کے کندھے کو تھپکی دی۔۔ اگر تمہیں ہم دونوں پر یقین نہ ہوتا تو تم ابھی تک ادھر بیٹھی ہمیں سب کچھ نابتار ہی ہوتیں۔۔ پیکولو۔۔ عشمال نے اسے مسکراتی نظروں سے دیکھا۔۔ اور وہ جھینپ گئی۔۔ میں جلدی بھروسہ نہیں کرنا چاہتی۔۔ اوکے کول۔۔ پیکولو۔۔ ہم بس تمہیں پریشان دیکھ کر آئے تھے۔۔ ویل اینم تم اپنا سکیڈؤل اسے دے دو ہم دونوں شیئر کر لیں گے۔۔ کل صبح نوبے پہلی

کلاس ہے پیکولو۔۔ لیکن میرا نام لیزا ہے۔۔ لیکن میں تو تمہیں پیکولو کہوں گی۔۔ مسکراہٹ دبائے عثمٰل نے اسے اسی انداز میں جواب دیا۔۔ تو وہ خفگی سے اینم سے سکیدؤل لیتے کھڑی ہوئی۔۔ اوکے کل ملیں گے۔۔ عثمٰل کے کہنے پر وہ سر ہلاتی چلی گئی۔۔ اففف کتنی بے مروت یہ اینم نے کہتے سر جھٹکا۔۔ چھوڑو یار اجی تم چلو اب گھر چلتے ہیں۔۔ عثمٰل دور جاتی لیزا کی طرف پر سوچ نظروں سے دیکھے گئی جس کی پونی اس کے چلنے سے پینڈو لم کی طرح دائیں بائیں جھول رہی تھی۔۔ دونوں اپنی سائیکلز پر سوار ہوئیں اپارٹمنٹ کی جانب چل دیں۔۔

ڈھلتی شام نے ہوا میں نمی سی بھر دی تھی۔۔ ایسے میں عثمٰل کے اپارٹمنٹ سے دو گھر چھوڑ کر بنے تکتون چھت والے اپارٹمنٹ میں جھانکیں تو زوہان ایک لڑکے کے سامنے کھڑا خفگی سے کچھ بول رہا تھا۔۔ قریب چل کر

دیکھیں تو آوازیں واضح ہوئیں تم مجھے بتا کر بھی آ سکتے تھے الطان۔۔ (الطان زوہان کا ایک ترکش دوست ہے جو تقریباً پندرہ سال پہلے حادثاتی طور پر دوستی جیسے عظیم رشتے میں بندھ گئے)۔ اور میں نے تمہیں کہا تھا تم پورا ایک مہینہ اٹلی رکو گے۔۔ پھر کیوں آئے۔۔ غصے سے زوہان کا تنفس تیز تھا۔۔ لیکن وہ بولتا رہا۔۔ الطان خاموش سا اسے سننے گیا۔۔ پھر اچانک اس کے گلے لگا اور زوہان نے اسے کچھ سخت بولنے سے خود کو باز رکھا۔۔ کمینے انسان چھوڑو مجھے۔۔ الطان زور سے ہنستا سائیڈ ہوا۔۔ کب سے تمہاری بک بک سن رہا ہوں یا۔۔ کان میں چھوٹی انگلی گھسائے الطان نے بیزار سی شکل بنائی۔۔ کمبخت۔۔ زوہان بڑبڑاتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ ظالم سماج کھانا ہی پوچھ لے۔۔ معصوم لوگ کیا بھوکے رہیں۔۔ یا اللہ آپ دیکھ رہے ہیں۔۔ کچھ لوگوں کو اگر آپ نے زیادہ مال دے دیا ہے تو کیا ان کا فرض نہیں کہ وہ مجھ غریب اور مجھ معصوم کو کچھ کھلا دیں۔۔ ہاتھ ہوا میں اٹھائے

الطان کی دیائیاں عروج پر تھیں کہ زوہان کی فلائنگ چیل اس کے کندھے پر
ٹھا کر کے لگی اور اب الطان زمین پر بیٹھا ٹانگیں گھاس پر رگڑ رہا تھا۔۔۔ زوہان
نے بیزاری سے اس ڈرامے باز کو دیکھا۔۔۔ فریج کھول کے کھالو۔۔۔ اور مجھے
کچن پھیلا ہوا نظر نہ آئے۔۔۔ الطان کو کہتا زوہان باہر نکل گیا۔۔۔ پیچھے الطان
نے فریج پر حملہ کر دیا۔ اور زوہان جانتا تھا کہ اب پورے ہفتے کا سٹاک وہ ندیداً
چٹ کر جائے گا۔۔۔ زوہان کی زندگی کا ایک اہم حصہ الطان تھا۔۔۔ سیٹی
بجاتا۔۔۔ سستی سے چلتا پیکیپ پہنے زوہان عیشمال کے اپارٹمنٹ کے پاس
سے گزرنے لگا تو تھرچی نظروں کا رخ لان کی طرف اٹھا۔۔۔ تو نظریں اس
خوبصورت منظر پر جم گئیں۔۔۔ لان میں نیچے گھاس پر چھوٹا سا کپڑا بچھائے
عیشمال مسکرا کر آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ سفید ریشم کی پیروں کو چھوتی
فراک پہنے وہ سیاہ آسمان میں تارے تلاش کرتی کوئی بھٹکی ہوئی پری معلوم
ہوئی۔۔۔ کہ یک لخت اس کا ارتکاز اینم نے توڑا

۔ اینم لاؤنج والے سلائیڈنگ ڈور سے ایک ایلیم اٹھائے عشمال کے ساتھ
 آ بیٹھی۔۔ ساتھ پین کیک اور شوگر فری کافی۔۔ زوہان مسکراتا ہوا واپس
 ہولیا۔۔۔

تم نے بہت دیر کر دی اینم۔۔ آنکھوں میں ہلکی سی ناراضی لیے عشمال نے
 کہا۔۔ اچھا نا کوئی نہیں۔۔ کل سے سب روٹین میں کریں گے۔۔ کافی کاسپ
 لیتے اینم بولی تو عشمال نے بھی پین کیک کی بائٹ منہ میں
 رکھی۔۔ لیز۔۔ بے ساختہ عشمال کے منہ سے نکلا تو اینم مسکرائی۔۔ اور
 دونوں مل کر بچپن کی تصویریں دیکھنے لگیں۔۔ یا اینم مجھے ایک بات آج
 تک سمجھ نہیں آئی۔۔ تمہاری پیدا ہونے کے بعد سے لے کر اب تک کی
 تصویریں ہیں اور میری دو سال کے بعد کی ایسا کیوں۔۔ ایک بار اموجان سے
 پوچھا تھا۔۔ کہتیں اپنے کام سے کام رکھو۔۔ ہنہ۔ اب یہ بھی کوئی بات ہوئی

بھلا۔۔ ہاں یار خیر چھوڑو۔۔ اینم نے اس کی توجہ ایلیم کی ہجانب کروائی تو ابان کی تصویریں ان کے ساتھ آئیں۔۔ جسے دیکھ کر دونوں افسردہ ہو گئیں۔۔ عثمٰل نے ایلیم بند کر دیا۔۔ تم ایسے بھاگ نہیں سکتیں عثمٰل۔۔ اینم نے اپنے آنسو صاف کرتے عثمٰل کو کہنی سے پکڑ کر روکا۔۔ میں نہیں بھاگ رہی بس میں بھوکے لیے وہ نہیں کر سکتی ہوعہ مجھ سے مانگ رہے ہیں۔۔ ایسا لگتا ہے میرا دل کسی قید میں ہے۔۔ میں نہیں کر سکتی۔۔ اینم نے سسکی بھری۔۔ عثمٰل نے اسے کندھے سے لگایا۔۔ اینم اللہ سے اچھی امید رکھو۔۔ اللہ سے مانگو۔۔ اودا اگر بھیتو تمہاری قدر نہیں کرتے تو تم خود اپنی قدر کرو۔۔ ہمیں خود اپنی قدر کرنی ہے۔۔ یاد ہے ابی نے کہا تھا۔۔ اپنی سیلف اسٹیم نہیں کھونی۔۔ عثمٰل اس رات کے بعد سے اب تک میں نے کبھی ابان کے سامنے اپنی محبت جا ظہار نہیں کیا۔۔ میں نے کبھی ان سے نہیں چاہا کہ وہ بھی مجھ سے محبت کریں لیکن احساس تو کر ہی

سکتے ہیں نا۔ اللہ سے اللہ کو مانگو یا راجی۔۔ یہ دنیا والے دل لگانے کے لیے نہیں۔۔ دل اسی سے لگاؤ جس نے دل بنایا ہے۔۔ عشمال نے کہا تو اینم نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ اللہ مل جاتا ہے عشمال۔۔ اللہ مل جاتا انسان نہیں ملتے اور جسے اللہ مل جائے پھر اسے کسی انسان کی ضرورت نہیں رہتی۔ بھیگی پلکوں کو جھپک کر آنسو اندر اتارے اینم نے مسکرا کر کہا تو عشمال بھی مسکرائی۔۔ بلکل ٹھیک کہا۔۔ اور ہمیں اللہ سے ہی لو لگانی ہے۔۔ تمہیں پتا ہے اینم۔۔ ہم انسان خود کو غلط جگہ انویسٹ کرتے ہیں۔۔

ہمیں بچپن سے یہ کیوں نہیں سکھایا جاتا۔ کہ اللہ کو اپنے ہر معاملے میں کیسے شامل کرنا ہے۔۔ اللہ سے دل کیسے جوڑنا ہے۔۔ اس سے پہلے کہ دل انسانوں میں لگے اسے اللہ پر کیسے انویسٹ کرنا ہے۔۔ اللہ پر یقین کیوں نہیں سکھایا جاتا۔۔ اللہ پر بھروسہ کرنے کی کلاسز کیوں نہیں ہوتی۔۔ اپنا آپ اللہ کے

سپر د کرنے کی ہمت کیوں نہیں دی جاتی۔۔ جب ہم اپنے بچوں کو بچپن سے سکھائیں گے کہ اللہ ہماری پراپورٹی (priority) ہے تو وہ بڑے ہو کر خود کو صحیح جگہ انویسٹ کریں گے۔۔ ناکہ کسی نامحرم کے پیچھے یا کسی حرام دولت کے پیچھے۔۔۔ اینم اور عثممال دونوں کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔ عثممال سیدھی ہو کر بیٹھی۔۔ چلو بس اب اٹھو۔۔ صبح پہلی کلاس ہے۔۔ لیٹ نہ ہو جائیں۔۔ عثممال کے کہنے پر اینم ایلیم اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

روشن سویرا ہوا تو اپنے ساتھ تازگی بھرا احساس لایا۔۔ عثممال نماز کے بعد جو گنگ سے واپسی پر اب گھاس پر سکون سے آنکھیں موندے بیٹھی تھی۔۔ کہ اینم جمائی روکتی اس کے پاس آئی۔۔ یارا بھی تو دیر ہے یونی جانے میں۔۔ سونے دو۔۔ تم اتنی سست کیوں ہو رہی ہو۔۔ جو گنگ تو ہم پاک میں

بھی کیا کرتے تھے نا۔ پتہ نہیں یار مجھے یو کے راس نہیں آیا۔ کوئی بہانا نہیں اٹھو اور فریش ہو جاؤ کل سے میرے ساتھ جاؤ گی تم۔۔ اینم برے برے منہ کے ڈیزائن بناتی کمرے میں گھس گئی۔ تو عشمال نے جلدی سے ناشتہ تیار کیا۔۔

کچھ دیر بعد وہ لوگ سائیکل چلائے پر جوش سی یونی کی طرف بڑھ رہی تھیں۔۔ گول مینار والا ڈیپارٹمنٹ اپنی پوری شان سے وہیں تن کر کھڑا تھا۔۔ اینم اور عشمال ڈیپارٹمنٹ سے ملحقہ کلاس میں چلی گئیں۔۔ تقریباً دو گھنٹے بعد اینم عشمال اور لیزا ایک ساتھ گراؤنڈ کی جانب بڑھتی دکھائی دیں۔۔ آکسفارڈ یونی نے تو پہلے لیکچر میں اپنی اوقات دکھادی یارا جی۔۔۔ دہائی دیتی اینم کی بات پر عشمال نے سر جھٹکا۔ اینم کی شروع سے ٹیکنکل سبجیکٹس سے جان جاتی تھی ابھی بھی دو گھنٹے اس نے مکھیاں ماری

تھیں۔۔۔ لیزا بہت غور سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ہے پیکولو۔۔۔ کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ عثمٰل نے چٹکی بجائے لیزا کو پکارا تو وہ چونکی۔۔۔ کچھ نہیں آپ دونوں بہت اچھی ہیں۔۔۔ کل کی نسبت وہ بال کھولے پھولے گالوں بڑے گول چشمے کے ساتھ آج کافی پر جوش سی دکھائی دی۔۔۔ اتنے میں ایک بڑا رش انہیں کینیٹین کی طرف جاتا دکھائی دیا۔۔۔ لیزا بھی پر جوش سی بڑھنے لگی کہ عثمٰل نے اس کی سلیو پکڑ کے پیچھے کھینچا۔۔۔ کدھر پیکولو۔۔۔ یار آپکو نہیں پتا آج جو نئیرز کے لیے دی گریٹ زی سنگنگ کرے گا۔۔۔ وہ بھی کینیٹین میں۔۔۔ دونوں ہاتھوں سے تالی بجاتی لیزا کہ گال سرخ ہو رہے تھے۔۔۔ اینم نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔۔۔ تو تم کیوں لال پیلی ہو رہی ہو۔۔۔ اینم کی بات پر عثمٰل نے قہقہہ لگایا اور لیزا نے خفگی سے ناک چڑھائی۔۔۔ مجھے وہ پسند ہے چلو نا عثمٰل چلتے ہیں۔۔۔ عثمٰل کا بازو پکڑے اس نے کیوٹ سامنہ بنا کر کہا تو عثمٰل نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ لیکن دور سے

او کے۔۔۔ عشمال کے کہنے پر لیزا نے سر ہلایا۔۔۔ تو اینم بھی ان کے پیچھے
ہولی۔۔۔

کینیٹین پہنچے تو وہاں سٹوڈنٹس کا جم غفیر تھا۔۔۔ اففف اففف یہ چھوٹی سی لڑکی
ہمیں مروائے گی۔۔۔ رش دیکھ کر اینم نے چلا کر کہا۔۔۔ کہ اتنے میں سب
نے زی۔۔۔ زی۔۔۔ کہ نعرے لگائے۔۔۔ تو عشمال اور اینم نے کوفت سے
جبکہ لیزا نے پر جوش انداز میں آنکھیں ہلائیں۔۔۔ وہ اچھل اچھل کر اوپر
دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ کہ ایک دھن چھڑی تو پوری کینیٹین میں
سناٹا چھا گیا۔۔۔ کینیٹین میں لوگ چیر زپر بیٹھ گئے جبکہ باقی باہر گھاس کے
قطعے پر۔۔۔ اینم اور عشمال حیرت سے سب کو دیکھ رہی تھیں۔۔۔

عشمال نے لیزا کو بیٹھنے نہیں دیا۔۔۔ اور اب بس وہی کینیٹین کی سائڈ کھڑی
تھیں۔۔۔ بلیک جیکٹ بلیک پینٹ بلیک ہی گٹار پہنے ایک لڑکا ایک دم گھوم کے

سیدھا ہوا تو اینم اور عشمال کو لگا پوری آکسفا رڈ یونیورسٹی ان کے سر پر آگری ہو۔۔۔ حیرت ہی حیرت۔۔۔ عشمال تو پورا امنہ کھولے یک ٹک زوہان کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ تو یہ تھازی۔۔۔ اینم کی آواز نے بھی اس کا ارتکا ز نہیں توڑا اور وہ بے ساختہ چند قدم آگے بڑھی۔۔۔ زوہان نے ساز چھیڑا تو ایک خوبصورت دھن بجی اور کراؤڈ نے ہوٹنگ شروع کی کہ زوہان کی نظر عشمال کے حیران چہرے پر پڑی تو اسے خوشگوار حیرت نے آن گھیرا۔۔۔ اور اس نے گانا شروع کیا۔۔۔

U r the light

U r the shine u r the color of my blood

U r the cure u r the pain u r the only

thing

I wanna touch

Never knew that it could mean soo much

So much...soo love me like u do laa laa

touch me like u doo taa taa touch me like

u do....

نیلی آنکھوں میں اپنی کالی آنکھیں گاڑے وہ اتنی خوبصورتی سے اپنی آواز کا
جادو بکھیر رہا تھا کہ عشمال سن ہو کر اسے دیکھے گئی۔۔ آخری دھن بجی اور
سب کا سکتہ ٹوٹا۔۔ عشمال بھاگتی ہوئی کینٹین سے نکلی اور گول مینار والے
ڈیپارٹ کے سامنے بنے گھاس کے گراؤنڈ میں آ کے گھٹنوں کے بل جھکی
گہرے گہرے سانس بھرنے لگی۔۔ آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر ہری
گھاس کو تراوٹ بخش رہے تھے۔۔ اینم اور لیزا پریشانی سے بھاگتی ہوئی

عشمال کے پیچھے آئیں۔۔ زوہان کی محویت بھی اس کے اچانک بھاگنے سے
 ٹوٹی اور وہ گٹار الطان کو پکڑائے شمال کے پیچھے بھاگا۔۔ کہ الطان
 نے روکا۔۔ رک جاؤ زوہان۔۔ کیوں کیوں رکوں میں۔۔۔ زوہان ٹیمپولوز
 مت کرو۔۔ تم نے اسے ہرٹ کیا تھا اس کاری ایکشن دینا فطری عمل ہے اور
 وہ ابھی شکڈ میں ہے اسی وجہ سے گئی۔۔ اسے سپیس دو۔۔ الطان کی بات
 ضبط سے سنتے اس نے ہاں میں سر ہلایا۔۔ شمال اب گھاس پر بیٹھی گھاس توڑ
 توڑ کر اینم کی گود میں ڈال رہی تھی۔۔ بہن میں کوئی گرین ہاوس نہیں
 ہوں۔۔۔ لیزا کی وجہ سے شمال نے جلدی خود کو سنبھالا تھا اور اب افسردہ
 سی بیٹھی تھی کہ اینم کی بات کا اثر لیے بغیر اپنا کام جاری رکھا۔۔ آپکو کیا ہوا
 ہے شمال۔۔۔ اچانک کیوں آئیں۔۔ شمال کچھ بولتی کہ اینم نے جلدی
 سے کہا۔۔ اصل میں اسے نہ رش کا فوبیا ہے۔۔ شمال کی طرف آنکھ مار کر
 بولتے اس نے لیزا کو باتوں میں گھیرا اور صدا کی بے وقوف لیزا رونے کی

تیار کرنے لگی تو آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا میری وجہ سے
 آپ۔۔۔ روہانسی آواز میں بولتی وہ عثمٰل کا دیہان بھٹکا گئی۔۔۔ کوئی بات
 نہیں پیکو لو کول۔۔۔ اینم کو گھورتی عثمٰل نے لیزا کے گال پر چٹکی بھری تو
 اس کے گال لال ہوئے۔۔۔ اینم نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ یاراجی یہ تو بلبش کر
 رہی ہے۔۔۔ عثمٰل بھی لیزا کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔ دوپہر تین بجے وہ لوگ
 یونی سے فارغ ہوئے تھکی ہاری گھر آئیں۔۔۔ نماز ادا کرتے دونوں سونے چل
 دیں۔۔۔

عصر کی نماز قضا ہونے سے دس منٹ پہلے عثمٰل کی آنکھ ہڑبڑا کر کھلی تو اس
 نے ٹائم دیکھا تو دھک سے رہ گئی یا اللہ اتنی دیر۔۔۔ جلدی سے بھاگتی ہوئی وضو
 کر کے نماز ادا کی اور اللہ سے باتیں کرنے لگی۔۔۔ اللہ جی آپ کو پتا ہے زوہان
 میری یونی میں پڑھتا ہے اب تو میرا اس سے سامنا ہو گا میں نے آپ کو کہا تھا میں

اس کا چہرہ کبھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔ آنسو قطار در قطار نیلی آنکھوں کو زخمی کرتے گالوں پر بہہ رہے تھے۔۔۔ لیکن میں جانتی ہوں آپ ہر کام میری بہتری کے لیے کرتے ہیں۔۔۔ میں یہاں جس مقصد سے آئی ہوں اسی پر فوکسڈ رہوں گی اور بس۔۔۔ اسے مجھ سے دور رکھیے گا۔۔۔ دعا مانگتی اٹھی کہ باہر سے باتوں کی آوازیں آئیں۔۔۔ باہر کا کر دیکھا تو اس کا منہ بنا۔۔۔ ہیلو تیکھی مرچی۔۔۔ ہیلو موٹی آنٹی انھی کے انداز میں جواب دیتی عشمال انہیں گھورتی ہوئی لان میں ٹھلنے لگی۔۔۔ آنٹی نے بھی برا سا منہ بنایا اور مونگ پھلی چبانے لگیں۔۔۔ تمہاری دوست بہت نک چڑی ہے۔۔۔ اینم کو دیکھ کر کہا تو اینم نے ناک چڑھائی ایسی بات نہیں بس وہ کم گھلتی ملتی ہے۔۔۔ تو موٹی آنٹی مسکرائیں بڑا پیار ہے تم دونوں میں۔۔۔ خیر آج میرے ریسٹورنٹ میں تم دونوں کی دعوت ہے خاموشی سے آجانا اوکے۔۔۔

لیکن شاید عشمال منع کرے گی آنٹی۔۔ ایسے کیسے میں ابھی اسکو بتاتی ہوں۔۔ کہتی ہوئی موٹی آنٹی لان میں جھولے پر بیٹھی نیلی آنکھوں والی لڑکی کے پاس جا بیٹھیں۔۔ یا اللہ کہیں بھوکپ (زلزلہ) تو نہیں آرہا۔۔ عشمال نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا کیونکہ موٹی عورت جھولے پر بیٹھ چکی تھیں۔۔۔ اینم نے اپنی ہنسی دبائی۔۔ خوبصورت لڑکیاں انکار نہیں کیا کرتیں کیا تم جانتی ہو۔۔؟؟ عشمال کی طرف منہ موڑے گول گول آنکھیں گھما کر بولا تو عشمال نے بمشکل اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔ مکھن نوٹ الاؤڈ۔۔ اوکے اوکے۔۔ دیکھو نیلی آنکھوں والی پیاری تم مانتی ہو کہ میں ایک بہت مہمان نواز۔ خاتون ہوں تو تمہیں میری دعوت قبول کرنی ہوگی اور تم شام کو اینم کے ساتھ میرے ریسٹورنٹ آرہی ہو فائنل اوکے۔ عشمال کے گال پر پیار کرتیں وہ دھپ دھپ کرتی بھاگ گئیں۔۔ عشمال کا منہ حیرت سے کھل گیا اور اینم گھاس پر لیٹی ہنس ہنس کے لوٹ پوٹ ہوئی کہ عشمال

نے جھولے پر رکھا کیشن اسے دے مارا اور اپنا گال رگڑنے لگی۔۔۔ آٹھ بجے
 عشمیل اور اینم موٹی آنٹی کے ریسٹورنٹ میں باہر کھلے آسمان تلے جا بیٹھیں تو
 آنٹی نے ان کا استقبال بڑا پر تپاک کیا۔۔ اور ان کے ہاتھوں میں کینڈی
 پکڑوائی۔۔ تم دونوں بیٹھو میں ابھی تمہیں اپنے بوائے فرینڈز سے ملو اتی
 ہوں۔۔ وہ اپنے تیز بولنے کے انداز میں جلدی جلدی بولتی ان دونوں کو
 حیرت میں چھوڑے وہ چلے گئیں۔۔ کیا چیز ہے یہ اینم مطلب لوگوں کے
 ایک بوائے فرینڈ ہوتے ہیں ان کے اس عمر میں فرینڈز زرز۔۔۔۔۔ اللہ اللہ
 کیا زمانہ آگیا ہے۔۔ عشمیل کے کہنے پر اینم ہنسی اور اسی ٹائم الطان اور زوہان
 چھوٹا سا ریسٹورنٹ کا گیٹ کراس کیے اندر داخل ہوئے وہ دونوں اینم اور
 عشمیل کی آمد سے باخبر تھے۔۔ جبکہ عشمیل بے ماتھے پر بل ڈلے البتہ اینم
 نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا بس عشمیل کو حوصلہ رکھنے کو بولا۔۔ جبکہ الطان
 کی نظریں والہانہ اینم کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔۔ اینم نے نظروں

کار تکاز محسوس کیے الطان کی طرف دیکھا اور ناک چڑھائی۔۔ الطان بے اختیار ہنس دیا۔۔ عثمٰل اٹھ کر زوہان کی سائیڈ سے ہو کر جانے لگی تو زوہان اس جے پیچھے دوڑا۔۔ اینم کو الطان نے روک لیا تھا کہ ایک بار دونوں کی بات ہو جائے۔۔ عثمٰل رکو پلینز۔۔ زوہان نے عثمٰل کو پکارا تو اس کے قدموں میں تیزی آئی۔ تنہا تاریک گلی عثمٰل کو ایک لمحے کے لیے خوف محسوس ہوا اور اچانک زوہان اس کے سامنے آکر رکا۔۔ ایک بار بات سن لو پلینز۔۔ میں تمہیں نہیں جانتی اور تم مجھے نہیں جانتے سو پلینز۔۔ اسے ایک ہاتھ سے سائیڈ پر ہونے کو کہتی وہ خفگی سے منہ موڑے کھڑی ہو گئی۔۔ زوہان بس اسے دیکھتا رہا۔

عثمٰل نے کوفت سے اس کی جاں ب دیکھا تو دونوں کی نظروں کا زبردست تصادم ہوا اور دل زور سے دھڑکا۔۔ عثمٰل نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا کہ

کہیں زوہان اس کے دل دھڑکنے کی آواز ہی ناسن لے۔ زوہان اس کے گھبرانے پر مسکرایا۔ تم مجھے ایسے ہر اس نہیں کر سکتے۔ زوہان نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا۔ تو عثمٰل کو شرمندگی ہوئی کہ وہ یہ کیا بول گئی۔ اوکے سوری عثمٰل پلیز آپ میری وجہ سے آنٹی کو اداس مت کریں۔ واپس چلیں پلیز۔۔۔ وہ منہ بسور کر بولا تو ناجانے کیون عثمٰل کا غصہ اسے دیکھ کر ٹھنڈا ہو گیا۔ لیکن ماتھے پر بل ڈالے رکھے۔ (نخرہ یو نو۔۔۔) [PDI]((; 0 _ 0 ;)) [LRI] لیکن تم میری طرف نہیں دیکھو گے۔ خفگی سے کہتی عثمٰل واپس مڑی تو زوہان نے بے اختیار ہنسا۔۔۔ تم کیا سمجھتے ہو میں نہیں جانتی تم پاکستان سے میرا پیچھا کر رہے ہو۔۔۔ عثمٰل کا پر اسرار لہجہ زوہان کو منجمد کر گیا۔ وہ ششدر نگاہوں سے اس کی جانب دیکھے گیا۔ تم ابھی مجھے جانتے نہیں ہو زوہان عباسی۔۔۔ اس کے واپس چلنے پر زوہان کے جسم۔ میں حرکت ہوئی اور وہ بھاگ کر پھر سے

اس کے سامنے آیا۔ لیکن یونی میں آپکاری ایکشن تو۔۔۔۔۔ ہاں مجھے بس یہ
 آئیڈیا نہیں تھا کہ تم میرے ڈیپارٹ میں ہو گے۔۔۔ میں نے تمہیں
 ایئرپورٹ پر ہی پہچان لیا تھا۔ اب بتاؤ کیوں آئے ہو میرے پیچھے۔ اتنی
 بھی کیا جلدی بہت جلد آپ سب جان جائیں گی۔۔ اب کہ زوہان کا لہجہ
 سرسرا تا ہوا تھا۔ وہ تو میں خود پتال گالوں گی۔ لیکن اپنی خیر چاہتے ہو تو مجھ
 سے دور رہو۔ وارننگ دیتی آواز پر زوہان مسکرایا۔ اب تو شاید دور کبھی نہ
 ہو سکوں۔۔ دل میں بولتے زوہان نے بظاہر سر کو خم دیے جھک کر
 کہا۔۔ اوکے مادام۔۔ اس کے انداز پر عشمال نے اپنا ہاتھ جھلایا اور تیزی سے
 ریسٹورنٹ کی جناب بڑھی۔۔ جیسے وہ اندر گئی اینیم نے جھٹ اسے پکڑا زیادہ
 ہیر وٹن نہ بنا کرو۔ آنکھوں میں خفگی اور نمی لیے وہ بولی۔۔ اور اوپر سے یہ
 ترکی بند کرنے مجھے روکے رکھا۔۔ کہ زوہان تمہیں لے آئے گا۔ اور نیں
 شرط ہار گئی۔۔ عشمال نے صدمے سے اسے دیکھا۔ کیا ااااا تم نے میرے

پیچھے شرط لگائی۔۔ اللہ اینم میں تمہارا کیا کروں۔۔۔ ہاں تو میں کیا کر تاج یہ بول رہا تھا تمہیں زوہان لے آئے گا اور میں نے کہا عشمال کع تو اب ابی جان بھی نہیں لا سکتے تم کیوں آئیں پھر اسے کندھے پر تھپڑ رسید کیے اینم آنٹی کے پاس کچن میں چلی گئی۔۔ پیچھے سے عشمال صدمے کی حالت میں ابھی تک کھڑی تھی کہ الطان نے گلا کھنکار کر اسے کرسی پیش کی اور سہ غائب دماغی سے بیٹھ گئی۔۔ البتہ نیلی آنکھیں گہری پر سوچ لگتی تھیں۔۔ جبکہ کالی آنکھیں خعبصورت چہرے کے طواف میں مشغول۔۔ موٹی آنٹی نے الطان اور زوہان کا تعارف بطور بوائے فرینڈز کروایا تو اینم اور عشمال ناجانے کتنی دیر تک ہنستی رہیں۔۔

عشمال نے خود کو بظاہر نارمل رکھا لیکن وہ زوہان کی وجہ سے الجھ چکی تھی۔۔ اسے جلد از جلد یہ گتھی سلجھانی تھی۔۔۔

گول مینار والے ڈیپارٹمنٹ کا پینٹ زمین کے ساتھ سے اکھڑا اکھڑا سا تھا۔ اسی دیوار پر ایک ٹانگ فولڈ کر کے کمرٹکائے زوہان کھڑا تھا۔ اور تھوڑا فاصلے پر بنے گھاس کے قطعے پر عثمٰل اینم کی طرف منہ کیے اونچی پونی ٹیل بنائے سرخ فرائک کالی پینٹ کالا مفلر گلے میں ڈالے بیزاری سی نظر آتی تھی۔ اینم اور لیزا پاس سے گزرتے لوگوں پر کمنٹس کرنے میں مشغول تھیں جیسے اس سے ضروری کوئی کام نہ ہو۔ عثمٰل کبھی ان کی بگ بگ سنتی تو کبھی اپنے موبائل پر ٹائپنگ کرتی۔ زوہان غور سے اس کے چہرے کی بیزاری اور اتار چڑھاؤ نوٹ کر رہا تھا۔ الطان نیچے زمین پر ایک بلی کا بچہ ہاتھ میں لیے بیٹھا تھا۔ اور اس سے ناجانے کونسے راز و نیاز کرنے میں مصروف تھا۔

یاراجی خاموش کیوں ہو۔۔ اینم نے عشمال کے گال پر چٹکی کاٹی۔۔ ایک توہر کوئی میرے معصوم گالوں کے پیچھے ہے۔ غصے سے عشمال بولی تو لیزا نے بھی اس کے گال کھینچے۔۔ زوہان چلتا ہوا ان کے سر پر کھڑا ہوا تو لیزا پر جوش سی کھڑی ہو گئی۔۔ اس کا لال چہرہ دیکھتے اینم نے اپنی ہنسی دبائی۔۔ عشمال اگنور کیے اپنے کام میں مصروف رہی۔۔ عشمال کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔۔ نہیں ٹھک سے زوہان کی طرف بغیر دیکھے جواب آیا تو اینم اور الطان نے منہ بسورا۔۔ زوہان نے اینم کو اشارہ کیا تو وہ لیزا کو لیے وہاں سے چل دی۔۔ کل رات ہی اینم کو الطان اور زوہان نے اپنی سائڈ کر لیا تھا۔۔ ان کے جانے کے بعد زوہان عشمال کے سامنے بیٹھ گیا تو اینم نے اسے دیکھا۔۔ کیا مسئلہ ہے۔۔ آپ سے بات کرنی ہے۔۔ لیکن مجھے نہیں کرنی جان چھوڑو۔۔ لیکن میں نہیں چھوڑنے والا۔۔ عشمال نے غصے سے اس کو دیکھا تو زوہان مبہوت ہوا۔۔ سورج کی کرنیں اس کے چہرے کو روشن کیے آنکھوں میں عجیب

سے رنگ بھر رہی تھیں لال ہوئے گال اور آنکھیں کھول کر اسے گھورتی
زوہان کو گنگ کر گئی۔۔ ایک تو تم سکتے میں چلے جاتے ہو۔۔ میں پہلے اپنے
مسئلوں میں الجھی ہوں اوپر سے تم۔۔ جھنجھلا کر بولے گئی۔۔

میں سوری کرنا چاہتا ہوں۔۔ عثمٰل نے جھٹکے سے سر اٹھائے اسے
دیکھا۔۔ نیلی آنکھوں میں حیرت تھی۔۔ لیکن کیوں۔۔ اس کی آنکھوں میں
دیکھے بولا۔۔ کیونکہ میں نے آپ کا دل دکھایا۔۔ عثمٰل کا دل تیزی سے
دھڑکا۔۔ میں آپ کو نہیں جانتا تھا پہلی ملاقات میں لیکن پھر آپ کو جان گیا اور
اب چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھے جان لیں۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھے جیسے
اسے پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ لیکن عثمٰل نے نظریں سپاٹ کر لیں
صرف ان آنکھوں میں حیرت زوہان کو نظر آئی۔۔ ایک سال پہلے جب ہم
ملے تھے تب آپ کی آنکھوں میں ایسا تاثر تھا جیسے آپ مجھے برسوں سے

جانتی ہیں پھر اب لا تعلق کیوں ہیں۔۔ کیا ہم نارمل لوگوں کی طرح نہیں رہ سکتے۔۔ اور میں ایسا کیوں کروں۔۔ مدھم سی سرگوشی ہوئی تو زوہان مسکرایا۔۔ کیونکہ آپ بھی جانتی ہیں اور میں بھی کہ ہمارا پرانا تعلق ہے۔۔ چند لمحوں کے لیے عیشمال کچھ بول نہ سکی۔۔ اور فوراً اپنے خول میں سمٹی ہم چلو بس میری کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے۔۔ لیکن آپ نے جواب نہیں دیا عیشمال۔۔ کیا جواب دوں میں۔۔ معاف کرنے والی ذات اللہ کی ہے اور رہی بات مجھے دکھ دینے کی تو میں اگر ہرٹ ہوئی بھی تھی تو وہ بات پرانی ہے اور میں نے تمہیں تب ہی معاف کر دیا تھا سو ڈونٹ وری۔۔ سنجیدگی سے کہتی اپنا بیگ لیے اٹھی اور اینیم اور لیزا کی طرف بڑھی۔۔ زوہان اسے دور جاتا دیکھے گیا۔۔ اب وہ اینیم اور لیزا سے الجھ رہی تھی شاید اس بات پر کہ وہ اسے زوہان کے ساتھ اکیلا چھوڑ آئی تھیں۔۔ اب وہ اپنی کلاس کی سمت جارہی تھی۔۔ نظروں سے اوجھل ہوئی تو فضا بھی بو جھل ہو گئی۔۔ الطان نے

زوہان کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔ بھائی چلی گئی وہ اب تو بھی واپس آجا۔۔ زوہان نے اسے خشمگیں نظروں سے گھورا۔۔ یار کچھ تو ہے جو عشمال کے بارے میں مجھ سے چھپا ہوا ہے۔۔ اسی جانب دیکھے زوہان بولا جدھر عشمال نظروں سے اوجھل ہوئی تھی۔۔ خیر چلو۔۔ پی کیپ سے آدھا چہرہ چھپائے وہ یونی کے احاطے سے نکلتا چلا گیا۔۔ شام میں عشمال اپارٹمنٹ سے باہر نکلی تو سامنے ہی زوہان کھڑا نظر آیا۔۔ عشمال اسے دیکھ کر منہ میں بڑبڑائی۔۔ فارغ انسان۔۔ محترمہ فارغ نہیں ہوں بس آپ کے لیے وقت ہی وقت ہے۔۔ دلکش انداز میں کہتے اس نے سر کو خم دیا۔۔ پہلی نظر میں تم مجھے لو فر نہیں لگے تھے قسم۔۔ ورنہ وہیں گلا دبا دیتی ہٹو اب راستے سے۔۔ زوہان کھل کر ہنسا۔۔ بہت دلچسپ باتیں کرتی ہیں آپ۔۔ بغیر کچھ بولے عشمال آگے کی طرف چلنے لگی۔۔ زوہان بھی پیچھے پیچھے چلنے لگا۔۔ عشمال نے کوفت سے آنکھیں گھمائیں اب پیچھا کیوں کر رہے

ہو۔۔۔ اسے گھور کر وہ پھر چلنے لگی۔۔۔ بھول کیوں نہیں جانتیں آپ ایک سال پہلے کی ملاقات۔۔۔ عثمٰل نے ضبط سے آنکھیں میچیں۔۔۔ اور پھر سے چلنے لگی تو زوہان بھی آہستہ آہستہ قدم اٹھانے لگا۔۔۔ کچھ دیر ان کے درمیان خاموشی بولتی رہی کہ عثمٰل کی آواز نے خاموشی توڑی۔۔۔ عثمٰل کچھ نہیں بھولتی زوہان کبھی نہیں۔۔۔ اللہ نے ہمیں معاف کرنے کو کہا ہے بھولنے کو نہیں۔۔۔ اور یہ نابھولنا ہمیں مستقبل کی تکلیف سے بچا لیتا ہے۔۔۔ زوہان کچھ نہیں بولا اور دونوں ایسے ہی چلتے رہے۔۔۔ ایک بار پھر گہری خاموشی چھا گئی۔۔۔ دونوں کے قدموں کی آواز بھی خاموش تھی۔۔۔ زوہان اس کے بنا چا پ قدم اٹھانے کی تکنیک پر چونکا لیکن سر جھٹک کر بولا۔۔۔ لیکن اگر ہم ماضی کو نہیں بھولیں گے تو آگے کیسے بڑھیں گے۔۔۔ کس نے کہا میں نے ماضی یاد رکھا ہے۔؟ عثمٰل ایک نظر مڑ کر اسے دیکھتی پھر سے آگے دیکھے چلنے لگی اور بولی۔۔۔ ماضی کو بھلا دینا ہی عقل مندی ہے لیکن جو لوگ آپ کو

ٹھیس پہنچائیں انہیں اس طرح اپنے لاشعور میں محفوظ رکھنا کہ کبھی آپ اسی انسان سے جزباتی طور پر یا کسی بھی وجہ سے نقصان نا اٹھاؤ۔۔ کسی کو بھی جزباتی تکلیف دینا اسے پیرالائز کرنے جیسا ہے۔۔ میں کبھی ماضی کی باتیں یاد نہیں رکھتی نہ لوگ لیکن میں انہیں بھولتی بھی نہیں۔۔ زوہان اسے خاموشی سے سنے گیا۔۔ مطلب ہمارا تعلق کبھی صحیح نہیں ہوگا۔۔ عشمال حیرت سے رکی اور مڑ کر اسے دیکھا۔۔ اور ہمیں اپنا تعلق صحیح کرنے کی کیا ضرورت تم کون سامیری تایا کے بیٹے ہو۔۔ اس کے ناک چڑھا کر بولنے پر زوہان زور سے ہنسا۔ ہو بھی سکتا ہوں۔۔۔ تو عشمال پھر سے آگے چلنے لگی اور ایک سٹور میں داخل ہو گئی تو زوہان بھی پیچھے لپکا۔۔ یار اب تم ہر جگہ تو مت آؤ۔۔ عشمال کوفت سے بولی۔۔ اب آپ کو عادت ڈال لینی

چاہیے۔۔۔ کندھے اچکا کر کہتا زوہان اسے دیکھے گیا تو عشمال نے اسے گھورا اور چاکلیٹ لینے لگی۔۔ پہلے اتنی کڑوی ہیں اوپر سے بلیک چاکلیٹ۔۔ اپنے

کام سے کام رکھو۔۔ بل دے کر عثمٰل باہر آئی۔۔ اور اپار ٹمنٹ کی جانب
 بڑھی لیکن اب زوہان اس کے پیچھے نہیں تھا۔۔ عثمٰل نے شکر کا سانس لیا
 اور تیزی سے گھر کی طرف چلی گئی۔۔ زوہان بھی مسکراتا ہوا سائیڈ سے ہوتا
 اس کے گھر میں داخل ہونے کے بعد اپنے گھر گیا۔۔ آج کے لیے اتنا ہی
 کافی ہے۔۔ مسکرا کر سوچتا وہ سونے کے لیے لیٹ گیا۔۔ اس نے جان بوجھ
 کرواپسی پر دوری اختیار کی تھی تاکہ وہ جلدی گھر چلی جائے۔۔ اسے سوچتے
 نا جانے کب آنکھ لگی۔۔۔

دن گزرتے جا رہے تھے۔۔ زوہان اور عثمٰل کے درمیان تلخی ختم نہ سہی
 لیکن بہت حد تک کم ضرور ہو گئی تھی اور زوہان اسی میں خوش تھا۔۔ البتہ
 اینم اور الطان کی جنگیں جاری تھیں۔۔ موٹی آنٹی کے ریسٹورنٹ پر اب لیزا
 کی موجودگی کا اضافہ ہو گیا تھا۔۔ اتوار کا دن تھا اور ساری پلٹون سوائے زوہان

کے عشمال کے لان میں بیٹھی تھی۔۔ اینم کچن میں سنیکس لینے گئی تھی جبکہ لیزا اور الطان پنچہ لڑا رہے تھے اور موٹی آنٹی انھیں چیئر کر رہی تھیں۔۔ اینا آپ میرے ساتھ ہیں یا اس ترکی بندر کے ساتھ۔۔ لیزا نے اس کا ہاتھ چھوڑے نتھنے پھلا کے کمر پر ہاتھ رکھے موٹی آنٹی سے پوچھا۔۔ (الطان اور زوہان کی طرح لیزا اور اینم بھی موٹی آنٹی کو اینا کہنے لگی جبکہ عشمال موٹی عورت تو کبھی سفید پانڈا)۔۔ ارے میرا بچہ ہم تمہارے ساتھ ہے۔۔ اتر کر لیزا کو کہا۔۔ البتہ عشمال اپنے کمرے میں تھی۔۔ اور زوہان نے ابھی آنا تھا۔۔ ان کی موج مستی کو چھوڑے اگر۔۔ کالونی سے دو گلیاں دور ایک چھوٹے سے گھر کو دیکھیں تو اس کے سامنے ایک لڑکی کالے لباس پہنے منہ کو کالے ہی ماسک سے چھپائے ارد گرد کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔۔ صرف بھوری آنکھیں نظر آرہی تھیں۔۔ کہ ایک ہی جست میں اس نے گیٹ کے اوپر چھلانگ لگائی اور لان میں کود گئی۔۔ اب وہ تیزی سے

لاؤنج میں بہت ساری چابیوں کا گچھ اٹھائے ان میں سے ایک ایک لگا کر
 چیک کرتی کہ کلک کی آواز سے دروازہ کھل گیا تو وہ اندر بڑھی تقریباً پندرہ
 منٹ بعد وہ مطلوبہ چیز پیکٹ میں ڈالے باہر نکلی اور تیزی سے بھاگ
 گئی۔۔۔ لان میں اب عشمال کا اضافہ ہو چکا تھا۔۔۔ وہ جھولے پر بیٹھی اپنے
 لیپٹاپ میں کام کرنے میں مصروف تھی اور باقی سب نیچے گھاس پر بیٹھے جھگڑ
 رہے تھے کہ زوہان اندر آیا تو سب خاموش ہوئے البتہ عشمال اپنے کام میں
 مگن رہی۔۔۔ اور بھئی کیا ہو رہا ہے۔۔۔ ڈارلنگ دیکھو یہ چھوٹی سی لڑکی بار بار
 چیٹنگ کر رہی ہے۔۔۔ اور یہ اینم کو الطان کچھ نہیں بول رہا یہ بھی چیٹنگ کر
 رہی ہے۔۔۔ منہ بسور کراہنے لگا تو زوہان کا قہقہہ گونجا عشمال نے تیرٹھی
 نظروں سے اس منظر کو اپنے دل کے پردوں میں قید کیا۔۔۔ دیکھو بھئی میری
 اینا کے ساتھ چیٹنگ نہیں کرو۔۔۔ پھر سے سٹارٹ کرو۔۔۔ اس کے کہنے پر
 چاروں پھر سے لڑو کھیلنے لگے۔۔۔ کبھی شور مچاتے کبھی منہ بسور کر بیٹھ

جاتے۔۔ عشمال کے جھولے کے پاس چسیر رکھ کر زوہان بیٹھا اور قدرے دھیمی آواز میں بولا۔۔ کیسی ہیں۔۔ میں ٹھیک تم سناؤ۔۔ اہاں میں بھی ٹھیک۔۔ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔ کچھ خاص نہیں۔۔ کل ہم لوگ ٹاور برج جا رہے ہیں۔۔ آپ لوگ بھی چلیں۔۔ عشمال کچھ نہ بولی تو زوہان خاموش ہو گیا اور اس کے تیزی سے ٹائپنگ کرتی لمبی باریک انگلیاں دیکھنے لگا۔۔ جو تیز تیز ٹائپ کرتی جیسے رقص کر رہی ہوں۔۔ ٹھیک ہے ہم چلیں گے۔۔ لیپٹاپ بند کرتے عشمال بولی اور سلائیڈنگ ڈور کھولتی اندر کی طرف گئی زوہان بھی پیچھے گیا۔۔ کیا میں آسکتا ہوں۔۔ تم آچکے ہو زوہان۔۔ ایک آئبر واچکائے عشمال بولی۔۔ تو زوہان بغیر شرمندہ ہوئے کندھے اچکا گیا۔۔ پوچھنا تو فرض ہے۔۔ کیا کرنے آئے ہو۔۔ آپ سے بات۔۔ تو کرو۔۔ آپ اتنا سیر نہیں کیوں رہتی ہیں۔۔ شاید یہ تمہارا مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔۔ لیکن ایک سال پہلے آپ قدرے پر جوش اور زندہ دل

لڑکی تھیں مجھے یاد ہے۔۔ اور تم بھی ایک سال پہلے سنجیدہ خاموش۔۔ کام سے کام رکھنے والے کسی سے بات نہ کرنے والے تھے۔۔ دو بد و جواب آیا تو زوہان مسکرایا۔۔ تو آپ نے اتنا نوٹ کیا تھا۔۔ عثمٰل زچ ہوئی۔۔ وقت سب بدل دیتا ہے۔۔ فضا میں کافی کی خوشبو پھیلنے لگی۔۔ خاموشی کا دورانیہ بڑھا۔۔ زوہان نے چونک کر عثمٰل کے ہاتھ کو دیکھا جو اس کی طرف کافی کا کپ بڑھائے ہوئے تھی۔۔ ارے اس کی کیا ضرورت تھی۔۔ عثمٰل نے ہاتھ واپس کھینچا الطان کو دے دیتی ہوں۔۔ تو زوہان نے جلدی سے پکڑی نہیں۔۔ نہیں۔۔ میں ہی پیوں گا۔۔ اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔۔ دونوں ساتھ باہر آئے تو الطان گنگنا یا۔۔ بڑی دیر کر دی مہرباں آتے آتے۔۔ عثمٰل نے عجیب نظروں سے اسے گھورا۔۔ کسی دن یہ تمہاری پتلی گردن میرے ہاتھوں میں ہوئی تو بچو گے نہیں تم۔۔ زوہان نے الطان کی شکل دیکھ کر قہقہہ لگایا۔۔ اینا اور لیزا اس اجنبی زبان کو منہ کھولے سن رہی

تھیں کیونکہ وہ لوگ اردو میں بات کر رہے تھے۔۔۔ یہ آپ لوگ کیا بول رہے ہو۔۔۔ تو الطان جلدی سے سیدھا ہوا۔۔۔ ارے یہ لوگ تو بس میری تعریف کر رہے تھے۔۔۔ کر ہی نہ دیں شکل دیکھی ہے اپنی۔۔۔ ترکش بندر۔۔۔ اینم نے ناک چڑھا کر کہا تو سب ہنس دیے۔۔۔ زوہان نے کافی کا کپ عشمال کو پکڑا یا۔۔۔ اور الطان کو لیے باہر کی جانب چلا۔۔۔ اوکے گاڑ کل ہم لوگ ٹاور برج جارہے ہیں۔۔۔ آپ سب بھی آئیں۔۔۔ لیکن مجھے تو کل کچھ کام ہے۔۔۔ لیزا نے منہ بسورا۔۔۔ چلیں کوئی بات نہیں میں پھر کبھی چل لوں گی۔۔۔ میرے بچو میں بھی ریسٹورنٹ چھوڑ کر نہیں جاسکتی تم لوگ انجوائے کرنا۔۔۔ تو زوہان نے پر امید نظروں سے عشمال کی جانب دیکھا۔۔۔ اینم بھی جانا چاہ رہی تھی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ سب چلے گئے تو اینم نے سارا پھیلاوا سمیٹا اور اپنے کمرے میں چلی گئی کہ اس نے اسائنمنٹ بنانی تھی۔۔۔ عشمال پھر سے جھولے پر لیپ ٹاپ رکھے بیٹھی کام کرنے لگی۔۔۔

اگلے روز وہ لوگ عثمٰل کی گاڑی میں بیٹھے ٹاور برج پہنچے۔۔ الطان اور اینم تھوڑا پیچھے لڑتے جھگڑتے ٹریفک دیکھتے چل رہے تھے جبکہ سکن کلر کا کرتا پاجامہ پہنے لمبے بھورے بال پشت پر پھیلائے گلے میں مفلر ٹگائے عثمٰل آگے اور زوہان اس کے قدموں کے پیچھے چل رہا تھا۔۔ عثمٰل کال پر تھی۔۔ جی ابی جان میں ٹھیک ہوں امو کیسی ہیں۔۔ جی جی اینم ٹھیک ہے فلحال الطان سے لڑنے میں مصروف ہے آپ سے بھی کر لے گی بات۔۔ جی جی کام ہو گیا تھا آپ سمجھیں بس بہت قریب ہیں ہم۔۔ پر اسرار لہجہ زوہان کو ٹھٹکا گیا۔۔ وہ تھوڑا اور قریب ہوئے چلنے لگا۔۔ ہم ابی جان مجھے لگتا ہے جیسے کوئی نظر رکھے ہوئے ہے۔۔ کوئی بات نہیں سامنے آیا تو ہڈیوں پر واپس نہیں جائے گا۔۔ کنکھیوں سے زوہان کو دیکھتے بول کر قہقہہ لگایا۔۔ تو زوہان سٹیٹا گیا۔۔ عثمٰل نے کال کٹ کی اور اپنے قدم سستی سے اٹھانے لگی۔۔ لنڈن میں بنایہ ٹاور برج بہت خوبصورت ایک بہت بڑی ٹریفک کو

سمیٹے پوری شان سے کھڑا تھا۔ ٹریفک کے ساتھ دوسری سائیڈ پیدل چلنے والوں کے لیے جگہ تھی۔۔ جہاں کچھ لوگ ہاتھوں میں گٹار لیے گنگنارہے تھے تو کوئی کافی مگ پکڑے اپنے ساتھیوں کے ساتھ پلر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے تھے۔۔ کچھ زمین پر گروپ میں بیٹھے شور مچاتے لوگوں کی توجہ کھینچ رہے تھے۔۔ کچھ دور کھڑی اینم الطان کو پھر کسی بات پر سنارہی تھی اور وہ مسکراہٹ رو کے چہرہ نیچے جھکائے سن رہا تھا۔

عشمال ان کو دیکھ کر ہنسی۔۔ پھر زوہان نے اس کے لب ہلتے دیکھے تو اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ تھینکس زوہان۔۔ میں جب سے یو کے آئی تھی ایک ہیکٹک روٹین چل رہی تھی۔۔ لیکن آج میں خود کو بہت ہلکا محسوس کر رہی ہوں۔۔ یہ منظر، یہ لطیف سا شور، یہ برج اور یہ چمکتا تاروں سے سجا آسمان اور یہ رات بہت حسین ہے۔۔ خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی

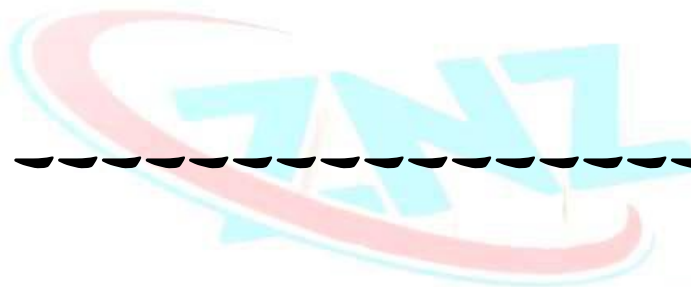
تھی۔۔ زوہان یک ٹک اس کے روشن چہرے اور چمکتی نیلی آنکھوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ زوہان کے کچھ نہ بولنے پر عشمال مسکرا کر پلٹی اور پھر سے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی ایک کافی شاپ میں چلی گئی۔۔ زوہان وہیں کھڑا دیکھتا رہا۔۔ اب نیلی آنکھوں والی لڑکی پیمنٹ کر رہی تھی۔۔ اور دو بلیک کافی لیے زوہان کی طرف چلی آئی۔۔ عشمال نے مسکرا کر اسے کافی پکڑائی زوہان نے اسی خاموشی سے کافی پکڑی۔۔ عشمال مسکرا کر کافی پینے لگی۔۔ اسے اب عادت ہو گئی تھی۔۔ زوہان ایسے ہی اس کو دیکھتے مبہوت اور جام ہو جایا کرتا تھا۔۔ ان گزرے چار مہینوں میں عشمال کے دل سے پچھلے سال کی ساری کلفت دور ہو گئی تھی۔۔ عشمال پھر سے دھیرے دھیرے قدم اٹھانے لگی اور پلر کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔۔ کچھ دیر بعد اسے اپنے ساتھ زوہان کی موجودگی محسوس ہوئی۔۔ عشمال۔۔ اسے دھیمے سے پکارا۔۔ ہم۔۔ کافی کا گرم گھونٹ حلق سے اتارتے عشمال نے اسے

ہی گزر گئے۔۔ زوہان خاموش رہا۔۔ بتاؤ بھی۔۔ کیونکہ محبت تو سبھی کرتے ہیں لیکن زوہان عباسی کو عشمال خان سے عقیدت ہے۔۔ خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائے۔۔ وہ عشمال کا دل ساکت کر گیا۔۔ لال سرخیاں اس کے سفید خدو خال میں گھلیں اور وہ گہرا سانس لیتی رخ موڑ گئی۔۔ بہت بڑا دعویٰ کر دیا ہے جناب آپ نے۔۔۔ عشمال کا دل دھڑکا ایسا لگا جیسے روشنیاں ارد گرد بھر دی گئی ہوں۔۔ زوہان اس کے کھلے بھورے بالوں کو دیکھ رہا تھا۔۔ کبھی یہ بال اس کی کمزوری ہوا کرتے تھے۔۔ آخر کیا بات تھی جو زوہان جانتا تھا۔۔؟ کیا وہ وقت آگیا تھا جب عشمال حقیقت جان جائے گی۔۔ اسکی پشت کو دیکھے وہ سوچے گیا جواب دھیمی چال سے اینیم اور الطان کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔ کہ اچانک مڑی اور زوہان کو پکارا۔۔ زوہان تیزی سے اس کی جانب بڑھا۔۔ اپنے دعوے پر قائم رہنا زوہان عباسی۔۔ زوہان سینے پر بازو رکھے جھکا۔۔ ہمیشہ مادام۔۔۔ تو

عشمال اس کے انداز پر کھلکھلائی۔۔۔ اینم اور الطان نے دونوں کو دیکھ کر
ماشاء اللہ کہا اور چاروں گاڑی کی جانب بڑھے۔۔

لنڈن کا ایک سنسان علاقہ۔۔ جھاڑیوں میں بنا ایک چھوٹا سا ہٹ پر اسرار لگتا
تھا۔۔ اندر جھانکو تو۔۔ گول میز کے گرد پانچ لوگ چہرہ کالے ماسک سے
ڈھانپے کھڑے تھے۔۔ درمیان میں اصلحہ رکھا تھا۔۔ سربراہی کرسی پر
بوس نامی شخص بیٹھا تھا۔۔ پانچوں میں سے کسی کی بھی شناخت کر پانا مشکل
تھا۔۔ وہ ایک مشن سے جڑے پانچ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے
بے خبر تھے۔۔ ان کے حلیے سے پہچان مشکل تھی کہ کون لڑکا ہے یا
لڑکی۔۔۔۔۔ ایجنٹ 1 اور ایجنٹ 2 آپ دونوں کل رات ہر جگہ کا جائزہ لے
لو گے مجھے اوکے کی رپورٹ ملنی چاہیے۔۔ راجر بوس۔۔ ان کی آواز بھی
مشینی لگتی تھی۔۔ گویا ایک دوسرے سے بھی چھپنے کی کوشش کی گئی

ہو۔ ایک ایک کرتے وہ سب چلے گئے تو باس نے اپنا ماسک ہٹایا۔ اور ایک نقشے کو دیکھنے لگے ان کے پاس بس دو دن تھے اس مشن کو مکمل کرنے۔ اور ٹارگٹ تک پہنچنے میں۔۔ تھکی سی سانس خارج کرتے وہ ہٹ کولاک کرتے جھاڑیوں میں گم ہو گئے۔۔۔



آکسفارڈ یونیورسٹی کے احاطے میں آؤ تو کینیٹین کے باہر گھاس پر الطان اینم لیزا اور عشمال بیٹھے تھے۔۔ یار آج تو بہت بورنگ لیکچرز تھے۔ اینم کے بولنے پر الطان کی رگِ ظرافت پھڑکی۔۔ تمہیں کبھی اچھا بھی لگتا ہے نکچڑی بندریا۔ الطان کے بولنے پر اینم نے اس کو ایک جھانپڑ سید کیا۔۔ عشمال تم اسے اپنی زبان میں سمجھا دو کسی دن ترکی کا بوجھ کم کر دوں گی میں۔۔ ہاں

اور جیسے پاکستان کا بوجھ تو ہمیشہ سلامت رہے گا۔ نا۔ الطان نے کہہ کر دوڑ لگادی تو اینم اس کے پیچھے اپنا بیگ اٹھا کر بھاگی آج یہ مجھ سے نہیں بچے گا۔ لیزا ان دونوں کو دیکھتی منہ پھاڑے ہنس رہی تھی۔ جبکہ عثمٰل اپنا لپٹاپ کھولے سر پکڑے بیٹھی تھی۔ کہ اس کی نظر سامنے اٹھی۔۔ بھورے رنگ کی جیکٹ سکن کلر پینٹ پہنے بالوں کو بے ترتیبی سے ماتھے پر سجائے وہ چلا آ رہا تھا۔۔ سلام گاؤز۔۔ آکر سلام کیا اور عثمٰل سے زرا فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔ کیسی ہیں۔۔ ہمیشہ کی طرح ملائمت اپنے لہجے میں سموئے پوچھا۔۔ ٹھیک ہوں بس کچھ مشکلوں میں گھری ہوں۔۔ ٹاور برج سے واپسی پر ایک ہفتے بعد یہ ان کی پہلی ملاقات تھی اور زوہان کو وہ اس دن کی نسبت آج تھکی تھکی معلوم ہوئی۔۔ کیا میں جان سکتا ہوں۔۔ نہیں تو۔۔ مسکرا کر عثمٰل نے کہا تو زوہان کی مسکراہٹ بھی گھری ہوئی۔۔ ارے ہاں یاد آیا تم مجھے کچھ بتانے والے تھے نا۔ بتاؤ اب۔۔ نہیں ابھی آپ دماغی

اور اعصابی طور پر تھکی ہوئی ہیں۔۔ پھر کبھی۔۔ عثمٰل نے کندھے اچکائے
۔۔ لیکن دل میں ایک بے چینی سی تھی۔۔ نا جانے کیا بات ہو۔۔ میں چلتا
ہوں کچھ کام ہے۔۔ زوہان کہہ کر اٹھا تو عثمٰل اس کی پشت دیکھے گئی۔۔ لیزا
نے عثمٰل کو مخاطب کیا۔۔ ایسا لگتا ہے آپ دونوں ایک دوسرے سے
صدیوں سے جڑے ہو آپ دونوں ساتھ میں بہت اچھے لگتے ہو۔۔ سادگی
سے بولتی ہوئی وہ عثمٰل خان کو سرخ کر گئی۔۔ ارے پیکولو۔۔ کچھ بھی مت
بولو یار۔۔ کھسیانی سی ہنستی ہوئی عثمٰل بولی اور اپنی سائیکل کی طرف
بڑھی۔۔ اینم کو ساتھ نہیں لے کر جائیں گی۔۔ نا جانے کدھر غائب ہیں
دونوں وہ آئے تو اسے بولنا میں گھر چلی گئی۔۔ اوکے۔۔ عثمٰل کہتی چلی
گئی۔۔۔

دودن بعد لنڈن میں۔۔۔۔۔

پانچ لوگ پھر سے اپنی پہچان چھپائے ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے بنی جھاڑیوں میں چھپے تھے۔۔ ایجنٹ 4 اور ایجنٹ 5 آپ دونوں آخر میں آؤ گے اور ہم تین پہلے جا کر بلڈنگ کو کور کریں گے تب تک آپ گاڑی میں بیٹھ کر جیمز لگائیں اور کیمرہز ہیک کریں۔۔ وہ سب میں کر چکی۔۔ آئی مین کر چکا ہوں۔۔ ایجنٹ 4 نے جلدی سے کہا۔۔ ہم ایجنٹ 1 نے ہنکار بھرا اور ایجنٹ 2 اور 3 کو اشارہ کیا وہ تینوں آگے بڑھے تو ایجنٹ 5 نے ایجنٹ 4 کو ایک خاص پن چھوئی تاکہ اسے تکلیف بھی ہو ورنہ جس طرح کے انہوں نے لباس پہنے تھے ہاتھ کا اثر نہیں ہونا تھا۔ ایجنٹ 4 نے سسکی بھری اور 5 کو گھور کر

دیکھا۔ وہ تینوں دور سے کھڑے ایک ایک گارڈ کو سائلنسر لگی گنز سے گرائے جا رہے تھے۔ اب بلڈنگ کے سامنے کھڑے گارڈز باقی تھے۔ جنہیں چھیڑنا مطلب اپنی موت آپ بلوانا۔ کیونکہ تقریباً پندرہ گارڈز وہ لوگ بیک سائڈ کے مار چکے تھے تو اندر ناجانے کتنے ہوں۔ ان کے بوس کی طرف سے حکم تھا کہ پانچوں سلامت واپس آئیں۔ ایجنٹ 4 اور 5 پیچھے کی دیوار پھلانگ کر اندر کودے اور اندر بنے گیٹ کو ایجنٹ 5 نے اپنے چابیوں والے گچھے سے کھولا اور اندر دے قدموں سے بڑھے۔ اس سائیڈ کوئی کیمرہ تو نہیں آہستہ آواز میں ایجنٹ 4 نے پوچھا تو ایجنٹ 5 نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔ یہ کوئی وقت ہے مسخری کرنے کا۔ شاید تم بھول رہے ہو ایجنٹ 4 کہ ہم لوگ ایک خاص ٹرک سے کیمرہ ہیک کرتے ہیں کہ اس کی نگرانی کرنے والوں کو سب منظر ویسا ہی چلتا ہوا نظر آتا ہے جیسا پہلے تھا۔ اب خاموشی سے کنڑول روم کی طرف جاؤ راستے میں جو آئے اڑا

دو۔۔ بہت ان لوگوں نے ایش کر لی۔۔ میں مین روم میں جا کر زرا ان کے سرگنا کا پتا کرتا ہوں جو ایجنٹ 1 کی اطلاع کے مطابق آج اس میٹنگ میں شرکت کرنے والا تھا۔۔ پانچ سال سے بوس اس کے پیچھے ہیں فائینلی آج وہ ہاتھ آجائے گا۔۔ پر جوش سی سرد آواز میں ایجنٹ 5 نے بولا تو ایجنٹ 4 بھی جلدی سے آگے کی جانب بڑھا۔۔ (یا بڑھی۔۔ یہ تو وقت بتائے گا...) ایجنٹ 3, 2, 1 تینوں راہداری کی دوسری سائیڈ جہاں اکا دکا گارڈز کھڑے تھے، وہاں سے آگے بڑھتے ہوئے ان کو نشانہ بنائے ایک بیسمنٹ میں گئے۔۔ جہاں مختلف ممالک سے لائی گئی لڑکیاں باندھی گئی تھیں۔۔ یہ ایجنٹ 1 کی دو سال کی محنت تھی جو آج وہ لوگ اتنی آسانی سے اپنے ہدف کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔ ایجنٹ 1 بھی مین روم کی جانب بڑھا جو ایک لمبی راہداری کے آخر میں تھا۔۔ ایجنٹ 5 کو اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو

اچانک حملہ کرنے کے لیے پلٹا اور پیچھے والے کی گردن دبوچی۔۔ ایجنٹ 1 جو اس متوقع حملے کے لیے تیار تھا۔۔ ایجنٹ 5 کی پسلی کی طرف گن کا پچھلا حصہ مارا۔۔ تو ایجنٹ 5 کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔۔ صبر ایجنٹ 5 یہ میں ہوں ایجنٹ 1۔۔ تو اس نے ایک لمبی سانس خارج کی۔۔ شاید آپ نے بوس کا پلان نہیں سنا تھا۔۔ مین روم میں صرف ایجنٹ 5 جائے گا۔۔ غصے سے اسے بولتا وہ جانے لگا تو ایجنٹ 1 بھی آگے بڑھا۔۔ بوس لائن پر ہیں پوچھ لیں۔۔ مجھے ساتھ جانے کے آرڈرز ہیں۔۔ تو ایجنٹ 5 کے کان میں بوس کی گمبھیر آواز گونجی اسے ساتھ لے جاؤ۔۔ تو وہ دونوں اندھیری راہداری میں آگے بڑھے عجیب سی بدبو اٹھ رہی ہے اس جگہ سے جیسے جسم گلنے کی بو ہو۔۔ ایجنٹ 1 کے بولنے پر ایجنٹ 5 نے ہنکار بھرا۔۔ کنٹرول روم کی طرف دیکھیں تو ایجنٹ 3 اور 4 کنٹرول روم کے باہر حملہ کرنے کو تیار کھڑے تھے۔۔ اور ایجنٹ 2 بھی بھاگتا ہوا آیا۔۔ ہمیں جلدی کرنا

ہو گا۔۔ حال میں تعینات گارڈز کو اگر بھنک ہوئی تو اس بلڈنگ کو وہ لوگ ایک جھٹکے میں اڑا دیں گے کیونکہ ان کے سارے کارنامے بیسمنٹ میں ہوتے ہیں اور وہ محفوظ ہے۔۔ ایجنٹ 2 کی پریشان آواز آئی تو ان سب کے کانوں میں بوس کی آواز گونجی۔۔ فکر نہیں کرو۔۔ جیسے تم تینوں کنڑول روم اور ایجنٹ 1 اور 5 میں روم کو کور کرو گے۔۔ آرمی پہنچ جائے گی اور آج ان کا بوس ادھر ہے یہ لوگ بلڈنگ اڑانے کا رسک نہیں لیں گے اسی لیے میں نے آج کا دن چوز کیا تھا۔۔ ان پانچوں کو لگا کہ بوس مسکرائے ہوں۔۔ ہری اپ میرے پانچ گننے پر تم سب لوگ ایکٹو ہو جاؤ گے اور حملہ کرو گے۔۔ بس یاد رکھنا۔۔ مجھے میرے پانچوں جوان سلامت چاہیے۔۔ تو ایجنٹ 2 کی زبان میں کھلی ہوئی۔۔ لیکن ادھر ایک جوانی بھی ہے سر۔۔ اس کی بات سنتے ایجنٹ 4 نے ایک مکا اس کو جڑا لیکن افسوس اس کے اپنے ہاتھ میں درد ہوا۔۔۔ بی سیریس۔۔ ایجنٹ 5 کی کرخت آواز پر سب خاموش

ہوئے۔۔ گو۔۔ بوس کی آواز پر ایجنٹ 1 اور 5 نے مین روم کے لاک پر گولیاں برسائی اور ایک جھٹکے سے اندر داخل ہوئے لیکن یہ کیا۔۔ سب خالی۔۔ اسی طرح ایجنٹ 2, 3, 4 کو بھی خالی کنڑول روم نے منہ چڑھایا۔۔ یہ ضرور کوئی ٹریپ ہے۔۔ ڈھونڈو کوئی لنک۔۔ اسی ہٹ میں بیٹھے بوس کے چہرے پر ایجنٹ 5 کی بات سنتے مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔ مطلب میرا انتخاب درست تھا۔۔ ایجنٹ 1 اور 5 ایک ایک دیوار اور فرش کی اینٹ بجا کر دیکھ رہے تھے۔۔ کہ شاید کوئی سراغ ملے۔۔ عجیب طرز پر وہ کمرابنا تھا۔۔ تکون اینٹیں بغیر سیمنٹ کے فرش پر بچھی تھیں کہ اچانک ایجنٹ 5 کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔ ان لوگوں نے آپ کو اتنی انفارمیشن دی جتنی وہ آپ کو دینا چاہتے تھے ایجنٹ 1۔۔ وہ چاہیں تو ابھی بلڈنگ اڑا دیں انہیں فرق تک نہ پڑے۔۔ اس کی بات سنتے ایجنٹ 1 نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔۔ تو وہ ایک ایک اینٹ ہاتھ میں پکڑے لمبے سے سکریو سے

اکھاڑ رہا تھا۔ ایک اور سکریو اپنے بیگ پیک سے اس نے نکال کر ایجنٹ 1 کو دیا۔ آپ بھی نکالیں فاسٹ ٹائم کم ہے وہ جانتے تھے آج ادھر حملہ ہونے والا ہے۔۔ میٹنگ اور شاید کوئی بڑی ڈیل آج ہی ہونی تھی اسی وجہ سے انہوں نے ہمیں بھی آنے دیا کیونکہ یہ معمولی گارڈز جو آپ لوگوں نے مارے ان کا ذرہ برابر بھی نقصان نہیں کر پائے۔۔ جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ایجنٹ 5 کی زبان بھی چل رہی تھی اور ان کے اس ٹریپ کو اتنے زبردست طریقے سے ڈیکوڈ کرنے پر ایجنٹ 1 بھی متاثر ہوا۔ ایجنٹ 3 اور 4 آپ دونوں باہر آرمی کے ساتھ باقی گارڈز کو ٹھکانے لگائیں اور نیچے طے خانے میں جو لڑکیاں ہیں انہیں پچھلے راستے سے باہر بھیجیں۔۔ لیکن طے خانے میں لڑکیاں نہیں صرف 5 سے 19 سال تک کے لڑکے ہیں۔۔ سب نے حیرت سے ایجنٹ 4 کی آواز سنی۔۔ اوہ نو۔۔ مطلب لڑکیاں ہی آج سمگل ہونی ہیں۔۔ ہری اپ ایجنٹ 2 آپ مین روم میں آئیں مجھے نہیں لگتا کنٹرول

روم میں کچھ ہے اور ایجنٹ 3 اور 4 آپ دونوں باہر جائیں گے بچوں کو
 بازیاب کروائیں اور آرمی کے حوالے کریں۔۔۔ راجر بوس۔۔۔ اللہ
 نگہبان۔۔۔ کامیاب ہو کر لوٹیں۔۔۔ اور بوس کی کال ڈسکنکٹ ہو گئی۔۔۔ ایجنٹ
 2 کے آتے ہی ایجنٹ 1 اور 5 نے اسے بھی اینٹیں اکھاڑنے میں لگایا۔۔۔ پندرہ
 منٹ کی انتھک محنت کے بعد انہیں۔۔۔ ایک اینٹ کے نیچے کچی مٹی نظر آئی
 ۔۔۔ ایجنٹ 5 نے جلدی سے مٹی ہٹائی تو اندر ایک بٹن نظر آیا۔۔۔ تینوں حیرت
 سے دیکھ رہے تھے۔۔۔ مطلب آپ دونوں اتنی دیر سے ایک بٹن کے لیے
 محنت کر رہے تھے۔۔۔ ایجنٹ 2 کی سلگتی آواز پر ایجنٹ 1 نے اسے گھورا چپ
 کرو۔۔۔ تو ایجنٹ 2 نے اندر ہی اندر اسے صلاواتیں سنائیں۔۔۔ ایجنٹ کی
 پر سوچ نظریں اس بٹن پر لگی تھیں۔۔۔ کہ اچانک اس نے بٹن کو ہلکا سا گھمایا تو
 ایک کلک کی آواز آئی۔۔۔ ایجنٹ 1 نے حیرانی سے سامنے کی دیوار کو دیکھا جو
 آہستہ آہستی سرک رہی تھی۔۔۔ زبردست۔۔۔ ایجنٹ 5 نے فاتحانہ نظروں

سے ایجنٹ 2 کو دیکھا تو اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ دیوار کھلنے کے بعد وہ لوگ اندر گئے تو وہاں ایک الگ دنیا جیسے بسی تھی۔ ایک لمبی سی گلی۔ کھلا آسمان۔ وہ لوگ آگے بڑھتے رہے۔ (illusion) ہے یہ آسمان سامنے دیکھو ایجنٹ 1 کی آواز پر انہوں نے سامنے دیکھا تو وہاں ایک لمبا سا ہال نما کمر تھا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا کمر ابنا تھا۔ وہ لوگ پہلے اپنی گزرتا تھا میں لیے الرٹ سے چھوٹے کمرے میں گھسے تو وہاں بہت ساری لڑکیاں اجڑی حالت پھٹے لباس میں موجود تھیں۔ ایجنٹ 5 نے کرب سے آنکھیں میچیں۔ ایجنٹ 1 اور 2 کے اندر بھی اشتعال اٹھا لیکن انہیں صبر سے کام لینا تھا۔ ایجنٹ 2 تم انہیں ادھر سے آزاد کرو اور باہر لے کر جاؤ اب تک تو انہوں نے بلڈنگ صاف کر دی ہوگی۔ ایجنٹ 1 کے کہنے پر ایجنٹ 2 بھاگ کر لڑکیوں کو کھولنے لگا وہ لڑکیاں عجیب نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔ فکر مت کرو ہم تمہیں یہاں سے آزاد کر دیں گے۔ ایجنٹ 2 کے

بولنے پر وہ لوگ ڈھیلی پڑیں۔۔۔ تو ایجنٹ 1 اور 5 بڑے ہال کی جانب
 بڑھے۔۔۔ تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔۔۔ سامنے بڑی سی میز خالی تھی۔۔۔ جس پر
 بہت سارے لیپ ٹاپ اور اصلحہ پڑا تھا۔۔۔ وہ لوگ بنا چاپ کیے آگے بڑھتے
 رہے۔۔۔ یہاں تک کہ انہیں دھیمی سرگوشیوں کی آوازیں آئیں۔۔۔ ان
 کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ ان کی موت سر پر کھڑی
 ہے۔۔۔۔۔ ایجنٹ 1 نے اسے تائیدی نظروں سے دیکھا۔۔۔ اور تھوڑا آگے
 بڑھا۔۔۔ تو اسے اپنا خون منجمد ہوتے محسوس ہوا۔۔۔ اسے گنگ دیکھ کر ایجنٹ
 5 نے ایجنٹ 1 کو ہلایا۔۔۔ خیر ہے۔۔۔ ہم۔۔۔ ہاں۔۔۔ دیکھو یہ ٹوٹل چھ لوگ
 ہیں اور درمیان میں وہ جو پاکستانی بڑھا بیٹھا ہے وہ شاید ان کا سر براہ ہے اور وہ
 سائیڈ میں بیٹھے دو گورے آج کے کلائینٹس اگر ہم اس بڑھے کو۔۔۔ ٹارگٹ
 کریں تو یہ اس کے تین چیلے قابو میں آئیں گے لیکن اگر ہم گوروں کو ٹارگٹ
 کریں تو یہ سب قابو آئیں گے کیونکہ اگر ان گوروں کی لاش باہر گئی تو بلیک

ورلڈ میں کہرام مچ جائے گا۔۔ یہ دونوں بہت بڑے ڈیلرز ہیں پچھلے سال ایک مشن کے دوران یہ بچ گئے تھے۔۔ ایجنٹ 5 اندر کے منظر کو دیکھ کر ایجنٹ 1 کو جائزہ لے کر بتا رہا تھا۔۔ اور ایجنٹ 1 ایک گہری سوچ میں گم تھا۔۔ تم سن بھی رہے ہو۔۔۔ یہ وقت سکتے میں جانے کا نہیں ہے۔۔ پتا نہیں کیسے کیسے لوگوں کو بوس رکھ لیتے ہیں۔۔ ناگواری سے کہتے ایجنٹ 5 آگے بڑھا تو ایجنٹ 1 نے اس کا بازو پکڑا اور اپنی طرف کھینچا میں آپ کی طرح جلد باز نہیں ہوں۔۔ اس کی مصنوعی لینز لگی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے ایجنٹ 1 بولا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔ بوس کی آواز پر دونوں الرٹ ہوئے۔۔ تمہیں وہاں لڑنے نہیں بھیجا۔۔ باہر سب کنٹرول میں ہے ان کا صفایا کرو۔۔ باقی تینوں ایجنٹس آرہے ہیں۔۔ لیکن راستہ۔۔۔ ایجنٹ 5 کی آواز کو ایجنٹ 4 کی آواز نے کاٹا۔۔ ایجنٹ 5 آپ کے لینز میں کیمرہ لگا ہے۔۔۔ تو ایجنٹ 2 نے مدھم سا قہقہہ لگایا۔۔ کسی دن ہمیں خبر ہوگی کہ

ہمارے جسم کے ہر پرزے میں بوس نے کوئی نہ کوئی آلہ فٹ کیا ہوا ہے۔۔۔ ایجنٹ 4 نے اسے گھورا۔۔ تمہیں دیکھ کر مجھے کسی کی یاد آتی ہے۔۔۔ ایجنٹ 4 کے بولنے پر اس نے سر کو خم دیا۔۔ تم دونوں اپنی زبان بند کر کے بھی چل سکتے ہو۔۔ ایجنٹ 3 کی ناپسندیدہ آواز ان دونوں کے کانوں میں گونجی تو وہ سیدھے ہوئے۔۔ ایجنٹ 5 نے ہال کے پیچھے بنی ایک چھوٹی سی کھڑکی پر فائر کیا تو وہ چھ لوگ گھبرا کر پلٹے اور پیچھے سے ایجنٹ 1 اور 5 نے ان پر حملہ کر دیا۔۔ تین آدمی جوان کے سربراہ کے ساتھ تھے انہیں مار گرایا۔۔ ان تینوں کو بحفاظت لانے کا حکم تھا سو ایجنٹ 5 نے دونوں گوروں کی ٹانگوں پر فائر کھول دیا۔۔ دو دو گولیاں ان کی پنڈلیوں میں ایک ساتھ دونوں ہاتھوں سے ماریں اسر گریبان سے پکڑ کر انہیں اٹھایا۔۔ ایجنٹ 1 نے اس پاکستانی بڑھے کے ٹانگ پر ضبط سے فائر مارنے کی کوشش کی کہ اس نے ایجنٹ 1 پر گولی چلائی ایجنٹ 1 نے جھک کر خود کو بچا دیا۔۔ اور اس کے گولی

مارنے سے پہلے وہ بڑھا ایک بند دروازے کی طرف بھاگا۔۔ ایجنٹ 1 اسے
 جانے مت دینا بھاگو۔۔ ایجنٹ 5 کی تیز آواز پر وہ اس کے پیچھے دوڑا لیکن
 تب تک وہ دروازہ بند ہو چکا تھا۔۔ تو ایجنٹ 5 غصے سے ایجنٹ 1 کی طرف
 بڑھا۔۔ تمہارا چاچا تھا وہ جس پر تم سے ایک گولی نہیں چلائی گئی۔۔ میں نے
 ایک ساتھ دونوں کو ماریں۔ تمہاری وجہ صرف تمہاری وجہ سے بوس کی پانچ
 سالوں کی محنت برباد ہوئی۔۔ تیز تنفس سے بولتے ہوئے ایجنٹ 5 نے
 ایجنٹ 1 کے منہ پر پستول کا دستہ مارا۔۔ تو اس کا ماسک ہٹ گیا۔۔ اور اسے
 دیکھ کر باقی تینوں کا منہ کھل گیا۔ جبکہ ایجنٹ 5 کو توقع تھی کہ ایجنٹ 1 کے
 پیچھے کونسا چہرہ چھپا ہے۔۔۔ ایجنٹ 1 نے جلدی سے ماسک لگایا اور سرخ
 آنکھوں سے اسے گھورا۔۔ بی ان یور لمٹس۔۔ ہم سب کی ہی محنت
 تھی۔۔ بوس کی سخت آواز پر سب الرٹ ہوئے۔۔ آرمی نے پوری بلڈنگ
 کو کور کر کے لڑکیاں اور بچے بازیاب کروالے ہیں۔۔ آپ لوگوں نے بہت

اچھا کام کیا۔۔۔ منزل کے بہت قریب تھے ہم لیکن مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد ہماری گرفت میں ہوگا۔۔۔ لیکن آپ لوگ ایسے ایک دوسرے کو بلیم کر کے اپنی کمزوری نہ دکھائیں۔۔۔ میں نے آپ سب کی ایک دوسرے سے بھی شناخت اس لیے چھپائی ہے تاکہ سب ایک دوسرے سے جزباتی وابستگی رکھے بغیر اپنے ملک کے لیے کام کریں۔۔۔ تو آئندہ میں کسی کو کسی دوسرے پر بلیم کرتے نہ دیکھوں۔۔۔ گوٹاٹ۔۔۔ اور ایجنٹ 5 کنٹرول یور سیلف۔۔۔ آل رائٹ بوس۔۔۔ ناؤ گو۔۔۔ سران گوروں کا کیا کرنا ہے۔۔۔ ایجنٹ 3 کے پوچھنے پر بوس نے کہا۔۔۔ آرمی ان کو دیکھ لے گی۔۔۔ آپ لوگ اب جاسکتے ہیں۔۔۔ اللہ نگہبان۔۔۔ اللہ حافظ بوس۔۔۔ پانچوں ایک۔۔۔ زبان کہتے ہوئے۔۔۔ باہر کی جانب چل دے۔۔۔

آکسفارڈ یونیورسٹی میں آج صبح بڑی خوشگوار اتری تھی۔۔ کیونکہ آج ان سب کا آخری پیپر تھا۔۔ پیپر سے فارغ ہوئے سب لوگ۔۔ کینیٹین میں بیٹھے سینڈوچ سے انصاف کر رہے تھے۔۔ کہ اچانک ان کی کان میں گٹار کی آواز گونجی۔۔ ہفتے بھر سے پیپر ز ہونے کے سبب وہ تینوں الطان اور زوہان سے نہیں مل سکی تھیں اور ابھی بھی الطان لیزا اور اینم کینیٹین میں تھے زوہان کو کسی نے نہیں دیکھا تھا البتہ عشمال کچھ دیر پہلے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔ وہ تینوں زوہان کا گانا سننے کی جلدی میں سینڈوچ ہاتھ میں اٹھائے باہر بھاگے تھے۔۔ لیکن باہر جاتے ان کے منہ کھل گئے۔۔ اینم تو پوری آنکھیں پھاڑے عشمال کو گھور رہی تھی کیونکہ اس کے مطابق عشمال کے اس

ٹیلنٹ کا اسے پتا ہونا چاہیے تھا آخر کو بچپن کا ساتھ تھا۔ سامنے دیکھیں تو
 کالے رنگ کے پیروں کو چھوتی فرائک پہنے ایک لمبے اسٹول پر عثمٰل گٹار
 ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔ لمبے بالوں کی فرنج چوٹی بنائے کندھے پر ڈال
 رکھے تھے۔ اور آنکھیں لال نظر آتی تھیں۔ لبوں پر سرخ ہلکا سا ٹنٹ
 لگائے۔ میک اپ سے عاری چہرہ لیے وہ ایک اداس مورت معلوم
 ہوئی۔۔ الطان اور لیزا بھی منہ کھولے اس اداس پری کو دیکھ رہے
 تھے۔ دھیرے دھیرے کچھ اور طلبا بھی گراؤنڈ میں جمع ہو گئے۔ کہ
 عثمٰل نے خوبصورت باریک آواز میں گانا شروع کیا۔ اور بارش کی
 بوندیں اس کے چہرے پر برسیں۔۔۔

If u wanna go then i'll be so lonely

If u leave'n baby let me down slowly

Let me down..down...

ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوتا کہ زوہان کی آواز پر لوگوں نے مڑ کر دیکھا۔۔ تو
زوہان ہاتھ میں گٹار پکڑے کالی پیٹ شرٹ پہنے گاتا ہوا عیشمال کی جانب چلتا
آ رہا تھا۔۔

زرا زرا مہکتا ہے

بہکتا ہے آج یہ میرا

تن بدن میں پیسا ہوں

بھر لے باہوں میں۔۔۔

سب لوگ مدہوش ہوئے اردو اور انگریزی طرز کے اس ہمیش اپ کو سن
رہے تھے۔۔ اور وہ تینوں حیرت سے گنگ۔۔ بارش اپنا زور پکڑتی جا رہی
تھی۔۔ کہ زوہان کی آواز خاموش ہوتے لوگ انہیں داد دیتے جانے

لگے۔۔۔ الطان کو دونوں کے درمیان ایک عجیب سی سرد مہری دکھائی دی تو اس نے لیزا اور اینم کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔۔۔ عثمٰل اور زوہان ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔۔ پورا گراؤنڈ خالی تھا۔۔۔ کچھ لوگ بارش کی وجہ سے کلاس میں کچھ کینیٹین میں گھس گئے تھے۔۔۔ ویسے بھی گورے بارش میں زیادہ نہیں بھگتے یہ شوق تو بس ہم پاکستانیوں کو ہے۔۔۔ واپس زوہان اور عثمٰل کی طرف آئیں تو زوہان نے اس کی جانب قدم اٹھایا تو عثمٰل جھٹکے سے سٹول سے اتری اور پیچھے قدم لیتی اچانک مڑی اس سے پہلے وہ جاتی کہ زوہان کی برف کی مانند چٹختی آواز نے اس کے اعصاب شل کر دیے۔۔۔

اپنا تعارف تو کرواتی جائیں ایجنٹ 5....

لنڈن کا ایک سمنان علاقہ۔۔ جھاڑیوں میں بنا ایک چھوٹا سا ہٹ پر اسرار لگتا تھا۔۔ اندر جھانکو تو۔۔ گول میز کے گرد پانچ لوگ چہرہ کالے ماسک سے ڈھانپے کھڑے تھے۔۔ درمیان میں اصلحہ رکھا تھا۔۔ سربراہی کرسی پر بوس نامی شخص بیٹھا تھا۔۔ پانچوں میں سے کسی کی بھی شناخت کر پانا مشکل تھا۔۔ وہ ایک مشن سے جڑے پانچ لوگ آپس میں ایک دوسرے سے بے خبر تھے۔۔ ان کے حلیے سے پہچان مشکل تھی کہ کون لڑکا ہے یا لڑکی۔۔۔۔ ایجنٹ 1 اور ایجنٹ 2 آپ دونوں کل رات ہر جگہ کا جائزہ لے لو گے مجھے اوکے کی رپورٹ ملنی چاہیے۔۔ راجر بوس۔۔ ان کی آواز بھی مشینی لگتی تھی۔۔ گویا ایک دوسرے سے بھی چھپنے کی کوشش کی گئی ہو۔۔ ایک ایک کرتے وہ سب چلے گئے تو باس نے اپنا ماسک ہٹایا۔۔ اور ایک نقشے کو دیکھنے لگے ان کے پاس بس دو دن تھے اس مشن کو مکمل کرنے۔۔ اور

ٹارگٹ تک پہنچنے میں۔۔ تھکی سی سانس خارج کرتے وہ ہٹ کولاک کرتے
جھاڑیوں میں گم ہو گئے۔۔۔

آکسفارڈ یونیورسٹی کے احاطے میں آؤ تو کینیٹین کے باہر گھاس پر الطان اینم لیزا
اور عشمال بیٹھے تھے۔۔ یار آج تو بہت بورنگ لیکچرز تھے۔۔ اینم کے بولنے
پر الطان کی رگِ ظرافت پھڑکی۔۔ تمہیں کبھی اچھا بھی لگتا ہے نکچڑی
بندریا۔۔ الطان کے بولنے پر اینم نے اس کو ایک جھانپڑ سید کیا۔۔ عشمال
تم اسے اپنی زبان میں سمجھا دو کسی دن ترکی کا بوجھ کم کر دوں گی میں۔۔ ہاں
اور جیسے پاکستان کا بوجھ تو ہمیشہ سلامت رہے گا۔ نا۔۔ الطان نے کہہ کر دوڑ
لگادی تو اینم اس کے پیچھے اپنا بیگ اٹھا کر بھاگی آج یہ مجھ سے نہیں بچے

گا۔۔ لیزا ان دونوں کو دیکھتی منہ پھاڑے ہنس رہی تھی۔۔ جبکہ عثمٰل اپنا
 لپٹاپ کھولے سر پکڑے بیٹھی تھی۔۔ کہ اس کی نظر سامنے
 اٹھی۔۔ بھورے رنگ کی جیکٹ سکن کلر پینٹ پہنے بالوں کو بے ترتیبی سے
 ماتھے پر سجائے وہ چلا آرہا تھا۔۔ سلام گاڑ۔۔ آکر سلام کیا اور عثمٰل سے
 زرا فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔ کیسی ہیں۔۔ ہمیشہ کی طرح ملائمت اپنے لہجے میں
 سموئے پوچھا۔۔ ٹھیک ہوں بس کچھ مشکلوں میں گھری ہوں۔۔ ٹاور برج
 سے واپسی پر ایک ہفتے بعد یہ ان کی پہلی ملاقات تھی اور زوہان کو وہ اس دن
 کی نسبت آج تھکی تھکی معلوم ہوئی۔۔ کیا میں جان سکتا ہوں۔۔ نہیں
 تو۔۔ مسکرا کر عثمٰل نے کہا تو زوہان کی مسکراہٹ بھی گھری ہوئی۔۔ ارے
 ہاں یاد آیا تم مجھے کچھ بتانے والے تھے نا۔۔ بتاؤ اب۔۔ نہیں ابھی آپ دماغی
 اور اعصابی طور پر تھکی ہوئی ہیں۔۔ پھر کبھی۔۔ عثمٰل نے کندھے اچکائے
 ۔۔ لیکن دل میں ایک بے چینی سی تھی۔۔ نا جانے کیا بات ہو۔۔ میں چلتا

ہوں کچھ کام ہے۔۔ زوہان کہہ کر اٹھا تو عثمٰل اس کی پشت دیکھے گئی۔۔ لیزا نے عثمٰل کو مخاطب کیا۔۔ ایسا لگتا ہے آپ دونوں ایک دوسرے سے صدیوں سے جڑے ہو آپ دونوں ساتھ میں بہت اچھے لگتے ہو۔۔ سادگی سے بولتی ہوئی وہ عثمٰل خان کو سرخ کر گئی۔۔ ارے پیکولو۔۔ کچھ بھی مت بولویار۔۔ کھسیانی سی ہنستی ہوئی عثمٰل بولی اور اپنی سائیکل کی طرف بڑھی۔۔ اینم کو ساتھ نہیں لے کر جائیں گی۔۔ نا جانے کدھر غائب ہیں دونوں وہ آئے تو اسے بولنا میں گھر چلی گئی۔۔ اوکے۔۔ عثمٰل کہتی چلی گئی۔۔۔

دودن بعد لنڈن میں۔۔۔۔۔

پانچ لوگ پھر سے اپنی پہچان چھپائے ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے بنی جھاڑیوں میں چھپے تھے۔۔ ایجنٹ 4 اور ایجنٹ 5 آپ دونوں آخر میں آؤ گے اور ہم تین پہلے جا کر بلڈنگ کو کور کریں گے تب تک آپ گاڑی میں بیٹھ کر جیمرز لگائیں اور کیمراز ہیک کریں۔۔ وہ سب میں کر چکی۔۔ آئی مین کر چکا ہوں۔۔ ایجنٹ 4 نے جلدی سے کہا۔۔ ہم ایجنٹ 1 نے ہنکار بھرا اور ایجنٹ 2 اور 3 کو اشارہ کیا وہ تینوں آگے بڑھے تو ایجنٹ 5 نے ایجنٹ 4 کو ایک خاص پن چھوئی تاکہ اسے تکلیف بھی ہو ورنہ جس طرح کے انہوں نے لباس پہنے تھے ہاتھ کا اثر نہیں ہونا تھا۔ ایجنٹ 4 نے سسکی بھری اور 5 کو گھور کر دیکھا۔۔ وہ تینوں دور سے کھڑے ایک ایک گارڈ کو سائلنسر لگی گنز سے گرائے جا رہے تھے۔۔ اب بلڈنگ کے سامنے کھڑے گارڈز باقی تھے۔۔ جنہیں چھیڑنا مطلب اپنی موت آپ بلوانا۔۔ کیونکہ تقریباً پندرہ گارڈز وہ لوگ بیک سائڈ کے مار چکے تھے تو اندر نا جانے کتنے ہوں۔۔ ان کے بوس کی

طرف سے حکم تھا کہ پانچوں سلامت واپس آئیں۔۔ ایجنٹ 4 اور 5 پیچھے کی دیوار پھلانگ کر اندر کودے اور اندر بنے گیٹ کو ایجنٹ 5 نے اپنے چابیوں والے گچھے سے کھولا اور اندر دے قدموں سے بڑھے۔۔ اس سائیڈ کوئی کیمرہ تو نہیں آہستہ آواز میں ایجنٹ 4 نے پوچھا تو ایجنٹ 5 نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔۔ یہ کوئی وقت ہے مسخری کرنے کا۔۔ شاید تم بھول رہے ہو ایجنٹ 4 کہ ہم لوگ ایک خاص ٹرک سے کیمرہ ہیک کرتے ہیں کہ اس کی نگرانی کرنے والوں کو سب منظر ویسا ہی چلتا ہوا نظر آتا ہے جیسا پہلے تھا۔۔ اب خاموشی سے کنڑول روم کی طرف جاؤ راستے میں جو آئے اڑا دو۔۔ بہت ان لوگوں نے ایش کر لی۔۔ میں مین روم میں جا کر زرا ان کے سرگنا کا پتا کرتا ہوں جو ایجنٹ 1 کی اطلاع کے مطابق آج اس میٹنگ میں شرکت کرنے والا تھا۔۔ پانچ سال سے بوس اس کے پیچھے ہیں فائینلی آج وہ

ہاتھ آجائے گا۔۔۔ پر جوش سی سرد آواز میں ایجنٹ 5 نے بولا تو ایجنٹ 4 بھی جلدی سے آگے کی جانب بڑھا۔۔۔ (یا بڑھی۔۔۔ یہ تو وقت بتائے گا...)۔۔۔

ایجنٹ 1, 2, 3 تینوں راہداری کی دوسری سائیڈ جہاں اکاد کا گارڈز کھڑے تھے، وہاں سے آگے بڑھتے ہوئے ان کو نشانہ بنائے ایک بیسمنٹ میں گئے۔۔۔ جہاں مختلف ممالک سے لائی گئی لڑکیاں باندھی گئی تھیں۔۔۔ یہ ایجنٹ 1 کی دو سال کی محنت تھی جو آج وہ لوگ اتنی آسانی سے اپنے ہدف کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔ ایجنٹ 1 بھی مین روم کی جانب بڑھا جو ایک لمبی راہداری کے آخر میں تھا۔۔۔ ایجنٹ 5 کو اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہوئی تو اچانک حملہ کرنے کے لیے پلٹا اور پیچھے والے کی گردن دبوچی۔۔۔ ایجنٹ 1 جو اس متوقع حملے کے لیے تیار تھا۔۔۔ ایجنٹ 5 کی پسلی کی طرف گن کا پچھلا حصہ مارا۔۔۔ تو ایجنٹ 5 کی گرفت ڈھیلی ہوئی۔۔۔ صبر ایجنٹ 5 یہ میں ہوں

ایجنٹ 1۔۔ تو اس نے ایک لمبی سانس خارج کی۔۔ شاید آپ نے بوس کا پلان نہیں سنا تھا۔۔ مین روم میں صرف ایجنٹ 5 جائے گا۔۔ غصے سے اسے بولتا وہ جانے لگا تو ایجنٹ 1 بھی آگے بڑھا۔۔ بوس لائن پر ہیں پوچھ لیں۔۔ مجھے ساتھ جانے کے آرڈرز ہیں۔۔ تو ایجنٹ 5 کے کان میں بوس کی گمبھیر آواز گونجی اسے ساتھ لے جاؤ۔۔ تو وہ دونوں اندھیری راہداری میں آگے بڑھے عجیب سی بد بو اٹھ رہی ہے اس جگہ سے جیسے جسم گلنے کی بو ہو۔۔ ایجنٹ 1 کے بولنے پر ایجنٹ 5 نے ہنکار بھرا۔۔ کنٹرول روم کی طرف دیکھیں تو ایجنٹ 3 اور 4 کنٹرول روم کے باہر حملہ کرنے کو تیار کھڑے تھے۔۔ اور ایجنٹ 2 بھی بھاگتا ہوا آیا۔۔ ہمیں جلدی کرنا ہو گا۔۔ حال میں تعینات گارڈز کو اگر بھنک ہوئی تو اس بلڈنگ کو وہ لوگ ایک جھٹکے میں اڑا دیں گے کیونکہ ان کے سارے کارنامے بیسمنٹ میں ہوتے ہیں اور وہ محفوظ ہے۔۔ ایجنٹ 2 کی پریشان آواز آئی تو ان سب کے

کانوں میں بوس کی آواز گونجی۔۔ فکر نہیں کرو۔۔ جیسے تم تینوں کنڑول روم اور ایجنٹ 1 اور 5 مین روم کو کور کرو گے۔۔ آرمی پہنچ جائے گی اور آج ان کا بوس ادھر ہے یہ لوگ بلڈنگ اڑانے کا رسک نہیں لیں گے اسی لیے میں نے آج کا دن چوز کیا تھا۔۔ ان پانچوں کو لگا کہ بوس مسکرائے ہوں۔۔ ہری اپ میرے پانچ گننے پر تم سب لوگ ایکٹو ہو جاؤ گے اور حملہ کرو گے۔۔ بس یاد رکھنا۔۔ مجھے میرے پانچوں جوان سلامت چاہیے۔۔ تو ایجنٹ 2 کی زبان میں کھلی ہوئی۔۔ لیکن ادھر ایک جوانی بھی ہے سر۔۔ اس کی بات سنتے ایجنٹ 4 نے ایک مکا اس کو جڑا لیکن افسوس اس کے اپنے ہاتھ میں درد ہوا۔۔ بی سیریس۔۔ ایجنٹ 5 کی کرخت آواز پر سب خاموش ہوئے۔۔ گو۔۔ بوس کی آواز پر ایجنٹ 1 اور 5 نے مین روم کے لاک پر گولیاں برسائی اور ایک جھٹکے سے اندر داخل ہوئے لیکن یہ کیا۔۔ سب خالی۔۔ اسی طرح ایجنٹ 2, 3, 4 کو بھی خالی کنڑول روم نے منہ

چڑھایا۔۔ یہ ضرور کوئی ٹریپ ہے۔۔ ڈھونڈو کوئی لنک۔۔ اسی ہٹ میں بیٹھے بوس کے چہرے پر ایجنٹ 5 کی بات سنتے مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔ مطلب میرا انتخاب درست تھا۔۔ ایجنٹ 1 اور 5 ایک ایک دیوار اور فرش کی اینٹ بجا کر دیکھ رہے تھے۔۔ کہ شاید کوئی سراغ ملے۔۔ عجیب طرز پر وہ کمرابنا تھا۔۔ تکون اینٹیں بغیر سیمنٹ کے فرش پر بچھی تھیں کہ اچانک ایجنٹ 5 کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔ ان لوگوں نے آپ کو اتنی انفارمیشن دی جتنی وہ آپ کو دینا چاہتے تھے ایجنٹ 1۔۔ وہ چاہیں تو ابھی بلڈنگ اڑا دیں انہیں فرق تک نہ پڑے۔۔ اس کی بات سنتے ایجنٹ 1 نے اچھنبے سے اس کی جانب دیکھا۔۔ تو وہ ایک ایک اینٹ ہاتھ میں پکڑے لمبے سے سکریو سے اکھاڑ رہا تھا۔۔ ایک اور سکریو اپنے بیگ پیک سے اس نے نکال کر ایجنٹ 1 کو دیا۔۔ آپ بھی نکالیں فاسٹ ٹائم کم ہے وہ جانتے تھے آج ادھر حملہ ہونے والا ہے۔۔ میٹنگ اور شاید کوئی بڑی ڈیل آج ہی ہونی تھی اسی وجہ سے

انہوں نے ہمیں بھی آنے دیا کیونکہ یہ معمولی گارڈز جو آپ لوگوں نے مارے ان کا ذرہ برابر بھی نقصان نہیں کر پائے۔۔ جلدی جلدی ہاتھ چلاتے ایجنٹ 5 کی زبان بھی چل رہی تھی اور ان کے اس ٹریپ کو اتنے زبردست طریقے سے ڈیکوڈ کرنے پر ایجنٹ 1 بھی متاثر ہوا۔۔ ایجنٹ 3 اور 4 آپ دونوں باہر آرمی کے ساتھ باقی گارڈز کو ٹھکانے لگائیں اور نیچے طے خانے میں جو لڑکیاں ہیں انہیں پچھلے راستے سے باہر بھیجیں۔۔ لیکن طے خانے میں لڑکیاں نہیں صرف 5 سے 19 سال تک کے لڑکے ہیں۔۔ سب نے حیرت سے ایجنٹ 4 کی آواز سنی۔۔ اوہ نو۔۔ مطلب لڑکیاں ہی آج سمگل ہونی ہیں۔۔۔ ہری اپ ایجنٹ 2 آپ مین روم میں آئیں مجھے نہیں لگتا کنٹرول روم میں کچھ ہے اور ایجنٹ 3 اور 4 آپ دونوں باہر جائیں گے بچوں کو بازیاب کروائیں اور آرمی کے حوالے کریں۔۔ راجر بوس۔۔ اللہ نگہبان۔۔ کامیاب ہو کر لوٹیں۔۔ اور بوس کی کال ڈسکنکٹ ہو گئی۔۔ ایجنٹ

2 کے آتے ہی ایجنٹ 1 اور 5 نے اسے بھی اینٹیں اکھاڑنے میں لگایا۔۔ پندرہ منٹ کی انتھک محنت کے بعد انہیں۔۔ ایک اینٹ کے نیچے کچی مٹی نظر آئی۔۔ ایجنٹ 5 نے جلدی سے مٹی ہٹائی تو اندر ایک بٹن نظر آیا۔۔ تینوں حیرت سے دیکھ رہے تھے۔۔ مطلب آپ دونوں اتنی دیر سے ایک بٹن کے لیے محنت کر رہے تھے۔۔ ایجنٹ 2 کی سلگتی آواز پر ایجنٹ 1 نے اسے گھورا چپ کرو۔۔۔ تو ایجنٹ 2 نے اندر ہی اندر اسے صلاواتیں سنائیں۔۔ ایجنٹ کی پر سوچ نظریں اس بٹن پر لگی تھیں۔۔ کہ اچانک اس نے بٹن کو ہلکا سا گھمایا تو ایک کلک کی آواز آئی۔۔ ایجنٹ 1 نے حیرانی سے سامنے کی دیوار کو دیکھا جو آہستہ آہستی سرک رہی تھی۔۔ زبردست۔۔ ایجنٹ 5 نے فاتحانہ نظروں سے ایجنٹ 2 کو دیکھا تو اس نے ادھر ادھر دیکھا۔۔ دیوار کھلنے کے بعد وہ لوگ اندر گئے تو وہاں ایک الگ دنیا جیسے بسی تھی۔۔ ایک لمبی سی گلی۔۔ کھلا آسمان۔۔ وہ لوگ آگے بڑھتے رہے۔۔ (illusion) ہے یہ آسمان

سامنے دیکھو ایجنٹ 1 کی آواز پر انہوں نے سامنے دیکھا تو وہاں ایک لمبا سا ہال
نما کمر تھا اور اس کے ساتھ ایک چھوٹا کمر ابنا تھا۔ وہ لوگ پہلے اپنی گزنہاتھ
میں لیے الرٹ سے چھوٹے کمرے میں گھسے تو وہاں بہت ساری لڑکیاں
اجرٹی حالت پھٹے لباس میں موجود تھیں۔ ایجنٹ 5 نے کرب سے آنکھیں
میچیں۔ ایجنٹ 1 اور 2 کے اندر بھی اشتعال اٹھا لیکن انہیں صبر سے کام لینا
تھا۔ ایجنٹ 2 تم انہیں ادھر سے آزاد کرو اور باہر لے کر جاؤ اب تک تو
انہوں نے بلڈنگ صاف کر دی ہوگی۔ ایجنٹ 1 کے کہنے پر ایجنٹ 2 بھاگ
کر لڑکیوں کو کھولنے لگا وہ لڑکیاں عجیب نظروں سے انہیں دیکھ رہی
تھیں۔ فکر مت کرو ہم تمہیں یہاں سے آزاد کر دیں گے۔ ایجنٹ 2 کے
بولنے پر وہ لوگ ڈھیلی پڑیں۔ تو ایجنٹ 1 اور 5 بڑے ہال کی جانب
بڑھے۔ تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے بڑی سی میز خالی تھی۔ جس پر
بہت سارے لیپ ٹاپ اور اصلحہ پڑا تھا۔ وہ لوگ بنا چاپ کیے آگے بڑھتے

رہے۔۔ یہاں تک کے انہیں دھیمی سرگوشیوں کی آوازیں آئیں۔۔۔ ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ ان کی موت سر پر کھڑی ہے۔۔۔ ایجنٹ 1 نے اسے تائیدی نظروں سے دیکھا۔ اور تھوڑا آگے بڑھا۔ تو اسے اپنا خون منجمد ہوتے محسوس ہوا۔ اسے گنگ دیکھ کر ایجنٹ 5 نے ایجنٹ 1 کو ہلایا۔۔ خیر ہے۔۔ ہم۔۔ ہاں۔۔ دیکھو یہ ٹوٹل چھ لوگ ہیں اور درمیان میں وہ جو پاکستانی بڑھا بیٹھا ہے وہ شاید ان کا سر براہ ہے اور وہ سائیڈ میں بیٹھے دو گورے آج کے کلائینٹس اگر ہم اس بڑھے کو۔ ٹارگٹ کریں تو یہ اس کے تین چیلے قابو میں آئیں گے لیکن اگر ہم گوروں کو ٹارگٹ کریں تو یہ سب قابو آئیں گے کیونکہ اگر ان گوروں کی لاش باہر گئی تو بلیک ورلڈ میں کھرام مچ جائے گا۔ یہ دونوں بہت بڑے ڈیلرز ہیں پچھلے سال ایک مشن کے دوران یہ بچ گئے تھے۔ ایجنٹ 5 اندر کے منظر کو دیکھ کر ایجنٹ 1 کو جائزہ لے کر بتا رہا تھا۔ اور ایجنٹ 1 ایک گہری سوچ میں گم

تھا۔۔ تم سن بھی رہے ہو۔۔۔ یہ وقت سکتے میں جانے کا نہیں ہے۔۔ پتا نہیں کیسے کیسے لوگوں کو بوس رکھ لیتے ہیں۔۔ ناگواری سے کہتے ایجنٹ 5 آگے بڑھا تو ایجنٹ 1 نے اس کا بازو پکڑا اور اپنی طرف کھینچا میں آپ کی طرح جلد باز نہیں ہوں۔۔ اس کی مصنوعی لینز لگی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑے ایجنٹ 1 بولا اور جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔ بوس کی آواز پر دونوں الرٹ ہوئے۔۔ تمہیں وہاں لڑنے نہیں بھیجا۔۔ باہر سب کنٹرول میں ہے ان کا صفایا کرو۔۔ باقی تینوں ایجنٹس آرہے ہیں۔۔ لیکن راستہ۔۔۔ ایجنٹ 5 کی آواز کو ایجنٹ 4 کی آواز نے کاٹا۔۔ ایجنٹ 5 آپ کے لینز میں کیمرہ لگا ہے۔۔۔ تو ایجنٹ 2 نے مدھم سا قہقہہ لگایا۔۔ کسی دن ہمیں خبر ہوگی کہ ہمارے جسم کے ہر پرزے میں بوس نے کوئی نہ کوئی آلہ فٹ کیا ہوا ہے۔۔۔ ایجنٹ 4 نے اسے گھورا۔۔ تمہیں دیکھ کر مجھے کسی کی یاد آتی ہے۔۔۔ ایجنٹ 4 کے بولنے پر اس نے سر کو خم دیا۔۔ تم دونوں اپنی زبان بند

کر کے بھی چل سکتے ہو۔۔ ایجنٹ 3 کی ناپسندیدہ آواز ان دونوں کے کانوں میں گونجی تو وہ سیدھے ہوئے۔۔ ایجنٹ 5 نے ہال کے پیچھے بنی ایک چھوٹی سی کھڑکی پر فائر کیا تو وہ چھ لوگ گھبرا کر پلٹے اور پیچھے سے ایجنٹ 1 اور 5 نے ان پر حملہ کر دیا۔۔ تین آدمی جو ان کے سربراہ کے ساتھ تھے انہیں مار گرایا۔۔ ان تینوں کو بحفاظت لانے کا حکم تھا سو ایجنٹ 5 نے دونوں گوروں کی ٹانگوں پر فائر کھول دیا۔۔ دو دو گولیاں ان کی پنڈلیوں میں ایک ساتھ دونوں ہاتھوں سے ماریں اسر گریبان سے پکڑ کر انہیں اٹھایا۔۔ ایجنٹ 1 نے اس پاکستانی بڈھے کے ٹانگ پر ضبط سے فائر مارنے کی کوشش کی کہ اس نے ایجنٹ 1 پر گولی چلائی ایجنٹ 1 نے جھک کر خود کو بچایا۔۔ اور اس کے گولی مارنے سے پہلے وہ بڈھا ایک بند دروازے کی طرف بھاگا۔۔ ایجنٹ 1 اسے جانے مت دینا بھاگو۔۔ ایجنٹ 5 کی تیز آواز پر وہ اس کے پیچھے دوڑا لیکن تب تک وہ دروازہ بند ہو چکا تھا۔۔ تو ایجنٹ 5 غصے سے ایجنٹ 1 کی طرف

بڑھا۔ تمہارا چاچا تھا وہ جس پر تم سے ایک گولی نہیں چلائی گئی۔ میں نے ایک ساتھ دونوں کو ماریں۔ تمہاری وجہ صرف تمہاری وجہ سے بوس کی پانچ سالوں کی محنت برباد ہوئی۔۔۔ تیز تنفس سے بولتے ہوئے ایجنٹ 5 نے ایجنٹ 1 کے منہ پر پستول کا دستہ مارا۔ تو اس کا ماسک ہٹ گیا۔۔۔ اور اسے دیکھ کر باقی تینوں کا منہ کھل گیا۔ جبکہ ایجنٹ 5 کو توقع تھی کہ ایجنٹ 1 کے پیچھے کونسا چہرہ چھپا ہے۔۔۔ ایجنٹ 1 نے جلدی سے ماسک لگایا اور سرخ آنکھوں سے اسے گھورا۔۔۔ بی ان یور لمٹس۔۔۔ ہم سب کی ہی محنت تھی۔۔۔ بوس کی سخت آواز پر سب الرٹ ہوئے۔۔۔ آرمی نے پوری بلڈنگ کو کور کر کے لڑکیاں اور بچے بازیاب کروالے ہیں۔۔۔ آپ لوگوں نے بہت اچھا کام کیا۔۔۔ منزل کے بہت قریب تھے ہم لیکن مجھے امید ہے کہ وہ بہت جلد ہماری گرفت میں ہوگا۔ لیکن آپ لوگ ایسے ایک دوسرے کو بلیم کر کے اپنی کمزوری نہ دکھائیں۔۔۔ میں نے آپ سب کی ایک دوسرے

سے بھی شناخت اس لیے چھپائی ہے تاکہ سب ایک دوسرے سے جزباتی
 وابستگی رکھے بغیر اپنے ملک کے لیے کام کریں۔۔۔ تو آئیندہ میں کسی کو کسی
 دوسرے پر بلیم کرتے نہ دیکھوں۔۔۔ گوٹاٹ۔۔۔ اور ایجنٹ 5 کنٹرول پور
 سیلف۔۔۔ آل رائٹ بوس۔۔۔ ناؤ گو۔۔۔ سران گوروں کا کیا کرنا
 ہے۔۔۔ ایجنٹ 3 کے پوچھنے پر بوس نے کہا۔۔۔ آرمی ان کو دیکھ لے
 گی۔۔۔ آپ لوگ اب جاسکتے ہیں۔۔۔ اللہ نگہبان۔۔۔ اللہ حافظ
 بوس۔۔۔ پانچوں ایک۔۔۔ زبان کہتے ہوئے۔۔۔ باہر کی جانب چل دے۔۔۔

آکسفارڈ یونیورسٹی میں آج صبح بڑی خوشگوار اتری تھی۔۔۔ کیونکہ آج ان سب
 کا آخری پیپر تھا۔۔۔ پیپر سے فارغ ہوئے سب لوگ۔۔۔ کینیڈین میں بیٹھے

سینڈ وچ سے انصاف کر رہے تھے۔ کہ اچانک ان کی کان میں گٹار کی آواز گونجی۔ ہفتے بھر سے پیپر ز ہونے کے سبب وہ تینوں الطان اور زوہان سے نہیں مل سکی تھیں اور ابھی بھی الطان لیزا اور اینم کینیٹین میں تھے زوہان کو کسی نے نہیں دیکھا تھا البتہ عشمال کچھ دیر پہلے باہر کی جانب بڑھی تھی۔ وہ تینوں زوہان کا گانا سننے کی جلدی میں سینڈ وچ ہاتھ میں اٹھائے باہر بھاگے تھے۔ لیکن باہر جاتے ان کے منہ کھل گئے۔ اینم تو پوری آنکھیں پھاڑے عشمال کو گھور رہی تھی کیونکہ اس کے مطابق عشمال کے اس ٹیلنٹ کا اسے پتا ہونا چاہیے تھا آخر کو بچپن کا ساتھ تھا۔ سامنے دیکھیں تو کالے رنگ کے پیروں کو چھوتی فراک پہنے ایک لمبے اسٹول پر عشمال گٹار ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی۔ لمبے بالوں کی فرنیچ چوٹی بنائے کندھے پر ڈال رکھے تھے۔ اور آنکھیں لال نظر آتی تھیں۔ لبوں پر سرخ ہلکا سا سنٹ لگائے۔ میک اپ سے عاری چہرہ لیے وہ ایک اداس مورت معلوم

ہوئی۔۔۔ الطان اور لیزا بھی منہ کھولے اس ادا اس پری کو دیکھ رہے
 تھے۔۔۔ دھیرے دھیرے کچھ اور طلبا بھی گراؤنڈ میں جمع ہو گئے۔ کہ
 عثمٰل نے خوبصورت باریک آواز میں گانا شروع کیا۔۔۔ اور بارش کی
 بوندیں اس کے چہرے پر برسیں۔۔۔

If u wanna go then i'll be so lonely

If u leave'n baby let me down slowly

Let me down..down...

ابھی اس کا فقرہ مکمل ہوتا کہ زوہان کی آواز پر لوگوں نے مڑ کر دیکھا۔۔۔ تو
 زوہان ہاتھ میں گٹار پکڑے کالی پیٹ شرٹ پہنے گاتا ہوا عثمٰل کی جانب چلتا
 آرہا تھا۔۔۔

زرا زرا مہکتا ہے

بہکتا ہے آج یہ میرا

تن بدن میں پیسا ہوں

بھر لے باہوں میں۔۔۔

سب لوگ مدہوش ہوئے اردو اور انگریزی طرز کے اس میس اپ کو سن

رہے تھے۔۔ اور وہ تینوں حیرت سے گنگ۔۔ بارش اپنا زور پکڑتی جا رہی

تھی۔۔ کہ زوہان کی آواز خاموش ہوتے لوگ انہیں داد دیتے جانے

لگے۔۔۔ الطان کو دونوں کے درمیان ایک عجیب سی سرد مہری دکھائی دی تو

اس نے لیزا اور اینم کو اپنے ساتھ چلنے کو کہا۔۔ عشمال اور زوہان ایک

دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے بارش میں بھیگ رہے تھے۔۔ پورا گراؤنڈ

خالی تھا۔۔ کچھ لوگ بارش کی وجہ سے کلاس میں کچھ کینیٹین میں گھس گئے

تھے۔۔ ویسے بھی گورے بارش میں زیادہ نہیں بھگتے یہ شوق تو بس ہم

پاکستانیوں کو ہے۔۔۔ واپس زوہان اور عثمٰل کی طرف آئیں تو زوہان نے اس کی جانب قدم اٹھایا تو عثمٰل جھٹکے سے سٹول سے اتری اور پیچھے قدم لیتی اچانک مڑی اس سے پہلے وہ جاتی کہ زوہان کی برف کی مانند چٹختی آواز نے اس کے اعصاب شل کر دیے۔۔۔

اپنا تعارف تو کرواتی جائیں ایجنٹ 5....

اس کا حیران چہرہ دیکھتے زوہان نے ایک سال پہلے کا وہ منظر یاد کیا جب عثمٰل اور اس کی نگاہیں ٹکرائیں تھیں۔۔۔ عثمٰل اس کی ہلتے لب دیکھے گئی جو مسکرا کر اس کے بارے میں بتا رہے تھے۔۔۔ فضا میں سینڈ کینڈل کی دھیمی سی خوشبو تھی اور چٹختی لکڑیوں کی آواز کے ساتھ زوہان کا گھمبیر لہجہ عثمٰل کی سماعت سے ٹکرا رہا تھا۔۔۔ لیکن اس کی نظریں زوہان کے چمکتے چہرے پر جمی تھیں۔۔۔ جب آپ مجھ سے ٹکرائیں تو میں آپ کی آنکھیں دیکھ کہ ہل گیا تھا

کہ شاید سولہ برس بعد میرا امتحان ختم ہونے کو ہے لیکن جلد بازی میں کچھ غلط نہیں کرنا چاہتا تھا۔ پھر اینم نے جب آپ کو آپکے نام سے پکارا تو میرے شک پر یقین کی مہر لگ گئی آپ میری ہی عشمال تھیں لیکن ایسے اکیلے آپ کو کسی اجنبی۔۔ ایک نظر اسکے شاکی چہرہ کو دیکھا۔۔ مطلب اس وقت میں اجنبی ہی تھا اور آپ ایسے ہی آکر مجھ سے ٹکرا گئیں۔۔ بس میں نے خود کو لا تعلق ظاہر کیا۔۔ دل نے تو آپ کے ہونے کی تصدیق کر دی تھی لیکن مجھے ثبوت بھی چاہیے تھے جن کی کھوج کرتے مجھے ایک سال لگ گیا۔۔ مال کے باہر جب میں آپ سے ملا تو وہ بھی پری پلانڈ تھا میری طرف سے۔۔ کہہ کر مسکرایا تو عشمال نے اسے گھوری سے نوازا۔۔ اور پھر قسمت ہمیں انگلینڈ لے آئی۔۔ افف اب تم اتنی بھی نہ چھوڑو قسمت کا پتا نہیں لیکن تم میرا پیچھا کر رہے تھے جھوٹے ایجنٹ۔۔ ہنہ ناک چڑھا کر کہا تو زوہان نے اسے گھورا۔۔ ہاں تو جب آپ نے خواب میں میری آنکھیں

دیکھیں اور ٹرپ پر مجھے دیکھا وہ تو میرا پلان نہیں تھا۔ ہاتھ ہلا ہلا کر لڑا کا
 عورتوں کو بھی پیچھے چھوڑتے زوہان بولا تو عشمال کی ہنسی نکل گئی اور وہ خود کو
 آزاد چھوڑے کھل کر قہقہہ لگا گئی۔ ہا ہا زوہان تم کتنے کیوٹ ہو
 یار۔۔۔ اپنے گالوں پر دونوں ہاتھ جمائے وہ ہنستی چلی گئی۔ تو زوہان بھی
 مسکرایا۔۔۔ بس آپ کی سنگت کا اثر ہے۔ ہا ہا اب اتنا بھی نہیں۔۔۔ عشمال
 مسکرائی۔۔۔ زوہان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ مجھے اللہ نے عشمال سے
 ملوانا ہی تھا۔۔۔ میری دعائیں سن لی گئی تھیں آپ نہیں جانتیں میں نے خود کو
 کیسے قابو کیا تھا میری چھوٹی سی پرنسس اتنی بڑی ہو گئی تھی۔۔۔ یہ ہجر مجھے
 کھا گیا تھا عشمال۔۔۔ زوہان کی آواز بھاری ہوتی گئی۔۔۔ تو عشمال کی آنکھیں
 بھی نم ہوئیں۔۔۔ لیکن وہ ایک بھی تسلی کا لفظ بولے بغیر اسے دیکھے گئی جیسے
 اس کا درد محسوس کر رہی ہو۔۔۔ آپ کو پتا ہے گھر میں سب مجھے دی گریٹ
 جلا د کہتے ہیں۔۔۔ عشمال مسکرائی۔۔۔ اور میں نے بھی تمہیں اجنبی مونسٹر کا

خطاب دیا تھا۔ زوہان نم آنکھوں سے مدھم سا ہنس پڑا۔ آپ کچھ بھی کہہ سکتی ہیں مادام۔۔۔ عثمٰل نے زوہان کی طرح سر کو خم دیا۔۔۔ حویلی میں صرف میں مورے سے بات کرتا ہوں کبھی اور چاچو سے ورنہ میرا وہاں جانا کم ہی ہوتا ہے اور اب تو کافی عرصے سے میں انگلینڈ میں ہی ہوں۔۔۔ بہت بڑی فیملی ہے ہماری۔۔۔ ہماری۔۔۔؟؟ عثمٰل نے حیرت سے اسے دیکھا تو زوہان نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ مجھے پوری بات بتاؤ زوہان عثمٰل بے چینی سے آگے ہو کر بیٹھی۔۔۔ جو وہ سوچ رہی ہے اگر وہ سچ ہوا تو۔۔۔؟؟ نہیں اس نے اپنی سوچوں کو جھٹکا اور زوہان کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ زوہان گہری سانس لیتا آگے کو ہو کر بیٹھا۔۔۔

میرے سب سے چھوٹے چاچو بدر عباسی اور وانیہ چاچی کی بیٹی ہیں آپ۔۔۔ عثمٰل کو لگا جیسے کسی نے اس کو خولتے پانی میں دھکیل دیا

ہو۔۔۔ ایک جھٹکے سے عشمال کھڑی ہوئی اور زوہان کا گریبان پکڑ کر اسے اٹھایا۔۔۔ جب بولی تو اس کی آواز ہڈیوں کو چٹخا دینے والی تھی۔۔۔ تم جانتے بھی ہو تم نے کیا بکواس کی ہے۔۔۔ میں اپنے ابی جان اور امو جان کی بیٹی ہوں۔۔۔ سمجھ آئی تمہیں دفعہ ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔ کہہ کر عشمال نیچے بیٹھتی چلی گئی۔ اس کا کانپتا چیتا ہوا لہجہ۔۔۔ زوہان کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ عشمال پلیز سمجھالیں خود کو۔۔۔ تم۔۔۔ تم نے تو میری زندگی ہلا دی زوہان۔۔۔ اتنی بڑی بات۔۔۔ میں کیسے مان لوں تم کیوں آئے۔۔۔ میں نے۔۔۔ میں نے اینم کو کہا تھا یہ آنکھیں اپنے ساتھ طوفان لائیں گی۔۔۔ دیکھو تم نے سب اجاڑ دیا۔۔۔ ٹوٹا پھوٹا لہجہ زوہان کے دل کو مار گیا۔۔۔ وہ تڑپ کر آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ پکڑنے چاہے۔۔۔ مجھے نہ چھونا زوہان۔۔۔ دور

رہو۔۔۔ زوہان اس سے دو قدم کے فاصلے پر بیٹھ گیا۔۔۔ پورا حق رکھتا ہوں میں آپ کو چھونے کا۔۔۔ منکوحہ ہیں آپ میری۔۔۔ ایک اور دھماکہ۔۔۔ عشمال

نے شاکی نظروں سے اسے دیکھا۔ اگر عشمال کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو میں کبھی ایک ساتھ اتنے راز نہ کھولتا لیکن آپ میری عشمال ہیں۔ آپ چٹانوں سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتی ہیں۔ آپ کو اپنے حصے کا سچ پتا ہونا چاہیے۔ آپ کے ناولز میں یہی لکھا ہوتا ہے نا۔۔ عشمال اب گم سم سی اسے دیکھ رہی تھی۔۔ طویل خاموشی۔۔ دونوں ایک دوسرے کی نظروں میں جھانک رہے تھے۔۔ عشمال کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔۔ اور زوہان کی نم آنکھیں اسے منع کر رہی تھیں کہ مت رو۔۔ اسے تکلیف ہو رہی ہے۔۔ اور جب آنکھیں کلام کریں تو الفاظ کہیں پیچھے رہ جاتے ہیں۔۔

کافی دیر بعد اس کے آنسو تھمے تو وہ صوفے کے ساتھ اپنی پشت ٹکا گئی۔۔ اور زوہان کی طرف دیکھا جواب اس کے ساتھ بیٹھ رہا تھا۔۔ درمیان میں بہت

کم فاصلہ تھا لیکن یہ فاصلہ بھی زوہان کو ہی پار کرنا تھا۔ آخر کو سولہ سال کا ہجر کاٹا تھا اب آگے تو اس میں بھی سکت نہیں تھی کہ خود کو اس سے دور رکھ پاتا۔ زوہان نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔ مجھے پورا سچ جانتا ہے۔ کیا آپ میں مزید ہمت ہے۔ عشمال نے نم آنکھوں سے ہاں میں سر ہلایا۔ عشمال مضبوط ہے زوہان۔ عشمال تکلیف میں راتوں کو اکیلی روتی ہے۔ عشمال کے پاس اللہ تعالیٰ ہیں اسے کسی کی ضرورت نہیں تم بتاؤ میں سب سنوں گی۔ اس کی آواز کانپ رہی تھی لیکن ہمت کر کے مضبوطی سے بولتی وہ اس سچویشن میں بھی زوہان کے چہرے پر مسکراہٹ بکھیر گئی۔ اسے اپنی پرنسز بہت عزیز تھی۔ اتنی کہ سولہ سال سے کسی نے اس کو ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ بھی نہیں دیکھا تھا اور کہاں اب۔ عشمال کے آنے کے بعد وہ قہقہے لگاتا تھا۔ مورے دیکھ لیں تو پورا پورا دن صدقات اتاریں۔ اپنی سوچ پر مسکراتا وہ آگے کو ہوا اور سامنے دیوار پر

نظریں ٹکا دیں۔۔ عثمٰل اس کی طرف منہ کیے پھر سے اسے دیکھنے لگی۔۔ آج اس کو سننا نا جانے کیوں عجیب سا سکون دے رہا تھا۔۔ حالانکہ وہ اب تک اتنے بھیانک انکشاف کر چکا تھا۔۔ لیکن اینم دیکھو میں نے کہا تھا نا میں خود میں اتنی ہمت پاتی ہوں کہ ہر طوفان سے ٹکرا جاؤں اور دیکھو آج میں ہر طوفان سے ٹکرا رہی ہوں۔۔ اپنے تصور میں اینم سے مخاطب ہوئے وہ سوچتی رہی کہ اس کی سوچوں میں زوہان کی آواز نے خلل ڈالا۔۔

بدر چاچو نے آغا جان کی مرضی کے بغیر اپنی بچپن کی منگ کو چھوڑ کر آپکی امی اور میری چچی وانیہ سے شادی کی تھی۔۔ چاچو گھر میں سب سے لاڈلے تھے۔۔ جب وہ نکاح کر کے آئے تو میں نو سال کا تھا۔۔ مجھے اپنی نیلی آنکھوں والی چچی بہت پسند تھیں وہ بہت کیرنگ تھیں بالکل میری مورے کی طرح۔۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے زوہان کے لہجے میں محبت ہی محبت

تھی۔۔ عشمال بھی اپنی سگی ماں کا سن کر پھر سے آنسو روک نہ پائی اور خاموشی سے روتی ہوئی اسے سنے گئی۔۔ چچی کو جب چاچو حویلی لائے تو آغا جان نے بہت ہنگامہ کیا اور کہا میں تمہیں جائیداد سے عاق کر دوں گا۔۔ لیکن چاچو نامانے اور گھر چھوڑنے پر راضی ہو گئے تو دادی اماں نے اپنی چادر ان کے پاؤں میں رکھ دی تب چاچو کے اور آغا جان ان سے ناراض ہو گئے۔۔ لیکن چچی کا ساتھ نہیں چھوڑا۔۔ چچی بہت اچھی تھیں سب کے ساتھ بہت محبت سے رہتی تھیں لیکن میری مورے اور چاچو کے علاوہ کوئی بھی انہیں پسند نہیں کرتا تھا۔۔ لیکن وہ پھر بھی خوش رہتی تھیں چاچو کے لیے چاچو کو ان سے بہت محبت تھی۔۔ اور باقی ٹائم وہ مجھے دیکھتی تھیں کیونکہ میری زوہل آنے والی تھی۔۔ عشمال کے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر زوہان بولا۔۔ زوہل میری چھوٹی بہن۔۔ تم سے ایک دو مہینہ بڑی ہوگی۔۔ خیر دن گزرتے گئے اور ایک دن چاچی نے مجھے بتایا کہ زوہان تمہاری پرنس اس

دنیا میں آنے والی ہے اور تم نے اس کا ہمیشہ خیال رکھنا ہے۔۔ اور میں نے
 تب خود سے عہد کیا کہ میں اپنی پرنس کا خیال اپنی جان سے بڑھ کر کروں
 گا۔۔ محبت سے بولتے ہوئے زوہان نے عثمٰل کو دیکھا لیکن وہ سامنے دیوار
 کو دیکھتی رہی۔۔ آنسو مسلسل چہرہ بھگور رہے تھے۔۔ جس دن میری
 برتھڈے تھی۔۔ ہم لوگوں نے حویلی میں پارٹی ارنج کی تھی۔۔ کہ اچانک
 چچی کی طبیعت بگڑی اور ہمیں جلدی سے انہیں ہسپتال لے جانا پڑا۔۔ میں
 نے بہت زد کی لیکن کسی نے مجھے جانے نہیں دیا۔۔ دو دن بعد چچی گھر آئیں تو
 چاچو کے ہاتھ میں ایک نیلی آنکھوں والی ننھی پری تھی۔۔ اور تمہیں پہلی نظر
 دیکھ کر مجھے اپنی دنیا مکمل ہوتی نظر آئی۔۔ محض دس سال کا تھا میں جب پہلی
 بار آپکو گود میں لیا۔۔ اور آپ نے میرے پاس آتے ساتھ آنکھیں کھولیں تو
 میں حیران رہ گیا۔۔ سیم ٹو سیم چچی کا پر تو۔۔ مجھے حیران دیکھ کر چچی مسکرائیں
 اور کہا۔۔ آج کے بعد میری عثمٰل زوہان کی ہوئی۔۔ تو میں نے مضبوطی

سے آپکو پکڑ لیا۔ اور آپ منہ کھول کر رونے لگیں۔۔ زوہان مسکرایا تو
عشمال بھی مسکرائی۔۔ اور آل یقین نہیں کریں گیں۔۔ آپکو روٹا دیکھ کر میں
خود بھی رو پڑا تھا۔۔ کہ شمال کو میں پسند نہیں آیا۔۔ لیکن چچی نے پھر مجھے
سمجھایا کی میں نے آپکو زور سے پکڑا ہوا ہے۔۔ تو میں نے کہا اگر میں ہلکا
پکڑوں گا تو شمال دور ہو جائے گی۔۔ زوہان نے شمال کی طرف دیکھا اور
ایک دن آپ واقعی مجھ سے دور ہو گئیں۔ زوہان اس وقت کو یاد کر کے
افیت سے آنکھیں میچ گیا۔۔۔
سولہ سال پہلے۔۔۔

عشمال دو سال کی ہو گئی تھی اور زوہان بارہ سال کا۔۔ چچی کچھ دنوں سے
پریشان نظر آنے لگی تھیں۔۔ اور بدر چاچو سے بھی اکثر لڑتی تھیں۔۔ جس کا
فائدہ دادی اور آغا جان خوب اٹھا رہے تھے۔۔ ان دو سالوں میں زوہان

سائے کی طرح عثمٰل کے پیچھے پیچھے ہوتا تھا۔ کوئی اور کزن اس کے آس پاس بھی نہیں آسکتا تھا۔ ناہی زوہان عثمٰل کو جانے دیتا تھا۔ کہ ایک دن وانیہ نے زوہان کے امی ابو۔۔ (سالار اور رقیہ بیگم) کو اپنے کمرے میں بلایا۔۔ بھائی صاحب بھابھی آج میں آپ سے کچھ مانگنا چاہتی ہوں۔۔ وانیہ بیگم نے رقیہ بیگم کے آگے ہاتھ جوڑ دے۔۔ بھابھی آپ کو اللہ کا واسطہ میری عثمٰل کا نکاح زوہان سے کر دیں۔۔ میں سکون سے مر سکوں گی۔۔ تو رقیہ بیگم تڑپ کر انہیں گلے لگا گئیں۔۔ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم میری بہنوں کی طرح ہو۔۔ عثمٰل میری بیٹی ہے تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔۔ ریلیکس رہو۔۔ میرے زوہان کی ہے عثمٰل تم فکر مت کرو لیکن ابھی بچے چھوٹے ہیں ایسے کیسے۔۔ نہیں بھابھی جب بڑے ہو جائیں گے تو دوبارہ کروادیں گے لیکن ابھی بھی کروانا ہے۔۔ بدر صاحب غصے سے آگے بڑھے تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے وانیہ۔۔ لیکن وہ ان کی پرواہ کیے بغیر رقیہ بیگم سے التجہ کرتی

رہیں اور آخر ان کی مان لے گئی۔۔ وہ لوگ حویلی سے دور اپنے فارم ہاؤس گئے۔ گھر والوں کو بچوں کی آؤٹنگ کا بہانا بنا کر سالار اور بدر صاحب اپنے بیوی بچوں کو لیے فارم ہاؤس آگئے اور اگلے دن عشمال بدر عباسی۔۔ عشمال زوہان عباسی بن گئی۔۔ عشمال بے خبر تھی لیکن زوہان کو پتا تھا کہ اب عشمال کو کوئی بھی اس سے دور نہیں کر سکتا وہ خود کو ہواؤں میں محسوس کر رہا تھا کہ اب صرف زوہان عشمال کے ساتھ کھیلے گا۔۔ سفید فیری فرائک پہنے پھولے گالوں نیلی آنکھوں والی گولو مولوسی عشمال کو گود میں اٹھائے زوہان لان میں چکر لگا رہا تھا۔۔ زی میں خود چلوں گی۔۔ کہ ننھی سی باریک صاف آواز زوہان کے کانوں سے ٹکرائی تو زوہان نے ہنس کر عشمال کو گود سے اتارا۔۔ اوکے زی کی پرسنس۔۔ تو عشمال کھلکھا کر ہنستی آگے بھاگنے لگی۔۔ اور زوہان اس کے پیچھے۔۔ رک جاؤ گر جاؤ گی۔۔ آواز میں پریشانی سموئے وہ اس کے پیچھے بھاگا اور پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔ دوسرے

بچوں کی نسبت عشمال کافی سمجھدار اور صاف الفاظ بولتی تھی۔۔ وانیہ کے بلانے پر وہ دونوں اندر چلے گئے اور اگلے روز واپس حویلی آ گئے۔۔ دن گزرتے جا رہے تھے اور عشمال زوہان کو پہلے سے زیادہ عزیز ہوتی جا رہی تھی۔۔ کہ ایک دن زوہان سکول سے واپس آیا تو اسے لان سے عشمال کے رونے کی آواز آئی۔۔ بیگ پورچ میں گرائے زوہان لان کی طرف بھاگا تو وردہ عشمال کا بازو دبوچے کھڑی تھی۔۔ خبردار جواب تم زوہان کے پاس گئیں۔۔ زی میرے ہیں چھوڑو مجھے۔۔ ننھی سی عشمال کے منہ سے یہ الفاظ سنتے زوہان کو خوشگوار حیرت ہوئی اور وہ بھاگتا ہوا عشمال کے پاس گیا اور وردہ کو دھکا دیتے عشمال کو گود میں اٹھائے اسے پیار کیا۔۔ ہاں زی بس عشمال کا ہے۔۔ اب نہیں رونا۔۔ وردہ کو گھورتے ہوئے زوہان اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔ کچھ روز بعد بڑے تایا بابا اور بدر چاچو کے ساتھ آغا جان نے زبردستی زوہان کو شہر بھیج دیا وہ بہت رویا کہ عشمال کو بھی ساتھ لے کر

جائے گا لیکن کسی نے اسکی بات نہیں سنی۔۔ شہر ایک ہفتہ رکنا تھا۔۔ ناجانے کیوں اسے لگ رہا تھا اب کبھی عشمال کو دیکھ نہیں سکے گا۔۔ لیکن دل پر پتھر رکھ کر جانا پڑا۔۔ رات کو وانیہ چچی سے بات کی تو انہوں نے بتایا کی عشمال کو تیز بخار ہے۔۔ اور اگلے دو دن بات نہیں ہو سکی تو زوہان زبردستی زد کرتا وادی نیلم پہنچا تو ایک طوفان اس کا منتظر تھا۔۔ پورچ میں گاڑی رکتے زوہان عشمال کو پکارتا لان کی طرف بھاگا ہوا اندر آیا تو اسکا دل کیا خود کو ختم کر لے۔۔ سامنے مورے ایک قبر پر بیٹھی رو رہی تھیں۔۔ اور قبر کے قصبے پر عشمال بدر عباسی لکھا تھا۔۔ زوہان کے پیروں تلے زمیں نکل گئی۔۔ اور وہ بھاگتا ہوا قبر سے لپٹ گیا۔۔ چیختے ہوئے چچی کو پکارنے لگا اور بدحواس ہو کر قبر کی مٹی ہاتھوں سے نکالنے لگا۔۔ نکالو نکالو میری پر نس کو سانس نہیں آرہا ہو گا۔۔ مورے عشمال کو نکالیں پلیز مورے ان کے دونوں ہاتھ پکڑتے زوہان مسلسل رو رہا تھا۔۔ دادی اور آغا جان جنہوں نے دو سالوں

میں کبھی عثمٰل کو ایک نظر دیکھا تک نہیں تھا دور کھڑے آنسو بہا رہے
تھے۔۔ کہ زوہان ایک جھٹکا کھاتے بے ہوش ہوتے زمیں پر گر گیا تو سب
بھاگتے ہوئے اس تک آئے۔۔

موجودہ دن۔۔۔

زوہان اپنا سر گھٹنوں میں دیے سسکیاں بھر رہا تھا جیسے آج بھی اس دن کی
تکلیف محسوس کر رہا ہو۔۔۔ عثمٰل کا حال بھی کچھ ایسا تھا وہ اٹھ کر زوہان
کے پاس آئی اور اس کے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ لیکن زوہان نے سر نہیں
اٹھایا۔۔ اور ایسے ہی بولتا رہا۔۔ میں بہت تڑپا ہوں عثمٰل بہت زیادہ۔۔ آپ کی
قبر بنادی گئی میری آنکھوں کے سامنے چچی غائب تھیں ان کے کمرے سے
ایک خط ملا تھا۔ کہ مجھے معاف کرنا بدر میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی اور
۔۔۔ زوہان اتنا کہہ کر پھر سے رونے لگا تو عثمٰل اٹھ کر پانی لے کر آئی

زوہان کا سر اٹھایا اور اس کے ہونٹوں کے پاس گلاس کیا۔۔ تو زوہان نے چند گھونٹ بھرے۔۔ خوب روچہرہ آنسوؤں سے تر تھا۔۔ کالی آنکھیں لہورنگ نظر آرہی تھیں دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ صاف کرتے وہ سیدھا ہو کر بیٹھا اور پھر سے بولنا شروع کیا۔۔ تو عشمال بھی اس کے کندھوں پر وہی کالی شال ڈال گئی جو اس نے خود پہنی ہوئی تھی۔۔ اور اس کے ساتھ ایک ہاتھ کے فاصلے پر بیٹھ گئی۔۔ اور سر اپنے گٹھنوں پر ٹکا دیا۔۔ جب مجھے ہوش آیا تو پانچ دن گزر چکے تھے۔۔ میں نے اٹھتے ساتھ آپکو پکارا اور بھاگتے ہوئے چچی کے کمرے میں گیا۔۔ وہاں آپکے کپڑے اور سامان ویسا ہی تھا۔۔ میں نے آپکی ایک ایک چیز کو قیمتی متاع کی طرح اپنی آنکھوں کے ساتھ لگایا اور سارا سامان اپنے کمرے میں لے گیا۔۔ اور اب مجھے آپ کا انتظار کرنا تھا۔۔ میرا دل کہتا تھا اگر زوہان کی سانسیں رواں ہیں تو عشمال کہیں نہ کہیں زندہ ہے۔۔ میری حالت دن بدن بگڑتی جا رہی تھی۔۔ میں چچی سے نفرت

کرنے لگا کیونکہ ان کے خط میں آخری بات یہ تھی کہ وہ آپکی وجہ سے اس
 رشتے میں بندھیں ہیں اور۔۔۔ رک کر تھوڑا وقفہ لیا جیسے الفاظ تکلیف دہ
 ہوں۔۔۔ انہوں نے آپکو زمین تلے دفنادیا۔۔۔ بعد میں آغا جان نے تختی
 لگوائی تھی کہ ان کو افسوس ہے اپنی پوتی کا اور وہ ہمیشہ ہمارے پاس رہے
 گی۔۔۔ آخری بار کسی نے آپکو نہیں دیکھا تھا۔۔۔ ان کے جانے اور آپکی
 موت کی خبر نے چچا کو بستر پر لگا دیا۔۔۔ انہیں فالج ہو گیا تھا۔۔۔ میں سارا سارا
 دن کمرے میں آپکی چیزیں پکڑے بیٹھا رہتا تھا ہر آہٹ پر چہرہ اٹھا کر دیکھتا کہ
 ابھی کہیں سے آپ بھاگتی ہوئی زی پکارتی ہوئی آئیں گی۔۔۔ کہیں سے آپکی
 آواز آئے گی کہ زی میرے ہیں۔۔۔ میں روتا رہتا اور آپکو یاد کرتا رہتا پورا
 سال گزر گیا تھا۔۔۔ اور ایک دن آغا جان نے مجھے زبردستی بورڈنگ بھیج
 دیا۔۔۔ وہاں میں اور آزاد ہو گیا تھا۔۔۔ سڑکوں پر سارا سارا دن پھرتا۔۔۔ تیرہ
 سال کی عمر میں سیگریٹ کو پہلی بار استعمال کیا تو اعصاب پر سکون ہوئے اور

بنا۔ انہوں نے میری حالت بھانپ لی تھی کہ اتنی چھوٹی عمر میں کوئی گہرہ
صدمہ لیے گھوم رہا ہوں۔۔۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔ وہاں میری
ٹرینگ ہوئی سگریٹ کی عادت ختم ہوئی۔۔۔ اور دو سال بعد میں نے اپنی
زبان کھولی تو بوس نے کہا کہ مرنے والوں کے ساتھ جو اپنی روح بھی مار
دے تو اسے کوئی حق نہیں کہ زندہ رہے اور میرے ہاتھ میں پستول تھما دی
کہ مجھے اگر آپ کے مرنے کا یقین ہے تو خود کو ختم کر لوں اور اگر یقین نہیں ہے
تو آپ کی یاد کو اپنی طاقت بناؤں اور آپ کو تلاش کروں کیونکہ کبھی کبھی جو
دکھایا جاتا ہے وہ ہوتا نہیں۔۔۔ اس دن کے بعد میرے سوچنے کا رخ ہی بدل
گیا۔۔۔ میں نے ہر چیز کو پھر سے سیٹ اپ کیا۔۔۔ پورے دو دن میں کمرے
میں بند سوچتا رہا ساری کڑیاں ملاتا رہا۔۔۔ اور تیسرے روز ایک نیاز وہاں اس
کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔ جس کی آنکھیں پتھر ہو گئی تھیں۔۔۔ چچی بے
قصور تھیں عشمال وہ بے قصور تھیں۔۔۔ میں نے اپنی آئیڈیل سے اتنے سال

نفرت میں گزارے۔۔۔ وہ بے قصور تھیں۔۔۔ بار بار یہ الفاظ دہراتا زوہان
 اس کے دونوں ہاتھوں پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔۔۔ عشمال کو دیکھو
 تو ایسا لگتا تھا جیسے اس کے بدن میں خون کا ایک قطرہ بھی نہ ہو۔۔۔ یہ کون سی
 سازشیں اس حویلی میں رچائی گئی تھیں۔۔۔ ابھی اور بھی کچھ تھا جو اس سے
 چھپا ہوا تھا۔۔۔



ان دونوں میں میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ صرف دادی اور آغا جان کو خبر تھی
 کہ چچی بھاگ گئی ہیں اور آپ کو دفنا گئیں۔۔۔ وہ تو کبھی چچی کے کمرے میں
 بھی نہیں آئے تھے مجھے کہیں نہ کہیں خدشہ تھا کہ شاید آغا جان کا کیا دھرا
 ہے سب لیکن وہ اپنی اولاد کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے تھے یہ سوچ کر میں نے
 اپنی سوچوں کا رخ پھر سے چچی کی طرف کیا لیکن وہ بھی بے قصور نکل رہی

تھیں ان کی زندگی کے وہ دو سال میری آنکھوں کے سامنے تھے۔۔۔ لیکن مجھے ایک حیران کن بات پتا لگی کہ دادی کی سب سے خاص ملازمہ جو تیس سالوں سے ان کے ساتھ تھی وہ حویلی سے غائب تھی اس کا آگے پیچھے کوئی نہیں تھا تو میں نے اس کی تلاش شروع کی۔۔۔ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے مجھے دو سال لگ گئے۔۔۔ اور درمیان میں میرا ایک مشن آیا میں تب پہلی بار انگلینڈ آیا تھا۔۔۔ اس کو مکمل کرتے مجھے تین سال لگ گئے اور آخری سال مجھے یہ سمگلنگ کیس بھی ملا پہلے والے کو وائسٹاپ کر کے میں اس پر کام کرنے لگا تو آپ پر سے توجہ ہٹ گئی اور میں ادھر مصروف ہو گیا لیکن ہر رات آپ کی یاد میں روتے ہوئے گزرتی آپ کے کپڑے اور ڈولز سب میں ساتھ لے کر گھومتا رہا ابھی ابھی اپارٹمنٹ میں رکھے ہیں۔۔۔ زوہان کی بات سن کر عشمال مسکرائی اور اس کے آنسو اپنی ہتھیلی سے صاف کیے۔۔۔ کہ زوہان پھر سے بولنے لگا۔۔۔ پھر جب آپ مجھ سے پہلی بار ٹکرائیں تو مجھے آپ

کے زندہ ہونے کا یقین ہو گیا اور میں نے بوس سے اجازت لے کر اب ساری
 توجہ آپ کی جانب کر دی۔ اور چھ مہینے لگے مجھے اس نوکرائی کو ڈھونڈنے
 میں۔ اور جو انکشاف مجھے ہوا وہ میری دنیا ہلا گیا۔ وہ عورت بھی بستر مرگ
 پر تھی تبھی منہ کھول دیا۔ ورنہ اس جرم میں برابر کی شریک تھی۔ اگر وہ
 مر جاتی تو میں کبھی اس راز کو نہ جان پاتا عشمال۔ کہہ کر زوہان پھر سے بے
 آواز روتا گیا۔ آج اس کا صبر ٹوٹا تھا اپنے محبوب کے سامنے آنسو بہا کر وہ
 اپنے ہجر کی تکالیف مٹا رہا تھا۔ عشمال کی موجودگی اس کی زخمی روح کو
 مر حم دے رہی تھی وہ یک ٹک اس کے معصوم چہرے کو دیکھے گیا جس سے
 اسے محبت سے زیادہ عقیدت تھی۔ عشمال گم سم سی بیٹھی تھی۔ دل بے
 چین تھا کہ اس کی قبر کیوں بنوائی گئی اس کی سگی ماما کدھر ہیں وہ اب کیسی
 دکھتی ہوں گی لیکن وہ خاموش رہی۔ زوہان کے مٹے مٹے آنسوؤں والے
 چہرے پر برسوں کی تکان تھی۔ رات نے اپنے پر پھیلا دیے تھے نو بجنے

والے تھے اور وہ لوگ ایسے ہی ایک دوسرے کو دیکھتے زمان و مکاں کی پرواہ کیے بغیر ایک دوسرے کے دکھ درد بانٹ رہے تھے۔ اگر زوہان کو یہ سب سہہ کر عثمٰل کے سامنے بتانا مشکل تھا تو عثمٰل کے لیے سننا بھی اذیت سے بھرپور تھا۔ جس قدر ہولناک انکشافات آج ہو چکے تھے وہ اس کی ذات کو ریزہ ریزہ کر گئے تھے لیکن پھر بھی بھرم قائم تھا۔ زوہان نے تو اس کے سامنے رو کر اپنی سولہ سالہ تکلیف نکال دی تھی لیکن عثمٰل نے صرف آنسو بہائے تھے اس کے دل کا غبار، اپنے ماں باپ سے بچھڑنے کی اذیت، اپنے سامنے اچانک آجانے والے شوہر کی موجودگی۔ کیا کیا سہتی۔۔ پھر بھی ضبط کیے بیٹھی رہی۔ کہ ابھی اس کے ماں پر ٹوٹے غم کی داستان بھی اسے اپنے دل پر برداشت کرنی تھی۔۔

وہ اٹھی اور زوہان کے کانپتے وجود پر پوری شال ڈال گئی اسے اٹھا کر کاؤچ پر بٹھایا۔ اور خود فریج سے میرینٹ سٹیک نکال کر سٹوپر رکھا۔ ساتھ نوڈلز بنا کر اپنے لیے اور زوہان کے لیے لائی۔۔ اور اس کے سامنے زمین پر بچھی قالین پر بیٹھ گئی تو زوہان بھی اس کے ساتھ نیچے ہی آ بیٹھا۔ وہ کیسے برداشت کرتا خود کا اوپر بیٹھنا جب عشمال زمین پر تھی۔۔ عشمال اس کی حرکت محسوس کرتے ادا سی سے مسکرائی۔۔ کہ کتنا خوبصورت مرد اللہ نے اسے عطا کیا تھا وہ اپنے اللہ کا جتنا شکر ادا کرے اتنا کم تھا اس کا دل اللہ کہ حضور سجدہ ریز تھا کہ اگر آج اس پر اتنی تکلیف دہ حقیقتیں کھلی تھیں تو اللہ نے اس کے ساتھ ہی اسے اتنا چاہنے والا شوہر دے دیا تھا۔ اور عشمال کو تو اللہ سے ڈھیروں محبت تھی اسے کبھی اللہ سے شکوہ نہیں تھا اور آج بھی وہ زوہان کی تکلیف پر ادا اس تھی لیکن اللہ نے ڈھیروں آزمائشوں کے بعد زوہان کو بھی صلہ دے دیا تھا۔۔

خاموشی سے دونوں نوڈلز کھاتے رہے۔۔۔ بھنے ہوئے سٹیک کی خوشبو لاؤنج میں پھیل رہی تھی۔۔۔ زوہان۔۔۔ عثمٰل کے پکارنے پر زوہان نے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ میری امی۔۔۔ وہ اتنا کہہ کر خاموش ہوئی تو زوہان نے لمبی سانس بھری۔۔۔ عثمٰل خود کو اتنی تکلیف نہ دیں۔۔۔ پلیز زوہان نے عثمٰل کے ٹھنڈے کانپتے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کے قریب ہوتے شال اس کے کندھوں پر ڈھانپ گیا۔۔۔ نازک سی بیوی کو ٹھنڈ لگ جائے گی۔۔۔ اداسی کا اثر زائل کرنے کو زوہان ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو اس کی توقع کے مطابق عثمٰل نے ناک چڑھائی۔۔۔ نازک نہیں ہوں میں۔۔۔ ہنہ اتنی طاقت ہے کہ تم جیسے تین چار ایک ساتھ اٹھا کر پھینک دوں۔۔۔ زوہان نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ ہا ہا ہا۔۔۔ اب اتنی بھی نہ چھوڑیں آپ۔۔۔ مسکرا کر اس کی ناک کو ہلکا سا دبائے کہا تو عثمٰل نے خفگی سے آنکھیں گھمائیں۔۔۔ میں سٹیک پلٹ کر آئی تم تب تک خود کو تیار کرو امی کے بارے میں ابھی جاننا

ہے۔ ایک ایک لفظ۔ انگلی دکھا کر اسے بولتی عشمال اٹھ گئی تو زوہان پیچھے سے بولا۔ اینم بھی آنے والی ہوگی اور الطان بھی میرا ویٹ کر رہا ہوگا۔۔ عشمال نے منی اوپن کچن میں کھڑے کھڑے اسے گھوری سے نوازا۔ اینم کو ابھی دو گھنٹے اور لگیں گے وہ ایک بار پہلے بھی گئی تھی سفید پانڈا کی مدد کرنے اور اگر تمہیں اپنی بیوی سے زیادہ الطان کی فکر ہے تو جاؤ۔۔ اس نے اتنے مان سے کہا کہ زوہان کا دل دھڑکا اور وہ ساکت ہوا اسے دیکھتا رہا۔۔ عشمال اب سٹیک پلٹ کر واپس آرہی تھی اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئی۔ ہم بات تو آپکی صحیح ہے مجھے اپنی بیوی کی فکر کرنی چاہیے۔۔ تو عشمال گہرا مسکرائی لیکن اس کی آنکھیں اس کی مسکراہٹ کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں۔۔ زوہان کے دل کو کچھ ہوا۔۔ پر نسز۔۔ بھاری گھمبیر لہجہ عشمال کا دل رکا۔۔ خود کو تکلیف نہ دیں رو لیں جتنا رونا ہے اپنے دل کا غبار نکال دیں زوہان عشمال کو ہمیشہ سنبھال لے گا۔ آپ کو زوہان پر یقین ہونا

چاہیے۔۔۔ اتنا محبت بھرا انداز پل بھر میں عشماں کی آنکھیں نم کر گیا لیکن وہ اپنا بھرم نہیں توڑنا چاہتی تھی۔۔۔ ہنوز مسکراتی رہی مجھے پتا ہے تم ہمیشہ مجھے سنبھال لو گے لیکن میرا ایک وقار ہے زوہان جب بھی مجھے ضرورت ہوئی تو عشماں سب سے پہلے زوہان کے پاس ہی آئے گی یقین رکھو۔۔۔ اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیے وہ مان سے بولتی زوہان کو معتبر کر گئی۔۔۔ زوہان مسکرا دیا۔۔۔ چلو اب بتاؤ۔۔۔

چھ مہینے پہلے۔۔۔

یہ ایک غربت سے اٹا محلہ تھا۔۔۔ عجیب کھر دری سفیدی والے لٹے پٹے سے مکان۔۔۔ تنگ و تاریک گلی۔۔۔ چھوٹے چھوٹے مکان تاریک تھے جیسے کوئی زری روح ان میں موجود نہ ہو۔۔۔ رات کے نو بجے پی کیپ پہنے ایک آدمی ایک گد لے زنگ آلود لوہے کے دروازے کو بجاتا دکھائی دیا۔ اس کا انداز

نہایت پر سکون تھا یا شاید۔۔ طوفان سے پہلے آنے والا سکوت۔۔۔ کون جانے۔۔ تیسری بار دروازہ بجانے پر ایک بائیس سالہ سائنولی سی لڑکی نے دروازہ کھولا۔۔ اُجی کیا کام ہے۔۔ رشیدہ بی بی سے ملنا ہے۔۔ وہ لڑکی دروازے سے باہر کھڑی دوپٹا اپنے گرد لپیٹے پیوند لگے کپڑوں میں ملبوس عجیب نظروں سے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی جس کا آدھا چہرہ چھپا ہوا تھا۔۔ جی کیا کام ہے اماں سو رہی ہے کہ اتنے میں اندر سے نقاہت زدہ آواز آئی۔۔۔ نی سلمہ کہاں مر گئی اب ابھی جا۔۔ پے کیپ پہنا آدمی جلدی سے اس لڑکی کو سائیڈ پر کرتا اندر داخل ہو گیا۔۔ ارے اوور کو اوے۔۔ ایسے کیسے کسی کے گھر میں گھسے چلے آرہے ہو۔۔ سلمی نامی لڑکی پیچھے سے آوازیں لگاتی اندر پہنچی تو وہ ایک چھوٹے سے صحن میں بنے کمرے کے دروازے میں کھڑا تھا۔۔ ہائے میں مر گئی کلمو ہی تو پھر کسی کو گھسلائی۔۔ اس بوڑھی عورت نے بولا تو سلمی نے اسے گھورا مجھے نہیں معلوم کون ہے یہ دکھنے میں تو خاصا

امیر لگ رہا ہے۔۔ زوہان نے اپنی کیپ اتاری اور کمرے میں داخل ہو گیا
 اسے اس سب بکواس میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔۔ بھاری سخت آواز میں
 اس نے رشیدہ بی بی کو پکارا۔ عباسی حویلی کو تو جانتی ہوں گی آپ رشیدہ بی
 بی۔۔ تو سامنے پلنگ پر لیٹی عورت کالا غر و جود کانپ گیا۔۔ دونوں کانپتے ہاتھ
 جوڑے وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔ سلمی بے زار سی باہر چلی
 گئی۔۔ رشیدہ بی بی کے جھریوں زدہ چہرے پر آنسو بہہ گئے۔۔ میں زوہان
 عباسی ہوں۔۔ بی بی اور اب جو میں پوچھوں آپ اس کا صحیح جواب دیں گی
 میں بہت مشکل سے آپ تک پہنچا ہوں اور آپ کے پاس بھی زندگی کے کم
 دن بچے ہیں۔۔ اللہ کو جان دینی ہے تو آپ خود کو ہر طرح سے آزاد کر کے
 جائیں ورنہ میں جانتا ہوں کہ آپ کس قدر خطرناک کاموں میں ملوث رہی
 ہیں۔۔ کمرے میں بوڑھی عورت کے رونے کی تیز آواز ابھر رہی
 تھی۔۔ مجھے معاف کر دو زوہان بابا میں لالچ میں آگئی تھی۔۔ آپ کے آغا

جان نے مجھے حکم دیا تھا کہ وانیہ بیگم کے دودھ میں زہر ملا دوں۔۔ اور عشمال
بی بی کو باہر جا کر مار دوں یا کہیں جنگل میں چھوڑ آؤں۔۔۔ زوہان کا تنفس تیز
ہو رہا تھا۔ غصہ سے دماغ کی شریانیں پھٹنے کو تھیں۔۔۔ بہت ضبط کیے وہ
وہاں بیٹھا رہا وہ بوڑھی اب پھر سے رونے لگے

تھی۔۔ خاموشی۔۔۔۔۔ کہ زوہان کی دھاڑ پر خاموش ہوئی۔۔۔ اب
ایک آنسو نہ نکلے آگے بتاؤ۔۔۔ جی بیگم صاحبہ کو میں نے زہر دے دیا
تھا۔۔ دس منٹ میں وہ تڑپ کر مر گئیں۔۔ پھر آغا جان نے ایک ملازم کے
ہاتھوں ان کی لاش کو ویسے ہی لان میں دفنادیا اور عشمال بی بی کو میں گود میں
اٹھائے حویلی سے نکل گئی۔۔ میں انہیں ایک جنگل میں چھوڑنے جا رہی تھی
کہ راستے میں ایک گاڑی سے ٹکرائی مجھ جیسی تباہ حال گھبرائی ہوئی کے ہاتھ
میں ایسی چاند سی بچی دیکھ کر کار سے ایک بڑا آدمی نکلا اور اس کے ساتھ دو
عورتیں ایک نو دس سال کا بچہ بھی تھا۔ انہوں نے سخت تیوروں سے پوچھا

کہ میں کس کی بچی اغوا کیے لے جا رہی ہوں میں نے کہا جی میری نواسی ہے بیمار ہے لیکن انہوں نے میری ایک نہ مانی اور بچی مجھ سے لے گئے۔۔۔ جی مجھے نہیں معلوم عشمال بی بی کہاں ہیں۔۔۔ زوہان تیزی سے وہاں سے اٹھا اور لمبے ڈگ بھرتا اس خستہ حال جگہ سے نکلتا چلا گیا۔۔۔ سینہ جلتا جا رہا تھا جیسے کسی نے دہکتے انگاروں پر کھڑا کر دیا ہو۔۔۔ جیسے کسی نے پتے صحرا میں تنہا لاوارث چھوڑ دیا ہو۔۔۔ اپنی گاڑی فل سپیڈ میں چھوڑے زوہان جنگلوں کی طرف نکل گیا۔۔۔ گاڑی ایک جگہ روکی اور باہر نکل کر سینا مسلا۔۔۔ تکلیف تھی کہ بھڑتی جا رہی تھی۔۔۔ آنکھوں سے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے۔۔۔ یا اللہ میری چچی۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ اونچے قد کا مرد سسکیاں لے کر رویا۔۔۔ اللہ اتنا ظلم کیسے ہونے دیا۔۔۔ زمین کیوں نہ پھٹی ایک بچی کو اس کے ماں باپ سے دور کر دیا۔ ایک ماں کو ایک بیوی کو بھری جوانی میں بے دردی سے مار دیا۔ یا اللہ تو نے ظالموں کو کیوں نا اٹھایا۔۔۔ بارش کے قطرے برسنا شروع

ہوئے لیکن زوہان اپنی جگہ سے ناہلا۔۔ شاید اللہ کو اس کی حالت پر رحم آگیا تھا۔ کہ اس کے غم میں شریک ہونے بادل چلے آئے تھے۔۔ اللہ جی مجھے میری عیشمال سے ملا دیں اب۔۔۔ یہ ہجر نہیں کاٹا جا رہا۔۔ میں نے بہت تکالیف اٹھالیں اللہ اب ملا دے۔۔ وہیں سڑک پر سجدہ میں گرا زوہان رو رہا تھا۔۔۔

موجودہ دن۔۔۔۔

زوہان گیلی سانس کھینچ کر اٹھا اور پانی کا گلاس لے آیا۔۔ عیشمال ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی تھی۔۔ گم سم دیوار کو دیکھتی ہوئی۔۔ ایک لفظ بھی اس کے منہ سے ناکلا۔۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے نہ بہا۔۔ زوہان کو اس کی حالت پر ترس آیا۔۔ لیکن اسے اس درد سے گزرنا ہی تھا آج نہیں تو کل۔۔ زوہان نے اسے کندھے سے ہلایا۔۔ عیشمال پانی لو۔۔۔ عیشمال نے

گلاس پکڑ لیا تو زوہان سٹیک اتارنے چلا گیا۔ سٹووبند کرتے جب وہ واپس آیا تو عثمٰل کو ویسے ہی بیٹھے پایا۔۔۔ عثمٰل۔۔۔ زوہان نے پکارا تو وہ گم سم سی اسے دیکھنے لگی۔۔۔ ناک سرخ پڑ رہی تھیں۔۔۔ آنکھوں کے کنارے لال ہو رہے تھے۔۔۔ بال ارد گرد بکھرے ہوئے۔۔۔ زوہان نے آگے بڑھ کر اسے اپنے دل سے لگایا۔۔۔ اور اس کا سر سہلایا۔۔۔ اور یہیں عثمٰل کا ضبط ٹوٹا اور وہ سسکیاں بھرتی ایسے روئی کہ زوہان کو بھی رلا گئی۔۔۔ اس کے گریبان کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے اس کے سینے سے لگے دھاڑیں مار کر روئی۔۔۔ میری امی۔۔۔ زو۔۔۔ ہان۔۔۔ میری امی۔۔۔ کتنا تڑپی ہوں گی۔۔۔ ظالموں کو رحم نا آیا۔۔۔ کیسے میرے سگے دادا ہیں نہ وہ۔۔۔ لفظوں میں بے یقینی لیے وہ زوہان کا دل ہلا رہی تھی۔۔۔ اپنے خون کو کوئی جنگل میں پھینکنے کا بولتا ہے۔۔۔ اپنے بیٹے کی محبت کو کوئی زمین تلے دفناتا ہے۔۔۔ کیوں زوہان کیوں۔۔۔ اس کے کندھے پر تھپڑ مارتی وہ آپے سے باہر ہو رہی

تھی۔۔ زوہان نے اسے سختی سے خود میں بھینچ لیا۔۔ بس کرو بس کرو
 عشمال۔ اللہ انصاف کرنے والا ہے۔۔ وہ خود ان ظالموں سے حساب لے
 گا۔۔ تم صبر کرو۔۔ میں ہوں نا۔۔۔ عشمال بغیر کچھ بولے بس روتی
 گئی۔۔ اور زوہان اس کو بہلاتا رہا۔۔ کافی دیر بعد جب اس کی سسکیاں مدھم
 ہوئیں تو وہ زوہان سے دور ہوئی اور فاصلے پر بیٹھی۔۔ سو۔۔ سوری وہ
 میں۔۔ اٹک اٹک کر بولنے لگی تو زوہان نے اسے تسلی دی کوئی بات نہیں
 مادام آپ کا حق حلال کا شوہر ہوں میں۔۔ آپ کا پورا حق ہے۔۔ تو عشمال
 کے گال سرخ ہوئے۔۔ بد تمیز ایجنٹ۔۔ بولتے ہوئے خفگی سے منہ موڑ لیا
 تو زوہان ہلکا سا ہنسا۔۔ اور عشمال بھی مسکرائی۔۔ اگر اس کا بھرم ٹوٹا بھی تھا تو
 زوہان نے اسے شرمندہ نہیں کیا تھا۔۔ وہ اپنے اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی اتنا کم
 تھا۔۔ مسکرا کر پلٹی اور زوہان کو اپنے پیچھے آنے کو کہا۔۔ منی اوپن کچن کی
 چھوٹی سے سائیڈ ٹیبل پر زوہان بیٹھ گیا تو عشمال نے ساری لائٹس آن

کیں۔۔ بارش بھی اب رک چکی تھی۔۔ کہ بیل رنگ ہوئی۔۔ لگتا ہے
 اینم آگئی ہے۔۔ عثمٰل گھبرائی تو زوہان نے اسے تسلی دی۔۔ میں دیکھتا
 ہوں۔۔ زوہان نے دروازہ کھولا تو اینم نے حیرت سے پورا منہ کھول
 لیا۔۔ اس کے پیچھے سے موٹی آنٹی اور ان کے پیچھے سے الطان صاحب کی آمد
 ہوئی تو زوہان زیر لب مسکرایا۔۔ اب کیا بہانہ بناؤں۔۔ عثمٰل بھی زوہان
 کے پیچھے آئی تو سب کو دیکھ کر حیرت سے واپس پلٹ گئی۔۔ اور خفگی سے
 زوہان کو دیکھا کہ اب سنبھالو۔۔ فیوچر کے جیجائی۔۔ اب اندر بھی آنے دو
 یار۔۔ اینم نے اردو میں بولا تو الطان کا قہقہہ نکلا وہیں عثمٰل خفیف سا
 گھورے گئی۔۔ تو زوہان نے سب کو اندر بلایا۔۔ وہ سب لاؤنج میں بیٹھ گئے تو
 زوہان عثمٰل کے ساتھ کچن میں کھڑا ہوا۔۔ شاید مجھے جانا چاہیے یہ تم
 دونوں کھا لینا میں اور الطان گھر جا کر کھا لیں گے۔۔ ارے نہیں جیجائی آپ
 دونوں لان میں جا کر ڈنر انجوائے کریں نا ہم۔ تو کھا کر آئے ہیں۔۔ اینم کی

شرارتی آواز اور الطان کے جناتی قہقہہ لگانے پر عثمٰل نے زور سے پلیٹ
 پٹنی۔۔ تم دونوں میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گے شکلیں گم کرو اپنی۔۔ اور
 زوہان تم آؤ کھانا کھاؤ ویسے بھی کچھ لوگ کھا کر آئے ہیں۔۔ اینم کو سناتی وہ
 زوہان کو حکم دیے باہر چلی گئی۔۔ تو زوہان جناتی نظروں سے دونوں کو دیکھتا
 عثمٰل کے پیچھے گیا۔۔ اینم اور الطان منہ کھولے انہیں جاتا دیکھے گئے۔۔ اللہ
 اللہ کیسا بد لحاظ زمانہ ہے الطان خالص ترکی انداز میں بولا تو اینم نے اس کے
 کندھے پر چپت لگائی۔۔ اب تم مجھے کھانا لا کر دو کیونکہ میں نے کچھ نہیں
 کھایا۔۔ اینم بھی اسے نخرہ دکھاتی چلی گئی تو الطان منہ بسورتا کھانا آرڈر کرنے
 لگا۔۔ موٹی آنٹی تو لاؤنج میں ایل ای ڈی آن کیے کوئی ٹاک شود یکھتیں ان
 چاروں کی طرف متوجہ نہیں تھیں۔۔

لان میں دیکھیں تو زوہان اور عشمال جھولے پر بیٹھے سٹیک کھانے میں مصروف تھے۔ کہ اینم کی مصنوعی کھانسی کرنے پر عشمال اچھل کر پڑی تو اینم ہنستی ہوئی بھاگ گئی اور عشمال نے وہیں سے جوتا اسے مارا لیکن نشانہ چوک گیا۔۔۔ ذلیل عورت بنی ہوئی ہے۔۔۔ زوہان اس کا لال منہ دیکھ کر ہنسا۔۔۔ چھوڑیں آپ جتنا چڑیں گی اتنا چڑائیں گے۔۔۔ ویسے کیا سوچا ہے آپ نے ہمارے بارے میں۔۔۔ عشمال نے حیرت سے ابرو چڑھائے اور سٹیک کا ٹکڑا کاٹ کر نفاست سے منہ میں ڈالا تو خوشگوار ذائقہ منہ میں گھل گیا۔۔۔ ہمارے بارے میں کیا۔۔۔ مطلب نکاح والی بات آپ کب بتائیں گی۔۔۔ ابھی تو میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں زوہان کے کچھ بھی کسی کو بھی بتاؤں۔۔۔ اینم کو بھی ابھی کچھ نہیں بتانا چاہتی تو زوہان نے کندھے اچکائے جیسے آپ کو اچھا لگے۔۔۔ زوہان عباسی ہمیشہ عشمال کا ساتھ دے گا۔۔۔ تو عشمال مسکرائی مجھے یقین ہے زی۔۔۔ زوہان ایک جھٹکے سے جھولے سے

کھڑا ہوا۔۔۔ اور بے یقینی کی کیفیت میں زمین پر گٹھنوں کے بل بیٹھا اور اس کی گود سے پلیٹ سائڈ پر رکھتے اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھا۔۔۔ کیا کہا آپ نے ایک بار پھر بولیں۔۔۔ عثمٰل اس کے انداز پر مسکرائی۔۔۔ اور گہری مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے پھر سے اسے پکارا۔۔۔ زی صرف میرے ہیں۔۔۔ تو زوہان کا دل کیا پورے انگلینڈ کو چیخ چیخ کر بتائے کہ اس کی پرنسز کو اللہ نے اسے واپس دے دیا ہے۔۔۔ زوہان سے اپنی خوشی سنبھالی نہیں جا رہی تھی۔۔۔ زوہان نے عثمٰل کے دونوں ہاتھ اپنی نم آنکھوں سے لگائے اور پھر انہیں نیچے کرتا ہوا بولا۔۔۔ محبت تو سبھی کرتے ہیں لیکن زوہان عباسی کو عثمٰل زوہان عباسی سے عقیدت ہے۔۔۔ آج اس کا پورا صحیح نام لیتے خوبصورت گلوگیر انداز میں کہتے وہ ایک بار پھر عثمٰل کا دل دھڑکا گیا۔۔۔ عثمٰل اپنا ہاتھ چھڑواتی مسکراتی ہوئی اندر کی جانب تیزی سے بڑھ گئی۔۔۔ یونیورسٹی کا احاطہ کچا کچھ طلباء سے بھرا پڑا تھا۔ ایک دوسرے

سے بیزار جلدی جلدی چلتے نوجوان لڑکے لڑکیاں۔۔۔ کچھ اپنی سائیکل پر سوار پھرتی سے جاتے ہوئے۔۔ دنیا کی رنگینیاں بھی کتنی عجیب ہیں نہ اپنے ملک سے دور اجنبیوں میں رہنا اور ان سے کبھی ایسا تعلق بن جاتا ہے کہ شاید خون کے رشتے پیچھے رہ جاتے ہیں۔۔ جیسے لیزا، الطان اور موٹی آنٹی مجھے بہت ضروری ہو گئے ہیں۔۔ الطان کی شرارتیں، لیزا کی معصومیت اور میرے پانڈا کی گھوریاں یہ سب اب زندگی کا حصہ بن گیا ہے اینم۔۔۔ گھاس کے قطعے پر بیٹھی عشمال اینم کے کندھے پر سر رکھے ہوئے اسے اپنے دل کی کیفیت بتا رہی تھی۔۔ اینم بھی ہولے سے مسکرائی۔۔ بجا فرمایا راجی۔۔ اور فیوچر جی جی کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔۔ شرارتی آواز پر عشمال نے اس کے کندھے سے سر ہٹایا۔۔ یار تم کسی دن پٹ ناجانا مجھ سے الطان کی طرح بنتی جا رہی ہو۔۔ اور اب کی بار عشمال نے اینم کو شرارتی نظروں سے دیکھا اور سیدھی ہو بیٹھی اور آہستہ آواز میں اسے پکارا۔۔ مجھے لگتا ہے الطان

تمہیں پسند کرتا ہے۔۔۔ اینم نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ اور
 سیریس انداز میں کھڑی ہو گئی میرے ساتھ چلو۔۔۔ لیکن کدھر عشمال
 حیرت سے کھڑی ہوئی۔۔۔ الطان اور زوہان آنے والے ہوں گے لیزا کو لے
 کر آج آنا تھا اس نے تائیوان سے بھول گئیں کیا۔۔۔ جانتی ہوں انہیں شام
 میں آنے کا میسج کر دو۔۔۔ چلو۔۔۔ کلاس ویسے بھی نہیں ہے اب۔۔۔ اینم سنجیدہ
 ہوتی سائیکل کی طرف بڑھی۔۔۔ تو عشمال بھی جلدی سے اس کے پیچھے
 گئی۔۔۔

اپارٹمنٹ پہنچتے ساتھ اینم اپنے کمرے میں گئی تو عشمال پیچھے گئی۔۔۔ اینم
 میری بات سنو کیا ہوا ہے۔۔۔ عشمال دو منٹ پلیر خاموش۔۔۔ اینم کی
 سرخ آنکھیں دیکھتے عشمال تشویش سے اس کی طرف بڑھی۔۔۔ دیکھو
 عشمال۔۔۔ ہمیں یو کے آئے آٹھ مہینے ہوئے اس دوران ہم نے پاکستان کے

متعلق زیادہ بات نہیں کی۔۔ ادھر کی دنیا اور لوگوں میں گم ہو گئے۔۔ میں نے۔۔ تم سے ابان کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔۔ میں نے اپنے دکھ کو اپنی تکلیف کو ایک خول میں چھپا دیا لیکن رات میں جب کوئی نہیں ہوتا تب۔۔۔ اینم نے اپنے چہرے سے آنسو صاف کیے۔۔ اور ایک ٹیب کھول کر عشمال کے سامنے کیا جس میں ایک کمرے کا منظر نظر آ رہا تھا۔۔ عشمال کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے کے قریب تھیں اس نے اینم کا بازو پکڑا

تم۔۔۔ تمہارا دماغ درست ہے اینم۔۔۔ وہ حیرت ک زیادتی سے بولی تو اینم نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔ تمہیں کیا لگا عشمال اگر میں الطان کے ساتھ ہنس رہی ہوں یا اس کے ساتھ ٹائم سپینڈ کر رہی ہوں تو میں ابان کو بھول گئی ہوں۔۔ تم غلط ہو عشمال۔۔ میں ابان کو کبھی نہیں

بھولی۔۔۔ یہاں۔۔۔ اپنے دل پر انگلی رکھے عشمال کی آنکھوں میں دیکھتے اینم بولی۔۔ یہاں بسایا ہے انہیں میں نے۔۔ کیسے نکال دوں بتاؤ۔۔ لیکن

ابان بھو کو پتا چلا تو وہ قیامت لے آئیں گے اینم سمجھو یار اجی۔۔ اس کے ساتھ نیچے بیٹھتے اس کے چہرے کو تھامے عشمال بولی تو اینم اس کی گود میں سر رکھ گئی مجھے سکون چاہیے یار اجی۔۔ عشمال اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی۔ اینم تم نے نہایت احمقانہ حرکت کی ہے بھو کے کمرے میں کیمرہ لگا دیا۔۔ اگر جو انہیں پتا لگا وہ ادھر ہی آجائیں گے۔۔ تمہیں تو پتا ہے کتنی خار کھاتے ہیں تم سے۔۔ اینم مسکرائی تو آجانے دونا۔۔ ویسے بھی عرصہ ہوئے انہیں دیکھے۔۔ اللہ جھوٹی لڑکی یہ کیمرہ کس لیے ہے پھر روز تو دیکھتی ہوگی۔۔ نہیں عشمال یہی تو پریشانی کی بات ہے۔۔ ابان پورا پورا ہفتہ کمرے میں نہیں آتے اور جب آتے ہیں تو ساری ساری رات تمہاری تصویریں دیکھتے ہیں۔۔ اتنا کہ کرا اینم رونے لگی۔۔ عشمال نے اسے اٹھایا۔۔ اینم میری پیاری بلی رونا نہیں ہے۔۔ اللہ سے مانگو۔۔ اللہ دل بدلنے پر قادر ہیں۔۔ میں کیسے صرف بھو کی خوشی کے لیے ان کو قبول کر

لیتی اور اینم۔۔ عشمال نے اینم کی طرف دیکھا۔۔ میں زوہان کے نکاح میں
 ہوں۔۔ اینم نے اسے ایسے دیکھا۔۔ جیسے اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔ عشمال
 مزاق کے موڈ میں نہیں ہوں میں ابان تم سے محبت کرتے ہیں تو
 ۔۔۔ عشمال نے اس کی بات کاٹی۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ اینم نے
 عشمال کے چہرے کو دیکھا جس پر مزاق کی کوئی رمتق نہ تھی تو وہ حیرت سے
 اٹھ بیٹھی۔۔۔ یہ۔۔ یہ کیا کہہ رہی ہو تم کب عشمال۔۔ ابی جان۔۔۔ اٹے
 سیدھے الفاظ بولتی اینم کو عشمال نے کھڑے کو کر بیڈ پر بٹھایا اور اسے پانی کا
 گلاس پکڑایا۔۔ پانی پیو۔۔ اور پھر اسے زوہان کی بتائی ہوئی ساری بات
 بتاتی چلی گئی۔۔ اینم حیران پریشان سی ساری باتیں سن رہی تھی۔۔ اللہ
 میرے۔۔۔ عشمال۔۔۔ اینم نے اس کا بازو پکڑا۔۔ تو تمہارا خواب سچ تھا
 عشمال۔۔۔ عشمال نے ہاں میں سر ہلایا اور اپنے آنسو صاف کیے اور مسکرا کر
 اٹھی۔۔ دیکھو اینم میں نہیں جانتی ابان بھیو کیا چاہتے ہیں لیکن میں تمہاری

محبت کی گواہ ہوں۔۔ اور اب الطان کی نظروں میں پسندیدگی بھی سچی ہے۔۔ لیکن اینم الطان کا دل نہ ٹوٹ جائے میں ڈرتی ہوں۔۔ لیکن اللہ نے اگر چاہا تو الطان کو سمیٹ لیں گے اور شاید بھیو کے دل میں تمہاری محبت ڈال دیں۔۔ اینم میں بس اتنا کہنا چاہتی ہوں کہ ہم اپنے لیے بہتر نہیں سوچ سکتے۔۔ اللہ پاک مجھ سے، تم سے اپنے بندوں سے اتنی شدید محبت کرتے ہیں کہ ان سے بہتر کوئی نہیں سوچ سکتا ہمارے لیے۔۔ تم سمجھ رہی ہو نا۔۔ اب جیسے میں سکیچنگ کرتی ہوں مجھے پتا ہے کہ کون سا رنگ کدھر گہرا کرنا ہے کدھر ہلکا رکھنا ہے۔۔ کیونکہ وہ میری تخلیق ہے اس کے بارے میں مجھ سے بہتر۔ فیصلہ کوئی نہیں کر سکتا۔۔ اسی طرح ہم اللہ کی تخلیق ہیں وہ ہمارا خالق۔۔ خالق کو بہتر معلوم ہے کہ مخلوق کے لیے کیا بہتر ہے۔۔ میں یہ نہیں کہتی کہ تم اپنی محبت سے دستبردار ہو جاؤ لیکن میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ خود کو، اپنی چاہت کو اللہ کے سپرد کر دو۔۔ اور پھر اپنے

معالے اللہ پر چھوڑ دو۔۔ اللہ بہتر کریں گے۔۔ اللہ سے بہتری مانگو۔۔ کسی بھی انسان کو نہیں۔۔ کیونکہ تم وہ نہیں جانتیں جو اللہ پاک جانتے ہیں۔۔ کیا معلوم جو تم مانگ رہی ہو وہ تمہاری ازیت کا باعث بنے۔۔ کیا معلوم کے تم بہتر مانگ رہی ہو اور اللہ تمہیں بہترین سے نوازا چاہتے ہوں اور تم اپنی بے جازد سے بہترین گنوا دو۔۔ مخلوق کو خالق سے ضد نہیں لگانی چاہیے۔۔ بلکہ اپنی ضد اللہ کے حوالے کر دینی چاہیے۔۔ پھر اللہ کے فیصلوں پر یقین رکھنا چاہیے۔۔ اینم نے ہچکی بھری۔۔ تو پھر دعائیں تقدیر بدل دیتی ہیں یہ بات جھوٹ ہے کیا۔۔ اینم نے خفگی سے عشمال کو دیکھا تو عشمال مسکرائی۔۔ میری مانوبلی کس نے کہا کہ دعائیں تقدیر نہیں بدلتیں۔۔ بے شک بدلتی ہیں۔۔ میں بس یہ سمجھنا چاہتی ہوں کہ اللہ سے بہتری مانگو۔۔ کیا پتا جو تم دعا مانگ کر اللہ سے اپنی ضد پوری کروا کر دعا سے اپنی تقدیر بدل دو۔۔ اور پھر جسے تم نے دن رات مانگ کر پایا ہو وہ تمہارے لیے اچھا نا ہوا

یہ کیا دن دکھا رہے ہیں آپ مجھے۔۔۔ اینم نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا بکواس بند کرو اور آہستہ بولو میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔۔ اینم نے سنبھل کر بات سنبھالنی چاہی۔۔۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ زوہان ہی ایجنٹ 1 ہے۔۔۔ لیکن الطان۔۔۔؟ اندر چلو بات کرنی ہے۔۔۔ زوہان کے سنجیدہ انداز پر چاروں اندر کی جانب بڑھے۔۔۔ سب صوفے پر بیٹھ گئے تو زوہان نے گلا کھنکار کہ بات کا آغاز کیا۔۔۔ اینم اب کور رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ بوس کا حکم ہے۔۔۔ تو اینم ڈھیلی پڑی۔۔۔ لیکن یہ۔۔۔ الطان ہی ایجنٹ 2 ہے۔۔۔ تو اینم نے آنکھیں پھیلا کر الطان کو دیکھا تو اس نے مصنوعی گرد اپنے کندھوں سے جھاڑی۔۔۔ عشمال پر سکون سی بیٹھی رہی۔۔۔ کیونکہ زوہان اسے پہلے ہی بتا چکا تھا۔۔۔ الطان کی زبان میں کھلی ہوئی۔۔۔ اور ایجنٹ 5 میری فیوچر بھابھی۔۔۔ اب یہ ایجنٹ 3 کون ہو گا۔۔۔ اب مجھ سے صبر نہیں ہو رہا۔۔۔ وہ جو بھی ہو گا آج پتا چل جائے گا۔۔۔ کیونکہ جو پاکستانی سمگلر لنڈن مشن میں بچ گیا

تھا اس کا سوراغ ملا ہے۔۔۔ لیکن تم دونوں لیزا کو لینے گئے تھے۔۔۔ وہ کدھر ہے۔۔۔ عثمٰل اس کے بھابھی بولنے پر گھوری بولی۔ تو زوہان نے کہا۔۔۔ ارے ہاں میں تو باہر تھا الطان گیا تھا۔۔۔ تو سب نے الطان کی طرف رخ کیا۔۔۔ اسے تو میں نے اس کے ہاسٹل ڈراپ کر دیا ہے۔۔۔ کہتی تھکن ہے سفر کی۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں شام میں موٹی آنٹی کے کیفے میں مل لیں گے۔۔۔ عثمٰل کے خاموش ہونے پر زوہان کھنکرا۔۔۔ تو سب اس کی جانب متوجہ ہوئے۔۔۔

کل باس نے میٹنگ رکھی ہے۔۔۔ ایجنٹ 3 کا تعارف کروائیں گے اور آگے کا لائحہ عمل کیا ہو گا سب ڈسکس کرنا ہے کل یونی کے بعد آنا سب۔۔۔ لیکن کدھر۔۔۔ اینم بولی۔۔۔ اب لنڈن تو نہیں نا جاسکتے اتنی جلدی۔۔۔ لوکیشن کل مل جائے گی۔۔۔ بول کر زوہان کھڑا ہوا۔۔۔ اور الطان کو اشارہ کرتا باہر کی

جانب بڑھا۔۔ الطان کے اٹھنے سے پہلے عثمٰل اٹھی اور زوہان کی طرف
 بڑھی۔۔ الطان پیچھے ہی رک گیا۔۔ زوہان۔۔ عثمٰل کے پکارنے پر زوہان
 مڑتا اس کی جانب بڑھا۔۔ ہاں جی۔۔ وہ۔۔ ہم بولیں عثمٰل۔۔ اینم کو
 میں نے ہمارے بارے میں بتا دیا ہے۔۔ انگلیاں چٹختی نظریں جھکائے بولتی
 ہوئی زوہان کو وہ اپنے دل کے قریب لگی۔۔ تو کوئی بات نہیں کہا تھا ناہر
 فیصلے میں مجھے اپنے ساتھ پائیں گی۔۔ ویسے بھی وہ آپ کی بچپن کی دوست
 ہے۔۔ اس کا حق ہے سب جانتا۔۔ اور دوستوں کو ان کے حق سے محروم
 نہیں کرنا چاہیے۔۔ زوہان کے اس طرح بات سنبھالنے پر عثمٰل نے
 مشکور نظروں سے اسے دیکھا تو زوہان نے سر کو خم
 دیا۔۔ اجازت۔۔ عثمٰل نے عادتاً شاہانہ انداز میں ہاتھ جھلایا۔۔ جی بلکل
 اور ہنستی ہوئی اندر بڑھ گئی۔۔ زوہان بھی مسکراتا ہوا اسے دیکھے گیا۔۔

شام نے اپنے پر پھیلانے۔۔ تو چلتی ہوانے انسانی وجود کو ٹھٹھرنے پر مجبور کر دیا۔۔۔ ایسے میں موٹی آنٹی جے ریسٹورنٹ سے اٹھتی پاکستانی طرز کے کبابوں کی مہک دور دور پھیلی تھی۔۔ یہ ایک پاکستانی دیسی نوڈ اور فاسٹ فوڈ پر مبنی چھوٹا سا ریسٹورنٹ تھا۔۔ ریسٹورنٹ کچا کھچ لوگوں سے بھرا تھا جس میں زیادہ تر انڈین اور پاکستانی تھے۔۔۔ بیرے دھڑادھڑ ٹرے اٹھائے ادھر سے ادھر لوگوں کو سرو کرنے میں مصروف تھے۔۔ ایسے میں اگر ریسٹورنٹ کے احاطے میں کھلے آسمان تلے ٹیبل کی طرف نظر دوڑائیں تو الطان زوہان اور لیزا ایک ٹیبل پر بیٹھے عیشمال کا انتظار کر رہے تھے جبکہ اینم اندر موٹی آنٹی کے پاس جا چکی تھی۔۔ کہ زوہان کی آواز سنائی دی۔۔۔ یارا اتنی دیر ہو گئی ہے ابھی تک نہیں آئیں عیشمال۔۔۔ ارے اوو مجنو آ جائیں گی۔۔ ماشاء اللہ سے دونوں ہاتھوں سے فائرنگ کرتی ہیں۔۔ الطان نے جھک کر زوہان کے کان میں کہا تو اس نے الطان کی گردن دبوچی۔۔ تمہاری بی

ترکی زبان نا بہت چلنے لگی ہے کسی دن کٹ نہ جائے میرے ہاتھوں۔۔ اللہ اللہ یہ کیسے دوست دیے آپ نے مجھے۔۔ مجھ معصوم کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ہر وقت۔۔ ایک دو اور تم جیسے معصوم پیدا ہو گئے تو دنیا میں دجالیت نا قائم ہو جائے۔۔ آنکھیں گھما کر اینم بولتی ہوئی اس کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھی۔۔ تو ارد گرد کے لوگ جو پاکستانی اور ہندوستانی تھے قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔۔ الطان کے کان سرخ پڑے۔۔ اور اینم نے اپنی تحسین کے لیے اٹھ کر جھک کر داد وصول کی۔۔ جھک تو ایسے رہی ہے جیسے تمنغہ امتیاز جیتا ہو اس نے۔۔۔ اینم اسے زبان دکھا کر دوبارہ بیٹھ گئی اور ٹیبل بجانے لگی۔۔ میں عیشمال کو دیکھ کر آتا ہوں۔۔ نا جانے کہاں رہ گئی۔۔ زوہان کے فکر کرنے پر اینم اور الطان نے مسکراہٹ دبائی جبکہ لیزا بیزار سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کیونکہ کب سے وہ لوگ اردو میں بات کیے جا رہے تھے جو کہ اس کے اوپر سے گزر رہا تھا۔۔ ارے ارے فیوچر کے جی جی آجائے گی دلہنیا

ساجن جی کے پاس۔۔ اتنی بھی کیا جلدی۔۔ کہ اب کی بار اس کی گردن
 عثمٰل کے ہاتھوں میں تھی۔۔ جو ابھی ابھی پہنچی تھی اور اس کی آخری بات
 سنتی لال چہرہ لیے آگے بڑھ کر اس کی گردن پکڑ گئی۔۔ یہ تم دونوں میاں
 بیوی کو لوگوں کی گردنیں پکڑنے کا اتنا شوک کیوں ہے۔۔ الطان پھر سے
 زوہان کے کان میں گھسا۔۔ تم میرے اندر ہی کیوں نہیں گھس جاتے کمینے
 آدمی کب سے بکواس کیے جا رہے ہو۔۔ زوہان نے اسے گھر کا تو وہ منہ
 بسورتا اینم اور عثمٰل کی جانب نتوجہ ہوا۔۔ تم میری دوست ہو کہ دشمن
 ذلیل عورت۔۔ کیسے میرے پیٹھ پیچھے کیا کیا بول رہی ہو۔۔ کاش مجھے بچپن
 میں پتا ہوتا۔۔ ایسا آستین کا سانپ نکلو گی تو تبھی مار دیتی۔۔ اینم مسلسل ہنس
 رہی تھی لیکن عثمٰل نے گردن ناچھوڑی۔۔ کہ الطان کی زبان میں پھر سے
 کھجلی ہوئی۔۔ ویسے بھابھی جی سوری فار مداخلت لیکن اینم سانپ تو نہیں
 ہے۔۔ اس کے بولنے پر اینم بھی چپ ہوئی اور اسے دیکھنے لگی۔۔ کہ الطان

کی اگلی بات پر اس کا دل کیا وہ جا کر الطان کے خوب رو چہرے کو بگاڑ دے۔۔۔ یہ تو سنپنی ہے نا۔۔۔ ہا ہا ہا بول کر زوردار قہقہہ لگایا تو اب کی بار بھی دوسری عوام ساتھ ہنسی۔۔۔ وہ ان پڑھے لکھے جو کرز کی کمپنی انجوائے کر رہے تھے۔۔۔ زوہان بھی مسکراتا ہوا عشمال کو دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔ ہاں تو ایوری بڈی آپ لوگ متوجہ ہوں۔۔۔ عشمال بھا بھی۔۔۔ ایس۔۔۔ میرا مطلب ہے دی گریٹ عشمال اب نکچڑی بندریا اینم سے اس کی آخری خواہش پوچھنے لگی ہیں۔۔۔ تو سب نے پھر سے قہقہہ لگایا اور اب کی بار اینم نے خود کو چھڑوانے کی کوشش کی کیونکہ بیستی زیادہ ہو گئی تھی۔۔۔ ارے میری یار اجی چھوڑ دو ناپچی کی جان لوگی کیا۔۔۔ اینم نے لجاجت سے کہا تو عشمال بولی آخری خواہش بتاؤ تم۔۔۔ تو اینم نے لبوں پر زبان پھیری اور مسکرا کر کہا۔۔۔

عابدہ پروین کے بال سٹریٹ کرنا چاہتی ہوں

میری سادگی دیکھ میں کیا چاہتی ہوں۔۔

معصومیت اپنے چہرے پر سجائے بھوری آنکھوں میں شرارت لیے اسنے شیر

کو تڑموڑ کر بولا تو پورے ریسٹورنٹ میں قہقہے گونج گئے۔۔ عشمال نے

مسکرا کر اس کی گردن چھوڑی۔۔ نمونی۔ آئیندہ بکواس نہیں۔۔۔ وارنگ

دیتا لہجہ اسے ایجنٹ 5 کے روپ میں آتا دیکھ۔۔ اینم نے منہ پر انگلی

رکھی۔۔۔ الطان تو گم سم سا بس اینم کو تکے جا رہا تھا۔۔ کتنی معصوم ہے

نا۔۔۔ کھویا کھویا لہجہ۔۔ زوہان نے اسے چٹکی کاٹی۔۔ ابے بھری محفل میں

مجھے اپنی بیوی سے مار نہیں کھانی آہستہ بول۔۔۔ کیوں پٹنا ہے۔۔۔ الطان

نے گہری سانس خارج کرتے رخ موڑا۔۔ اور جب تک وہ ریسٹورنٹ بیٹھے

رہے اس نے اینم کی طرف نگاہ اٹھا کر بھی نہ دیکھا۔۔

سورج کی کرنوں نے آکسفارڈ یونیورسٹی کے احاطے کو اپنے حصار میں لیا۔۔ ایسے میں گول مینار والے ڈیپارٹمنٹ کی ایک کھڑکی سے اندر جھانکو تو لیزا عشمال اور اینم آخری قطار کی کرسیوں میں بیٹھی تھیں۔۔۔ اینم کی وجہ سے ہمیں پیچھے بیٹھنا پڑا اور مجھے پیچھے بیٹھ کر کچھ سمجھ نہیں آتا۔۔ ہلکی ہلکی سے آواز ابھری تو عشمال نے مسکرا کر جبکہ اینم نے گھور کر اس چھوٹی لڑکی کو دیکھا۔۔ جو اینم اور عشمال کے کندھے تک آتی تھی۔۔ پیکولوڈونٹ وری الطان سمجھا دے گا۔۔ عشمال کے بولنے پر بھی لیزا کا ہنوز منہ بنا رہا۔۔ سامنے بڑی سی سکرین کی طرف پیٹھ کیے لیکچرر انگریزی بولنے میں مصروف تھا۔۔ اینم نے بمشکل اپنی آنکھوں کو کھول رکھا تھا۔۔ یارا جی اس کی بگ بگ بند کرواؤ نا۔۔ اینم نے ہونٹ باہر نکال کر کہا تو عشمال نے بک اپنے منہ پر رکھ لی۔۔ کمبخت بے عزتی کروائی گی۔۔ یارا اینم بس آدھا گھنٹہ ہے نا۔۔ کنڑول کر شیخ کنڑول۔۔۔ اینم نے منہ بسورا۔۔ how zalim

duniya na... عشمال کامنہ ہنسی ضبط کرنے کے چکر میں لال ہو رہا تھا۔۔۔ اے چپ کر جااا۔۔۔ عشمال دبا دبا سا چیخا۔۔۔ اللہ اللہ کر کے لیکچر مکمل ہوا۔۔۔ اگر ڈیپارٹمنٹ کے گراؤنڈ کے احاطے میں نظر دوڑائیں تو۔۔۔ اینم آگے بھاگ رہی تھی جبکہ عشمال اپنا بیگ اٹھائے اس کے پیچھے۔۔۔ اینم کے قہقہہ پورے گراؤنڈ میں گونج رہے تھے۔۔۔ ارد گرد گزرتے انگریز۔۔۔ اپنی راہ چلتے گئے کچھ نے مڑ کر دیکھا اور افسوس سے سر جھٹکا۔۔۔ poor pakistani... لیکن دونوں بے پرواہ ایک دوسرے میں مگن تھیں۔۔۔ ایسی ہی تھی ان کی دوستی۔۔۔ ہنسنا سا تھا ہے تو رونا بھی ساتھ ہے۔ ایک ناراض ہے تو دوسری فوراً منالے گی۔۔۔ ایسا ہی تھا کھٹا میٹھا سارشتہ۔۔۔ اینم تم کسی دن میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گی۔۔۔ ہائے جانِ من میں تیار ہوں تمہارے ہاتھوں فنا ہونے کے لیے۔۔۔ بھوری آنکھوں میں شرارت لیے ہاتھ پھیلا کر ایک جگہ رکتی چیخ کر بولی تو عشمال نے بھی

قہقہہ لگایا اور اس کے بازوؤں میں آسمانی۔۔ میری یارا جی۔۔۔ اینم نے اسے زور سے گلے لگایا۔۔ ہائے توبہ توبہ یہ میری معصوم آنکھیں کیا بے ہودہ نظارہ دیکھ رہی ہیں۔۔ الطان اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھتا۔۔ رونی آواز میں بولا۔۔ تو عشمال نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پین پھینک کر اسے مارا۔۔ جو سیدھا اس کے ماتھے کو سلامی دے گیا۔۔۔ اف ظالم بھابھی۔۔ الطان نیچے بیٹھ گیا اینم اور لیزا بھی ساتھ بیٹھیں۔۔ جب تم لوگ جنوں کی طرح ہنستے ہو تو انگلش میں بات کیا کرو مجھے بھی ہنسنا ہوتا ہے۔۔۔ لیزا نے منہ بسور کر کہا تو سب ہنس پڑے۔۔ بارش کی بوندیں اچانک عشمال کے چہرے پر پڑیں تو وہ بے ساختہ آنکھیں بند کر گئی۔۔ دونوں ہاتھ کھولے آنکھیں بند کیے تیج رنگ سکرٹ کے نیچے کھلا سا پلاز و پہنے ہم رنگ چھوٹا سادو پیٹا گلے میں ڈالے۔۔ کھلے بالوں سے وہ پرستان کی بھٹکی ہوئی پری معلوم ہو رہی تھی۔۔۔ ننھی ننھی بوندیں اس کا چہرہ بھگور ہیں تھیں کہ اچانک ہونے والی ہوٹنگ سے اس نے

آنکھیں کھولیں اور جیسے اس کی نظر سامنے پڑی بے ساختہ اس کا ہاتھ منہ پر
 گیا۔۔۔ منظر پل میں دھندلا ہوا۔۔۔ زو۔۔۔ ہاں۔۔۔ اس کا نام کھینچ کر لیتی
 وہ بے یقین سی کھڑی تھی۔۔۔ سامنے زوہان گھٹنوں کے بل بیٹھے ہاتھوں میں
 گہرے لال رنگ کا گلابوں کا دستہ لیے مسکراتی کالی آنکھوں میں عزت،
 احترام اور محبت کی چمک لیے۔۔۔ اس کے آگے اپنا دل کھولے بیٹھا
 تھا۔۔۔ لوگ دبی دبی سی ہوٹنگ کرنے لگے۔ جن میں اینم لیزا اور الطان پیش
 پیش تھے۔۔۔ پیپی نکاح اینیورسری ہونے والی بیوی۔۔۔ عشمال نے نیلی
 آنکھوں میں حیرانی لیے سر کو خم دیتے مسکرا کر گلدستہ اپنے ہاتھوں میں لیا کہ
 زوہان نے اپنی پاکٹ سے ایک اور پھول نکالا۔۔۔ تو عشمال کو خوشگوار
 حیرت نے آن گھیرا۔۔۔ میں جب دس سال کا تھا۔۔۔ تب آپ نے مجھے اپنی
 نیلی آنکھوں کا اسیر کیا تھا۔۔۔ اور میں محض دس سال کی عمر میں خود کو آپ کا
 پابند کر گیا تھا۔۔۔ اور میں تا عمر آپ کی آنکھوں کا اسیر رہنا چاہتا ہوں۔۔۔ دو

سال کی عمر میں آپ مجھ سے کھو گئی تھیں اور پھر اللہ نے سولہ سال کے طویل اور کھٹن ہاجر کے بعد مجھے آپ سے نوازا ہے۔۔ کیا آپ مجھے اپنی چھوٹی سی دنیا کا حصہ بننے کی اجازت دیں گی۔۔ عشمال۔۔ کیا آپ عشمال خان سے عشمال عباسی بنیں گی۔۔؟ کیا آپ زوہان عباسی کی ویران زندگی میں رونق بخشیں گی۔۔؟؟ خوبصورت بھاری گھمبیر آواز میں اظہار کرتا وہ پورے ہجوم کو گنگ کر گیا۔۔ جن میں سے بہت سے لوگ زبان سے انجان تھے لیکن لفظوں کی محبت اور عقیدت نے سب کو حیران کر دیا۔۔ زوہان کی آواز میں تپش، کرب، ہاجر کی تکلیف، محبت کیا کچھ نا تھا۔۔ عشمال کے سرخ پڑتے چہرے پر بے اختیار آنسو بہے اور اس سے پہلے وہ زمیں بوس ہوتے زوہان نے اپنی ہتھیلی پھیلا دی۔ عشمال مسکراتی ہوئی اس کے آگے ہاتھ کر گئی تو سرخ یا قوتی باریک سی نازک انگوٹھی زوہان اس کی مخروطی انگلی میں پہنا گیا اور اس کے ہاتھ تھامتا کھڑا ہوا۔۔ بارش کے قطرے زرا زرا سب

کو بھگور ہے تھے لیکن سب اس خوبصورت منظر کو نظروں میں قید کیے اپنی آنکھیں خیرہ کر رہے تھے۔ کہ اینم نے آگے بڑھ کر عثمٰل کو گلے لگایا تو وہ اپنا ضبط کھوتی رودی۔۔۔ بس یار اجی۔۔ اتنے پیارے موقع پر آنسو نہیں بہاتے۔۔ زوہان پریشانی سے اس کی طرف بڑھا۔۔ کراؤڈ آہستہ آہستہ چھٹ رہا تھا۔۔ لوگ انہیں نیک تمنائیں دیتے اپنی اپنی راہ کو چل پڑے۔۔ عثمٰل کا رخ زوہان نے اپنی طرف کیا اور اس کی سرخ ناک کو ہلکا سا دبایا۔۔ بی بیو مائی گرل۔۔۔ یو آرایجنٹ 5۔۔ اس کے کان کے پاس جھکتا ہلکی سی شرارتی سرگوشی کیے وہ عثمٰل خان کو مسکرا نے پر مجبور کر گیا۔۔ تو سب نے شکر کا سانس لیا۔۔

شام کے چار بجے تو آکسفارڈ یونیورسٹی سے دور ایک پوش علاقے کے بنگلے میں بڑے سے ہال کے وسط میں الطان اینم عثمٰل اور زوہان بیٹھے تھے۔۔ آج وہ

سب پچھلی ملاقات کی طرح نہیں تھے۔۔ آج وہ ظاہر تھے۔۔ اور بے چینی سے بوس کا انتظار کر رہے تھے۔۔ اور الطان کو تو بس ایجنٹ 3 سے ملنے کی جلدی تھی۔۔ وہ کبھی ناخن منہ میں چباتا تو ساتھ کاؤچ پر بیٹھی اینیم اس کے ہاتھ پر تھپڑ رسید کر دیتی۔۔ کچھ دیر وہ سکون سے بیٹھتا اور پھر سے وہی مشغلہ۔۔ اف ف ڈھیٹ انسان۔۔ اینیم نے غصے سے رخ موڑا۔۔ اسے شدید الجھن تھی اس طرح کی عادتوں سے البتہ عشمال اور زوہان تمیز سے بیٹھے تھے جاننا تو انہیں بھی تھا لیکن وہ ان دونوں کی طرح اضطراب میں نہیں تھے۔۔ کہ کچھ دیر میں ساری لائنس آف ہو گئیں۔۔ ہال میں گھپ اندھیرا چھا گیا۔۔ اور بوس نامی شخص ہال کا داخلی دروازہ کھولتے اندر داخل ہوا اور اس کے پیچھے ایجنٹ 3 اسی طرز کا لباس پہنے پیچھے سے نمودار ہوا جس سے اس کی پہچان مشکل تھی۔۔ ان چاروں کو خاموشی میں بس ان دونوں کے بوٹ کی دھمک سنائی دی اور باہر سے ہی آتی روشنی میں دو ہیولے۔۔ کہ وہ چاروں

ایک ساتھ کھڑے ہوئے۔۔ لائیٹس آن ہوئیں تو عثمان بھاگ کر بوس نامی شخص کے گلے لگی۔۔ اور اینم بھی ساتھ ہی لپکی۔۔ آئیں انہیں کیا ہوا۔ الطان پھر سے زوہان کے کان میں گھسا تو اس نے بیزاری سے اسے پیچھے دھکیلا۔۔ اپنے بابا سے شاید ایسے ہی ملا جاتا ہے۔۔ تو الطان نے اپنی پوری آنکھیں کھول لیں۔۔ ایبی جان۔۔۔۔۔ آئی مسڈیو

یار ررر۔۔ عثمان ان کے گلے لگی نم آنکھوں سے مسکرا کر بولی اور اینم بھی ان سے ملی اور وہ چاروں میز کی جانب بڑھے۔۔ الطان کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔۔ اف یہ الطان۔۔۔ ہی ہی۔۔۔ یار تمہارے ایکسپریشن سے تو لگ رہا ہے جیسے تم جانتے تھے عثمان کے بابا کے بارے میں۔۔ الطان وہ میری منکوحہ ہیں ان سے جڑے اتنے قیمتی شخص کو میں نہیں پہچانوں گا۔۔ اور ویسے بھی ان کی مدد سے ہی میں عثمان تک پہنچا تھا۔۔ انور صاحب گلا کھنکار کر بولے۔۔ ٹنشن بوائز۔۔ تو وہ دونوں سیدھے

ہوئے۔۔ السلام علیکم سر۔۔ دونوں نے بلند آواز سلام کیا تو انور صاحب جواب دیتے ایجنٹ 3 کو ماسک اتارنے کا اشارہ کر گئے۔۔ اور اب کی بار ان چاروں کو لگنے والا جھٹکا شدید تھا۔۔ کہ اینم تو باقاعدہ اچھل کر کھڑی ہوئی۔۔ پیکو لو۔۔ عشمال کی حیرت زدہ آواز ابھری۔۔ اور دوسرا جھٹکا انہیں تب لگا۔۔ جب لیزا نے انہیں اردو میں مسکرا کر جواب دیا۔۔ جی میں۔۔۔ ہائے ربا سے اردو آتی ہے۔۔۔ اور میں نا جانے کتنی بار اسے کیا کیا کچھ سنا چکی۔۔ اینم نے مسکین سے شکل بنائے لیزا کو دیکھا۔۔۔ اور انگلی منہ میں دبائی۔۔ الطان پھر سے زوہان کے کان میں جھکا۔۔ یا اسے سمجھانا ایسی حرکتیں کر کے تجھے بھری جوانی میں بیوہ کیوں کر نا چاہتی ہے۔۔ تو زوہان نے حیرت سے کالی آنکھیں پھیلائے اسے دیکھا۔۔ اے میں کیوں بیوہ ہونگا۔۔ تیرے مرنے پر۔۔ کیونکہ میں تیری پہلی بیوی ہوں نا۔۔ مصنوعی شرماء کر الطان بولا تو زوہان نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔ لا حول

ولا قوت۔۔ اینم عشمال اور لیزا تو حیرت سے اس نمونے جن کو دیکھ رہی تھیں
جو سستی ایکٹنگ کے جوہر بوس کے سامنے دکھا رہا تھا۔۔ الطان زوہان تم
دونوں کیا سارے رولز بھول چکے ہو۔۔ کرخت آواز گونجی تو دونوں فوراً
سیدھے ہوئے۔۔ سوری بوس۔۔ ہمم۔ انور صاحب نے ہنکار بھرا۔ اور
اپنے بیگ سے ایک فائل نکالے ٹیبل پر رکھی۔۔ لیزا آپ بھی بیٹھ
جائیں۔۔ لیزا مجھے جب ملی تو اس کی عمر لگ بھگ تیرہ برس تھی۔۔ بازیاب
ہوئے بچوں میں سب کے والدین کو بچے لوٹا دیے گئے لیکن لیزا کو ٹورزم
سپاٹ سے کڈنیپ کیا گیا تھا۔ تو میں اسے اپنے ساتھ لے گیا۔ وہاں اس
کے ماں باپ کی کھوج کی گئی جس میں کافی وقت لگا اور جس دن ہم نے ان
سے رابطہ کرنا تھا اس دن لیزا نے درخواست کی کہ انہیں اپنے پاس رکھ لیں
اور اس قابل بنائیں کہ وہ ان لوگوں کے خلاف لڑ سکے جو چھوٹے چھوٹے
بچوں کو ان کے ماں باپ سے الگ کر دیتے ہیں۔۔ عشمال کی آنکھیں یہ سن

کر بے ساختہ نم ہوئیں اور زوہان کی نظریں بے چین۔۔ انور صاحب بولتے رہے۔۔ لیزا کے والدین ویسے بھی اس سے ناخوش تھے بقول لیزا کیونکہ وہ ایک ڈرپوک بچی تھی۔۔ اور پڑھائی میں کمزور۔۔ لہذا ہم نے اسے ٹرین کیا اور یہ آج آپ کے سامنے ہے اور اب تک تین کامیاب بڑے مشن سرانجام دے چکی ہے۔۔ ایک بہترین فائٹر اور ہیکر۔۔ مجھے فخر ہے اس بچی پر اور آج یہ سراٹھا کر اپنے ماں باپ کے سامنے کھڑی ہو سکتی ہے۔۔ انور صاحب بول کر خاموش ہوئے۔۔ ان چاروں کے چہروں پر بھی لیزا کے لیے فخر اور محبت تھی۔۔ کہ عثمٰل بولی۔۔ لیکن ابی جان اس کا ہمارے ساتھ آکسفا رڈ آنا یقیناً اتفاق نہیں ہوگا۔۔ انور صاحب مسکرائے جی بالکل بیٹا۔۔ میں نے اسے تم دونوں کی وجہ سے بھیجا تھا۔۔ لیکن ہم اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں ابی جان۔۔ عثمٰل منہ بسور کر بولی۔۔ تو سب مسکرائے۔۔ ہاں آپ لوگ رکھ سکتے ہو اپنا خیال لیکن ایسا کرنا سلیبے بھی ضروری تھا تا کہ آپ لوگوں کا

آپس نہیں بونڈ بن سکے کیونکہ اب سے ٹھیک دو دن بعد آپ پانچ لوگ اٹلی جا رہے ہو۔۔۔ اور اس سے پہلے ایک کام کرنا ہے مجھے۔۔۔ وہ پانچوں پر جوش سے انور صاحب کو دیکھ رہے تھے۔۔۔ کہ اب وہ اپنے اصل مشن کی طرف آئے تھے۔۔۔ کیونکہ اطلاع کے مطابق اگلی خطرناک اصلحہ اور ڈرگز کی ڈیل اٹلی میں ہونی تھی۔۔۔ جہاں سے وہ پوری دنیا میں پھیلنی تھی۔۔۔ یہ مشن مکمل کرنا ان سب نے جیسے اپنی جان سے عزیز کر لیا تھا۔۔۔ ان سب کو اپنی سوچوں سے انور صاحب کی پراسرار آواز نے نکالا۔۔۔ اور ہمارا گٹ بھی ادھر چھپا ہے جو ہمارے ملک کی نسلیں برباد کرنے پر سرگرداں ہیں۔۔۔ ان کے لہجے کی سختی اور سرد مہری ان سب کو سانپ سنگھا گئی۔۔۔ سو آریوریڈی مائی ایجنٹس۔۔۔ یس سر۔۔۔ پانچوں نے بیک آواز میں بولا تو انور صاحب مسکرائے۔۔۔ کل آپ سب لوگوں کا سمسٹر فریز کروادیا جائے گا۔۔۔ اور۔۔۔ انور صاحب نے وقفہ لیا اور سب کی جانب دیکھا۔۔۔ چاروں دم

سادھے انہیں سن رہے تھے۔۔ کیونکہ یہی وہ بات تھی جس نے سب کو بے چین کیا ہوا تھا۔ اٹلی مشن کے بارے میں انہیں تھوڑا بہت آئیڈیا تھا۔ اور پھر جو لفظ انور صاحب کی زبان سے ادا ہوئے وہ ان چار لوگوں کو حیرت کے گہرے سمندر میں پھینک گئے۔۔ کل الطان اور اینم۔۔ زوہان اور عثمٰل کا نکاح ہے اور اس کے بعد آپ پانچ لوگ ایک کور لیے اٹلی روانہ ہو گئے۔۔ اور باقی کی ڈسکشن کل کی جائے گی نکاح کے بعد۔۔ اللہ حافظ۔۔ انور صاحب لیزا کو اشارہ کیے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔ پیچھے وہ چاروں اس اچانک ہوئے واقعے کو سوچے ورطہ حیرت میں تھے۔۔ اینم کا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔ کہ اچانک عثمٰل کی چیخ سے وہ دونوں اپنی حیرت سے نکلتے اینم کی طرف بڑھے جو بے ہوش ہوئی صوفی کی ایک سائیڈ ڈھلک گئی تھی۔۔

پورے تین گھنٹے ہو گئے ہیں ابھی تک اینم کو ہوش کیوں نہیں آیا
 زوہان۔۔۔ عثمٰل روتی ہوئی اس کے ساتھ کھڑی تھی۔۔۔ ہو اسپتال کے
 چھوٹے سے کمرے میں ایک سائیڈ بیڈ پر بے ہوش اینم لیٹی تھی۔۔۔ الطان
 اس کے سرہانے بیٹھا دھیمی آواز میں قرآن کی تلاوت کر رہا تھا۔۔۔ زوہان اور
 عثمٰل سامنے دیوار سے ٹیک لگائے کھڑے تھے۔۔۔ عثمٰل مسلسل رورہی
 تھی۔۔۔ کہ زوہان نے اس کا ہاتھ پکڑ کر سہلایا۔۔۔ عثمٰل۔۔۔ اور اس کی
 آنکھوں میں دیکھا۔۔۔ سب۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ہم۔۔۔۔۔ زوہان کے
 کہنے پر عثمٰل نے ہاں میں سر ہلایا۔۔۔ اور ایک سائیڈ پر رکھی جائے نماز
 اٹھائے وضو کر کے نفل پڑھنے لگی۔۔۔ زوہان اب انور صاحب کو کال ملا رہا
 تھا۔۔۔ جو ایک کام میں پھنسے تھے۔۔۔ عثمٰل سلام پھیر پر کھڑی ہوئی اور
 اینم کے چہرے پر پھونک ماری۔۔۔ اور اس کے کان میں سرگوشی کرنے
 لگی۔۔۔ اینم اٹھ جاؤ یا راجی۔۔۔ میں تکلیف میں ہوں نا۔۔۔ تمہارے

بغیر۔۔ آنسو ٹپ ٹپ اینم کے چہرے کو بھگور رہے تھے کہ عثمٰل ضبط کھوتی
 اس سے لپٹ گئی اور آواز سے رونے لگی۔۔ الطان بھی پریشان ہوتا زوہان کو
 بلانے بھاگا۔۔ جو کچھ دیر پہلے عثمٰل کو نفل پڑھتا دیکھ باہر کی جانب بڑھا
 تھا۔۔ اینم پلیز اٹھ جاؤ۔۔ میں تمہارا نکاح الطان سے نہیں ہونے دوں گی
 پلیز۔۔ ٹرسٹ می۔۔ تمہارا نکاح بھیو سے ہی ہوگا۔۔ پلیز گیٹ اپ یارا
 جی۔۔ ہچکیوں سے روتی عثمٰل کی آواز پر دروازے میں کھڑے الطان کے
 قدم ساکت ہوئے۔۔ زوہان کو بھی سن کر حیرت ہوئی تھی۔۔ اس نے
 الطان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو الطان زخمی انداز میں مسکرایا۔۔ تو وہ
 بے ہوش نکاح کی وجہ سے ہوئی تھی۔۔ زخمی دل کا ٹٹا انداز زوہان اور
 عثمٰل کا دل ساکت کر گیا۔۔ عثمٰل جھٹکے سے اینم کے پاس سے ہٹتی الطان
 کی طرف بڑھی نیلی آنکھیں لہورنگ نظارہ پیش کر رہی تھیں۔۔ لال سرخ
 ناک میسی سا جوڑا بنائے جس سے بال نکل کر چہرے پر چپکے ہوئے

تھے۔۔۔ عثمٰل نے نفی میں سر ہلایا کہ اب وہ الطان کو نہیں کھو سکتی
تھی۔۔۔ الطان سنو پلیر۔۔۔ الطان نفی میں سر ہلاتا پیچھے ہوا۔۔۔ کہ اس کے
کندھے پر بھاری ہاتھ آپڑا۔۔۔ انور صاحب اس کا بازو پکڑے اینم کے پاس
لے آئے۔۔۔ بیٹھو تم تینوں۔۔۔ الطان ضبط کی انتہا پر تھا۔۔۔ چاہے اسے اینم
سے محبت تھی لیکن اینم کی رضامندی اس کے کیے سب سے پہلے
تھی۔۔۔ ایسے زبردستی اس پر مسلط ہو کر وہ اپنی محبت کی توہین نہیں کر
سکتا۔۔۔ اگر اینم اس کی نہیں ہونا چاہتی تو وہ راستے سے ہٹ جائے گا لیکن اس
کی نظروں میں بے اعتباری وہ کیسے دیکھے گا۔۔۔ کنپٹی کی رگیں ابھر کر اس
کے اشتعال کا پتہ دے رہی تھیں۔۔۔ صرف بوس کی وجہ سے وہ ضبط کیے بیٹھا
تھا ورنہ دل تھا کہ ہر ایک چیز تحس نخس کر دے۔۔۔ اس کی سوچوں میں
خلل بوس کی آواز نے ڈالا۔۔۔ میں نے یہ فیصلہ سوچ سمجھ کر ہی کیا ہے
بچوں۔۔۔ اینم کے والد سے بات ہو گئی ہے۔۔۔ اور آپ کو کیا لگتا ہے

عشمال۔۔۔ اب ان کی نظریں شمال کی جانب تھیں جو شکوہ کناں۔ نظروں سے انور صاحب کو دیکھ رہی تھی۔ آپکو کیا لگا کہ میں اس بچی کو ابان پر مسلط کر کے ہنستی کھیلتی بچی کو اجاڑ دوں۔ کیا میری نظروں سے مخفی رہی ہے اینم کی چاہت۔۔۔ لیکن ابان اسے کبھی خوش نہیں رکھ سکے گا۔ آپ کو کیا لگتا ہے جس ابان کو آپ پاکستان چھوڑ آئی تھیں وہ پہلے جیسا ہے۔۔۔ لیکن ابی جان میں بھوکے بے جاذبہ کیسے پوری کرتی۔۔۔ میں نے انہیں اپنا بھائی مانا ہے اور وہ مجھ سے شادی۔۔۔ شمال کی آواز کانپ رہی تھی۔۔۔ میں جانتا ہوں بچے آپکا کوئی قصور نہیں اور میں۔۔۔ انور صاحب نے وقفہ لیا۔۔۔ میں آپ کے اور زوہان کے بچپن کے نکاح کے بارے میں جانتا ہوں۔۔۔

مجھے ماضی میں ہوئے سارے حادثوں کی خبر ہے۔۔۔ لیکن اگر آپ یہ سوچ رکھتی ہیں کہ اینم کی خوشی کی خاطر آپ اس کا نکاح ابان سے کروادیں گی تو

ابھی آپ ابان کو نہیں جانتیں۔۔ نہیں ابی جان بھو میری بات مانیں گے۔۔ الطان سے نظریں چرائے عثمٰل بولی۔۔ زوہان تو خود پر ضبط کیے بیٹھا تھا کہ اسے کیوں ناخبر ہو سکی کہ ابان اس کی بیوی پر نظر رکھ کے بیٹھا ہے۔۔۔ لال بھو کا چہرہ لیے وہ خاموش تھا لیکن کوئی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔ نہیں بچہ جانی آپ جلد بازی کر رہی ہیں۔ اور میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی۔۔ میں نے اپنے بچوں کو بڑوں کی بات کاٹنا کبھی نہیں سکھایا۔۔ انور صاحب مصنوعی خفگی سے بولے تو عثمٰل شرمندہ ہوئی۔۔ سوری ابی جان۔۔ دیکھو بچہ۔۔ میں نے ادھر آنے سے بھی دو مہینہ پہلے ابان سے بات کی تھی اور تب سے اب تک مناتا آ رہا ہوں۔۔ صرف اینم کی خوشی کے لیے۔۔ لیکن آپ دونوں کو یہ بات سمجھ جانی چاہیے کہ اگر کوئی مرد کسی عورت کو دھتکار دے تو کبھی اس کی طرف نہیں پلٹتا اور میری نیکی گئی گزری نہیں۔ ایک قابل ایجنٹ ہو نہار نیکی میں

رلنے نہیں دے سکتا۔ الطان پر میری نظر پہلے سے تھی میں نے اس کی نظروں میں اینم کے لیے عزت دیکھی ہے احترام دیکھا ہے۔ اور محبت دیکھی ہے۔ لیکن ابان وہ سمجھتا ہے کہ آپ کو اس سے دور کرنے والی اینم ہے۔۔ آپ اینم کی محبت کی وجہ سے ابان کو چھوڑ رہی ہو۔۔ وہ کم عقل آپ کے نکاح کے بارے میں نہیں جانتا۔ اینم کے لیے اس کے دل میں بہت بغض ہے۔ اینم کو یہ بات سمجھنی ہوگی کہ۔۔ انور صاحب ر کے اور سب کی جانب دیکھا۔ اینم ایک سراب کے پیچھے بھاگ رہی ہے۔ ابان کو اگر آپ کسی طرح راضی بھی کر لو تو وہ اینم کو کبھی عزت اور محبت نہیں دے سکے گا۔ اور ایک لڑکی محبت کے بغیر تو شاید رہ لے لیکن عزت کے بغیر جیتے جی مر جاتی ہے۔ اور اگر آپ اینم کو خوش دیکھنا چاہتی ہیں تو میرا ساتھ دیں اور اسے راضی کریں کیونکہ ہر حال میں آپ لوگوں کو پرسوں نکلنا ہے۔ اور میں بغیر نکاح نہیں بھیجوں گا۔ اعتبار مجھے ہے آپ سب پر ہے لیکن میں

اینم کے والد کو بھی جوابدہ ہوں تو میں سمجھتا ہوں نکاح ضروری ہے اور پھر الطان دیکھا بھالا بچہ ہے نیک شریف سب سے بڑی بات اینم کو خوش رکھے گا۔۔۔ اور پھر محبت تو بیٹا جی محرم سے ہی ہوتی ہے شادی سے پہلے کسی نامحرم کی محبت شادی کے بعد ہوئی محرم کی محبت کے سامنے ہار جاتی ہے۔۔۔۔۔ اینم کی سسکی گونجی تو عشمال فوراً اس کی طرف بھاگی۔۔ اینم کو انور صاحب کے آنے کے فوراً بعد ہوش آگیا تھا اور وہ تب سے خود پر ضبط کیے لیٹی تھی۔۔۔ ابی جان۔۔ اینم نے پکارا تو انور صاحب نے اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا۔۔ تو اینم نے آہستہ سے ان کا ہاتھ اٹھائے آنکھوں سے لگایا۔۔ مجھے آپ کا ہر فیصلہ دل و جان سے قبول ہے کیونکہ مجھے پتا ہے کہ میرے لیے جو آپ سوچ سکتے ہیں وہ بابا بھی نہیں کر سکتے۔۔ میں راضی ہوں نکاح پر اور ہم پر سوں ضرور جائیں گے۔۔ الطان نم آنکھیں لیے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے پیچھے زوہان بھاگا۔۔ انور صاحب بھی مسکراتے

ہوئے اسے پیار کرتے چلے گئے۔۔ تو اینم عشمال کے گلے لگے پھوٹ پھوٹ کر رودی۔۔

عشمال اسے تسلی دیتی تو کبھی خود بھی رو پڑتی۔۔ یار اجی چپ ہو جاؤ نا۔۔ عشمال نے اس کا چہرہ تھامے کہا تو اینم نے نفی میں سر ہلایا۔۔ عیشو میں نے انہیں تہجد میں مانگا تھا۔۔ یار۔۔ اینم میری مانوبلی دیکھو اس دن بھی سمجھایا تھا نا۔۔ اللہ پاک نے بہترین دینا تھا نا تمہیں۔۔ تم یقین کرو الطان بہت اچھا ہے میرے بھیسو سے زیادہ اچھا ہے۔۔ ابی جان صحیح کہہ رہے ہیں عزت محبت سے زیادہ ضروری ہے۔۔ کافی دیر تک اینم بغیر کچھ بولے روتی گئی تو عشمال نے اس کے بال سنوارے اور اسے اٹھایا۔۔ اب بس اور نہیں رونا۔۔ لیکن الطان مجھے بندر یا کہتا ہے۔۔ منہ بسور کر اینم بولی تو باہر کھڑا الطان مسکرایا۔۔ عشمال کا قہقہہ گونجا۔۔ اچھا میں ابی جان سے بول کر اس

کی کوئی سزا دلوادوں گی اوکے۔۔ تو اینم نے اچھے بچوں کی طرح سر ہلایا۔ الطان پر سکون ہوتا ڈاکٹر کے روم کی جانب بڑھا۔ دیکھیے انور صاحب زوہان اور انور صاحب وہاں پہلے سے موجود تھے۔۔ پیشنٹ کا دماغ کمزور ہے۔۔ اگر آپ لوگ توجہ نہ دیں اور وہ سٹریس لیں گی تو انہیں نروس بریک ڈاؤن ہو سکتا ہے۔۔ آپ لوگ احتیاط کریں فلحال آپ لے جاسکتے ہیں۔۔ شکریہ ڈاکٹر صاحب تینوں کہتے باہر نکل گئے۔۔ اب کل کا انتظار تھا۔ الطان بے صبری سے انتظار میں تھا کہ اللہ نے کیسے اس کی چاہت بن مانگے عطاء کر دی تھی۔۔ آج ساری رات اس کی سجدے میں گزرنی تھی۔۔ خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔۔ اور ساتھ میں اینم کا اقرار اس خوشی کو دوبالا کر گیا تھا۔ اس نے دل میں تہیہ کیا کہ وہ اینم کو اتنی خوشیاں دے گا کہ وہ اس سے محبت کرنے پر مجبور ہو جائے فلحال وہ اس کے نکاح میں آجائے گی اس کے لیے یہی بہت تھا۔ اینم کے کمرے میں جاتے

اس نے عثمٰل کو پکارا۔۔ بھا بھی باہر آ جائیں گھر جا رہے ہیں ہم لوگ۔۔ اینم کی طرف دیکھے بغیر وہ کہتا باہر نکل گیا۔۔ تو اینم نے شکر کی سانس بھری۔۔۔ زوہان اور عثمٰل کو بھی کل کا انتظار تھا۔۔ اینم کا دل پر سکون تھا کیونکہ وہ اللہ کی رضا میں راضی رہنے والی تھی۔۔۔ دل میں ایک خلش تھی آنکھیں نم لیکن زباں پر الحمد للہ۔۔

ہیڈنگٹن کو سورج نے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔ ایسے میں عثمٰل کے اپارٹمنٹ میں ایک منظر واضح ہو رہا تھا۔۔ چھوٹے سے پورچ میں گاڑی کے ساتھ انور صاحب ایک وائٹ فیری فرائک لیے کھڑے تھے اور دوسرا اینم کے ہاتھ میں تھا جو سلور کلر کا تھا۔۔ ایک گھنٹے تک ابان کے ساتھ باقی سب آنے والے تھے۔۔ عثمٰل لاؤنج کے دروازے کو لاک کرتی باہر بڑھی۔۔ ابی جان مجھے یہ تیاریاں دیکھ کر لگ رہا ہے کہ آپ پہلے سے سب

سوچ کر بیٹھے تھے۔ مصنوعی خفگی لیے عشمال نے ناک چڑھا کر کہا تو انور صاحب مسکرائے۔ البتہ اینم گم سم سی تھی۔ انور صاحب عشمال کے اشارہ کرنے پر اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔ میرا بچہ کیوں پریشان ہے۔ مجھ سے شئیر کرو۔ ابی جان میں مطمئن ہوں لیکن میں ابان کا سامنا کیسے کروں گی۔ بھوری آنکھیں پل میں بھیگیں تو انور صاحب نے اسے اپنے ساتھ لگایا۔ تو بیٹا اپنے محرم کے ساتھ آپ دنیا کی ہر طاقت کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ بس اسے ایک موقع دینا کہ وہ آپکو سنبھال سکے۔ اینم نے دھیرے سے سر ہلایا تو انور صاحب اس کا سر تھکتے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئے۔ عشمال بھی اینم کو زور سے گلے لگاتی ہنستی ہوئی پچھلی سیٹ پر بیٹھی۔ عشمال مطمئن ہونے کے ساتھ ساتھ خوش بھی تھی۔ اگرچہ ابھی اسے زوہان سے محبت نہیں تھی لیکن اسے یقین تھا کہ ایک دن ضرور زوہان اسے مجبور کر دے گا۔ جس طرح عقیدت اور

عزت زوہان نے عثمٰل کو دی تھی کہ زوہان عباسی عثمٰل خان کو اپنا مقروض کر گیا تھا۔۔۔ زوہان کے بارے میں مسلسل سوچتے اس کے چہرے پر الوہی چمک تھی اور وہ آنکھیں بند کرتی مسکراتی رہی۔۔۔ کہ گاڑی رکنے پر اس کی آنکھ کھلی۔۔

یہ ایک بڑا سا گارڈن تھا جس کے چاروں اطراف سرسبز بیلین تھیں دور سے دیکھنے پر ایسا لگتا جیسے ان بیلوں نے باغ کو اپنے سایے میں لے لیا ہو۔۔ باغ کے دو اطراف اینٹری کے لیے گلاب کے پھول گولائی میں ایک بڑے سے گول پائپ پر لگائے گئے تھے۔۔ عثمٰل اور اینم آگے بڑھیں تو ان کی آنکھیں پل میں حیرت سے پھیل گئیں۔۔ سامنے دو اطراف کرسیاں رکھی گئی تھیں۔۔ اور سامنے زمین سے تھوڑا اوپر پھولوں کا فرش بچھایا گیا تھا۔۔ جس پر دو سفید چنبیلی کے پھولوں کی لمبی لمبی لڑیاں لٹکائی گئی تھیں

جس کی ایک طرف اینیم اور دوسری طرف الطان نے بیٹھنا تھا۔ ساتھ ان کے نام کا بڑا سا بورڈ چسپاں تھا۔ اور دوسری طرف بھی اس طرح کی سجاوٹ تھی جو عیشمال اور زوہان کے لیے تھے۔ عیشمال ایک ٹرانس کی کیفیت میں آگے بڑھ رہی تھی۔ کہ ایک لڑکی ان دونوں کی طرف آئی۔۔ میم اس طرف آئیں آپ دونوں کو تیار کرنا ہے۔۔ تو وہ دونوں اس کے ساتھ ایک کمرے کی طرف بڑھ گئیں۔۔ دو گھنٹے بعد گارڈن مہمانوں سے بھر گیا تھا۔۔ یونیورسٹی کے سٹوڈنٹس موٹی آنٹی اور ان کے کچھ ریگولر کسٹمرز جن کی اینیم اور عیشمال سے اچھی بول چال ہو گئی تھی۔۔ ان کو بھی زوہان نے مدعو کیا تھا۔۔ کیونکہ وہ آج ان خوبصورت لمحات کو اسپیشل بنانا چاہتا تھا۔۔ کچھ پروفیسرز بھی مدعو تھے۔۔ عیشمال اور اینیم کی فیملی پہنچ چکی تھی۔۔ بس عیشمال اور اینیم کا انتظار تھا۔۔ زوہان اور الطان سفید کرتے اور اوپر مہرون واسکٹ پہنے اپنی خوب روپر سنیلٹی کے ساتھ شان سے بیٹھے ان

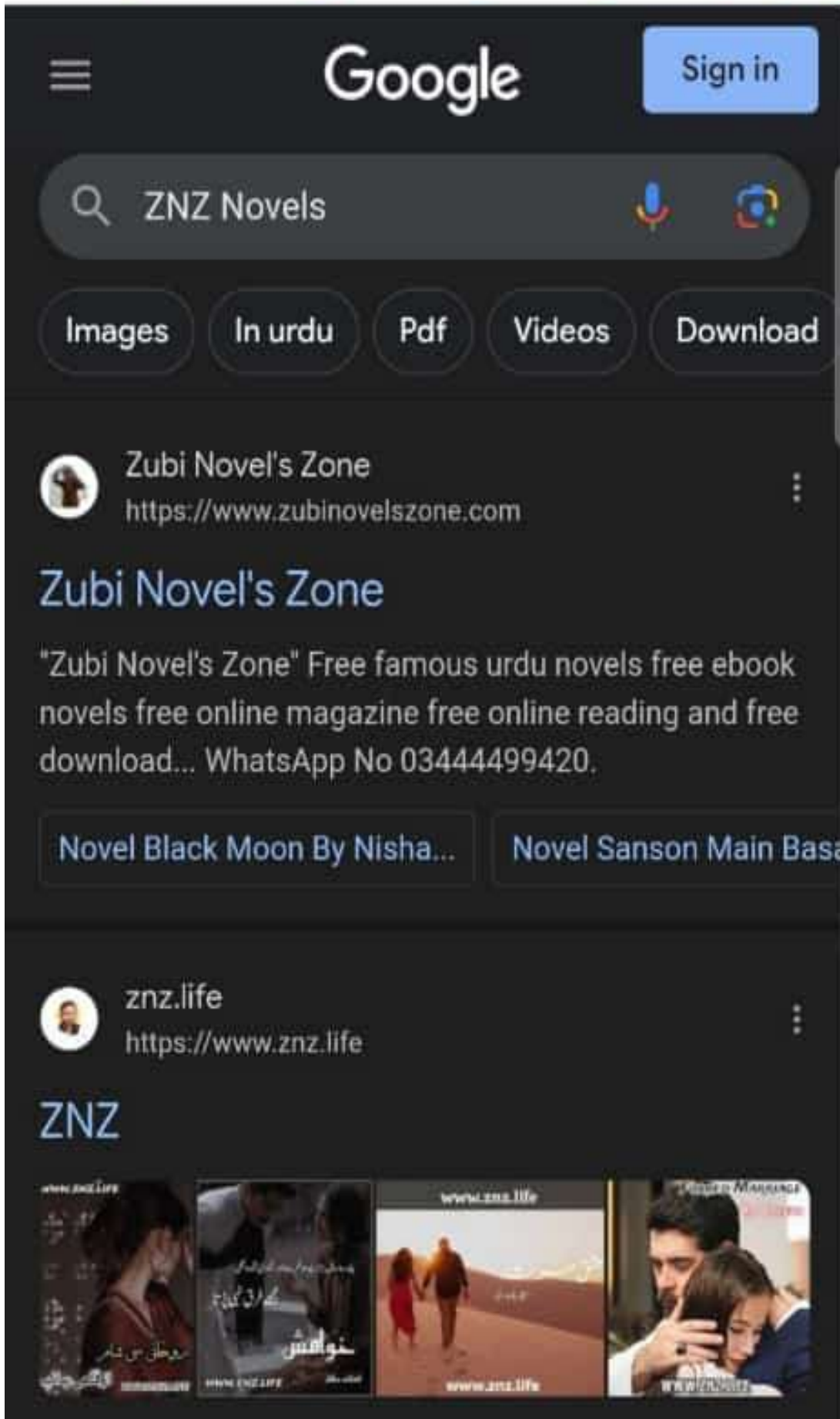
دونوں کا انتظار کر رہے تھے۔۔ انور صاحب اور اقصی بیگم نم آنکھیں لیے اپنی شہزادی کا انتظار کر رہے تھے۔۔ اور ایک سر پرانز زوہان نے عشمال کے لیے ریڈی رکھا تھا جسے سوچ کر وہ مسکرایا۔۔ یقیناً آج کا دن عشمال کے لیے اس کی زندگی کا یادگار دن ہونے والا تھا۔۔ کہ اچانک زوہان کی نظر سامنے اٹھی تو اسے لگا وہ سانس نہیں لے سکے گا۔۔ بے خودی میں پھولوں کے فرش سے اٹھتا وہ کھڑا ہو گیا۔۔ سامنے سے لال چنری اوڑھے بڑا گھیرے دار پھولا ہوا فیری فرائک جس کے بازو بھی نیٹ کے تھے اور جوڑے کے اندر سے سفید جالی اس کی پشت کو چھپائے ہوئے تھی۔۔ لال چنری چہرے پر گرائے دونوں ہاتھوں میں پکڑے ہلکے سے میک اپ ڈیپ مہرون لپسٹک گلے میں ڈائمنڈ نیگلز اور ہاتھ میں زوہان کی دی نازک سی نگینہ جڑی انگوٹھی پہنے وہ اپنا ایک ایک قدم زوہان کے دل پر رکھ رہی تھی۔۔ بے خودی کی کیفیت میں زوہان چلتا ہوا اس کی طرف بڑھتا تو سب نے مسکراہٹ

دبائی۔۔ اقصی بیگم کو تو زوہان سے مل کر شدید خوشی ہوئی کہ وہ ان کی بیٹی کے لیے ہر لحاظ سے پرفیکٹ تھا۔۔ سالار صاحب اور رقیہ بیگم کو بھی چھوٹی سی نازک سی عشمال سے مل کر بہت خوشی ہوئی تھی باقی حویلی والوں سے نکاح کی بات چھپائی گئی تھی۔۔ زوہان کے قدم اپنی طرف بڑھتے محسوس کرتے عشمال کی دھڑکنیں ساکن ہوئیں اور وہ ایک جگہ ٹھہر گئی۔۔ کہ زوہان اس تک آپہنچا۔۔ اور اپنا مضبوط بھاری ہاتھ اس کے آگے پھیلا یا تو نیلی آنکھوں والی پری نے اپنے کالی آنکھوں والے شہزادے کی طرف نگاہ اٹھائیں اور وقت وہیں رک گیا۔۔ ساکن۔۔ ساکت۔۔ گہرا سکوت۔۔۔ آس پاس کے منظر گڈمڈ ہوتے گئے۔۔۔

جاری ہے

اگر آپ ناول پڑھنے کے شوقین ہیں تو ہم آپ کے لئے لائے ہیں دنیا کا سب سے بڑا ناولز کا مشہور ویب سائٹ جہاں سے آپ دنیا جہاں کے مزے کے ناولز پڑھ اور ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں جو ناولز آپ کو کبھی کسی اور ویب سائٹ سے نہیں ملے گے

ZUBINOVELSZONE.COM  **ZNZ.LIFE**



تو دیر کس بات کی ابھی گوگل پر
جائے اور ٹائپ کریں

ZNZ NOVELS

ٹوپ پر دو ویب سائٹ آجائے
گے جسکی سکرین شاٹ آپ
سامنے دیکھ سکتے ہیں کوئی بھی
ایک سائٹ وزٹ کریں اور
اپنے پسند کا ناول سرچ کر کے
باسانی ڈاؤنلوڈ کر کے پڑھ لیں
مزید کے لئے رابطہ کریں

0344 4499420

Click On The Link Above To Read More Novels /  /  [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>

For Free Ebook Novels Link

https://heylink.me/ZUBI_NOVELS_ZONE

! اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا
تک پہنچانا چاہتے ہیں تو زوبی ناولز زون

<https://www.zubinovelszone.com>

<https://www.zubinovelszone.in>

<https://www.znz.life>

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہا ہے اگر آپ ہماری ویب سائٹ پر اپنا ناول، افسانہ، کالم آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

ZUBINOVELSZONE@GMAIL.COM

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل اور وٹس ایپ کے ذریعہ رابطہ کر سکتے ہیں
وہاں سب پر رابطہ کرنے کے لئے نیچے لنک پر کلک کرے

[0344 4499420](https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020)

<https://www.facebook.com/zubairkhanafri2020>

انتباہ! اس ناول کے تمام جملہ حقوق زوبی ناولز زون کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

<https://www.facebook.com/groups/Z.Novel.Zone>

WhatsApp Channel Link

[Channel Join Now](#)

Click On The Link Above To Read More Novels / [🔗](#) / [✉](#) [0344 4499420](https://www.zubinovelszone.com/)

<https://www.zubinovelszone.com/>